ناول

سمندر شانتا

حصّۂ اوّل

جس مین کمال خوبی اور صفائی کے ساتھ عشق و محبت - ہجر - وصال رشک رقابت - دوستی و ہمدردی - مصیبت - استقلال - عیّاری و ہوشیاری وغیرہ کے خوشنما فوٹو دکھاکر ہندوستان کی مدتون پہلے کی حالت کا نظارہ کرایا گیا ہے جس کی دلچسپی اور لطافت کا علم پڑھنے پر منحصر ہے

مُصنّفہ

مولوی عبد الباری صاحب آسی متوطن قصبہ اُلدن ضلع میرٹھ بصحت تمام

باہتمام کیسری داس سیٹھ سپرنٹنڈنٹ

مطبع منشی نولکشور لکھنؤ مین چھپا

۱۹۲۱ء

اجزا

حق تالیف بحق مطبع ہذا محفوظ ہے

قیمت ۸/

اطلاع۔ اس مطبع مین ہر علم وفن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی جسکی فہرست مطول ہر ایک شایق کو چھاپہ خانہ سے ملسکتی ہی جسکے معائنہ وملاحظہ سے شایقین اصلی حالات کتب کے معلوم فرماسکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اس کتاب کے دو صفحہ جو سادے ہین اُنمین بعض کتب ناول مرغوب دل اُردو کے درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی کتاب ہی اُس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

نام کتاب	نام کتاب
کتب ناول مرغوب دل اُردو	شام جوانی - ہر دو حصہ
تسخیر	شمس وقمر
عیارون کا عیار	التمش
مارگیرٹ	اختر حسینہ
خواب کلکتہ - حصہ ۱ اور ۲ فی حصہ	رادھا رانی
خوش نصیب	پاربتی
لال کپتان	بہشت برین
ناشاد	دربار اودھ - کامل
ہم خرما وہم ثواب	مفید خاص وعام
نئی نویلی	احمق الذین
حرمان خانم	نئی دُلہن
طویلہ کی بلا بندر کے سر	دلروز
فریب نیرنگ	ناول زن مرید
طلسم نارنج	فسانۂ دوجہان
[illegible]ع ریا	بنگالی دُلہن - ایک دلچسپ بنگالی ناول کا ترجمہ مترجمہ منشی جوالا پرشاد صاحب برق - بی - اے سب جج -
کارزار [illegible] نیبیہ	
ملک العزیز ورجنا	
غلط فہمی	
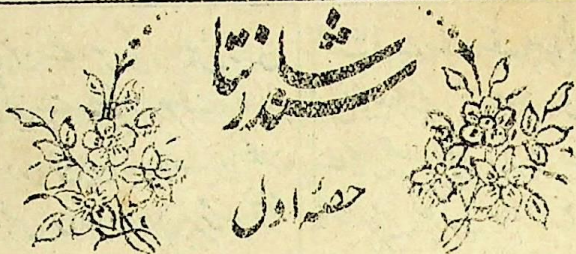
باب پہلا

اب وہ ہین اور غیر سے باتین ہین پیار کی
اب درد دل ہے اور مرا اضطراب ہے

رناج گڈھ کے برابر برابر جو کئی کوس تک پہاڑون کا لگاتار سلسلہ چلا گیا ہے اول تو اسی نے اسکے جنگل کو ایسا بھیانک بنا دیا ہے کہ دیکھنے سے تپہ پانی ہوتا ہے اسپر طرہ یہ ہے کہ اس پہاڑ کے اوپر جو مختلف قسم کے خودرو جنگلی درخت ہین بعض بعض جگہ اُن کے ایسے گھنے جھنڈ کھڑے ہوے ہین کہ جن مین موذی جانورون نے سکونت اختیار کر رکھی ہے ۔ شیر بگھیرا تیندوا ۔ لومڑی ۔ ہرن ۔ خرگوش ۔ ریچھ وغیرہ اکثر یہان پاے جاتے ہین کہ جو دن دہاڑے انسان کو آزار پہونچاتے ہین ۔ یہ پہاڑ کا سلسلہ شہر سے کچھ زیادہ دور نہین ہے اندازا کوس ڈیرھ کوس کا فاصلہ ہوگا ۔ اسواسطے یہان سے مختلف پگڈنڈیان ایسی نکلی ہوئی ہین کہ جو شہر کو جاتی ہین ۔ چنانچہ ایک راستہ خاص اُس جگہ تک گیا ہے کہ جہان ایک بہت ہی پرفضا باغ لگا ہوا ہے ۔ اس باغ مین طرح طرح کے میوے اور پھول لگے ہوے ہین جنسے کہ مرجھایا ہوا دل بھی کچھ دیر کے لیے فرحت پا سکتا ہے ۔ روشون کو کچھ اسطرح سے سجایا ہے کہ ایشور کی قدرت یاد آتی ہے برابر برابر گملے رکھے ہوے ہین کہ جنمین قسم قسم کے نازک پھولون کے پودے لگے ہوے ہین جن پر پانی کی بوندین ایسا سمان دکھاتی ہین کہ بس واہ واہ ہی منھ سے نکلتی ہے ۔

باغ کے بیچون بیچ ایک سرخ پتھر کی عمارت بنی ہوئی ہے اس کی برجی پر ایک جھنڈی لہرا رہی ہے جس پر یہان کے بھاگوان راجہ کا نام لکھا ہوا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ راجہ کا باغ ہے عمارت کو کاریگرون نے نہایت تکلف سے بنایا ہے اسکے بیرونی حصہ پر طرح طرح کے پھول پتے بنائے

گئے ہین جن سے اس کی زیبایش دونی
چوگنی ہوگئی ہے اسکے چہار طرف دالان
ہین اور درمیان مین ایک بہت ہی مکلف
کمرہ ہے جس مین کہ دیوارون پر بڑے بڑے
سورما راجون اور مہاراجون کی تصویرین
لگائی گئی ہین - اس مین فرش بچھا ہوا ہے
اس پر چاندنی لگی ہوئی ہے چارونطرف
بڑے بڑے گاؤتکیہ دیوارون سے لگا کر
رکھے گئے ہین ایک قالین بہت قیمتی کمرہ
کے درمیان مین بچھا ہوا ہے - قالین کی
حالت دیکھ کر سمجھ مین آتا ہے کہ ضرور یہ کسی
سردار کے بیٹھنے کی جگہ ہے -

چونکہ ہمارے ناظرین کو اسی باغ سے
کام پڑے گا - لہذا ہم نے اس کی
تھوڑی سی حالت بیان کردی - اب
ہم قصہ کو شروع کرتے ہین -

اتنی عرض کیے بغیر ہم نہین رہ سکتے
کہ آیندہ جو بات پڑھی جاسے اسکو خوب
یاد رکھنے کی ضرورت ہے ورنہ بھول جانے
سے قصہ کا لطف نہ آوے گا -

رات کا وقت ہے چاندنی چھٹکی
ہوئی ہے - ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے - ایسے
وقت مین ہم آپ کو اسی باغ مین کہ جو شہر
کے کنارے ہے لے چلکر سیر کراتے ہین
اہاہا یہان کی بہار کا کیا کہنا اسوقت یہان
عجب عالم ہے سفید سفید پھولونکی مست خوشبو
دماغ کو معطر کیے دیتی ہے چاندنی جو درختون
سے چھن چھنکر زمین پر گر رہی ہے دھوپ چھاؤن
کا عالم پیش نظر کرتی ہے - باغ مین چونکہ
ریاست کی طرف سے پورا پورا انتظام ہے
اسلیے اسمین جابجا لالٹینین روشن ہین
دو ایک پہرہ دار بھی چلتے پھرتے نظر پڑتے ہین
دیکھیے بارہ دری کے سامنے ایک آرام کرسی
پر یہان کا راجکمار بیٹھا ہوا ہے - شاید اپنا
جی بہلانے کے لیے اسوقت ادھر نکلا ہے
ورنہ یہان اسوقت اس کا کیا کام ہے
اگر نہین ہمارا خیال غلط ہے - نوجوان
کمار اسوقت کسی گہری فکر مین معلوم
ہوتا ہے - گردن جھکائے ہوے کچھ سوچ
رہا ہے - دیر تک اسکی یہی حالت رہی
آخر اسنے سر اٹھایا اور بیساختہ اس کے
منھ سے آہ نکل گئی جسکے بعد ساتھ ہی ساتھ
آنکھون مین آنسو بھر آئے اب یہ ہر چند ضبط
کرنا چاہتا ہے - مگر اسکا دل بھر آتا ہے
آنسو برابر جاری ہین تمام رومال بھیگ گیا
مگر اسکے آنسو نہ تھمے اس کی یہی حالت
تھی کہ کسی کے آنے کی آہٹ معلوم ہوئی
جس نے کمار کو چونکا دیا - آنسو پونچھ ڈالے
اور سنبھل بیٹھ گیا - جبتک کہ کمار نے اپنی حالت
درست کی آنے والا شخص آن پہونچا کمار کو

سلام کیا اور کھڑا ہو گیا - آنے والا آدمی
قریب قریب کمار کا ہم عمر ہے - انیس بیس
برس سے کسی طرح اسکا سن زیادہ نہین
ہے - مسین بھیگتی ہوئی ہین - چہرہ بالکل
صاف ہے - اگرچہ کمار کے برابر تو نہین مگر
پھر بھی بہت زیادہ حسین ہے -
اسنے کھڑے ہوے تھوڑی دیر گذری
تھی کہ کمار نے ایک کرسی پر کہ جو ہین برابر
مین بچھی ہوئی تھی بیٹھنے کا اشارہ کیا اور وہ
نوجوان بیٹھ گیا - دیر تک دونون خاموش
رہے - آخر نووارد نوجوان بولا - کمار دیکھو
اسوقت کیا بہار آرہی ہے - آئیے ذرا ٹہل کر
جی بہلائین شاید اسوقت آپکی طبیعت بھی
کچھ بدمزہ ہو رہی ہے -
کمار - میرا دل نہین چاہتا مجھے معافی دیجیے
آہ -

ہوا ہے سیر گلشن گرچہ وجہ انبساط
مجھ کو اب لیکن دماغ غنچہ بیجا نہین

کمار کے انکار کرنے آہ کھینچنے - درد انگیز
شعر پڑھنے نے اسکے ساتھی کو چونکا دیا -
وہ حیرانی کے ساتھ کمار کا منہ تکنے لگا اور
بولا - پیارے کمار اگرچہ تمنے مجھ سے اپنی حالت
کو بہت کچھ چھپایا اور اب تک اپنے دل
کا بھید نہ بتایا - مگر اب دل کا رنج و غم
تمھارے چہرہ سے ظاہر ہونے لگا ہے اسلیے
کے لیے اپنی حالت کو درست کرو - ورنہ اگر
مہاراج کو خبر ہو گئی تو چنے کے ساتھ گھن بھی
پس جائیگا - تمھارے ساتھ میرے سر پر
بھی وبال آئیگا -
کمار - رنجیت سنگھ صرف تمھین دھوکا ہوا
ہے ورنہ مین بہت اچھا ہون اسوقت
میرے سر مین درد تھا اس لیے مین نے
چلنے کے لیے انکار کیا -
رنجیت سنگھ - بس رہنے دیجیے - تاڑنیوالے
قیامت کی نظر رکھتے ہین مجھے پہلے ہی
سے آپ کا حال معلوم ہو گیا ہے - اب
چھپانے سے کیا ہوتا ہے - مگر معاملات کچھ
ایسے پیچیدہ ہو رہے ہین کہ آپکو صبر چاہیے -
ع - صبر تلخ است ولیکن بر شیرین دارد
رنجیت سنگھ کے ان لفظون مین وہ
جادو کا اثر تھا کہ کمار کی آنکھون مین بھر
آنسو بھر آئے اور کہنے لگا - کہ رنجیت سنگھ
در اصل مین نے جو تم سے اپنا حال زار
چھپایا تھا صرف اسکی یہی وجہ تھی کہ تمھین
اگر خبر ہو گی تو تم بھی مجھے ہی کتھا سنانے
بیٹھ جاؤگے - اس کے ٹلنے کی کوئی تدبیر نہ
بتاؤگے - میرا خیال صحیح نکلا - وہی ہوا مگر
سوچ تو لو -
مجھے کیا غرض پڑی تھی جو تمھارے طعنے سنتا
اگر اپنے دل پہ کچھ بھی مجھے اختیار ہوتا

یہ کہکر کمار بہت بیتاب ہوگیا اُس نے ایک آہ کی اور یہ لفظ اُسکی زبان سے نکلنے لگے "ہائے محبت تیرا ستیاناس جائے جیسے تو نے مجھے دنیا سے کھو دیا ہے اب تجھے بھی اسکا بدلہ دے۔ کیا دلیپ سنگھ اب ایسا بیوقوف ہوگیا کہ . . . .

زمانہ اُسے نصیحت کرے ہرگز نہیں یہ رسوائیان اس سے کبھی نہ دیکھی جائینگی اپنے اور بیگانے کی نظر مین ذلیل و خوار ہنکر اس سے دنیا مین نہ رہا جائے گا۔ اس سے یہی بہتر ہے کہ مین اپنا خاتمہ کردون۔ اتنا کہکر تیز اور چمکتا ہوا خنجر ہاتھ مین لیا اور گلے کیطرف لے چلا۔ اگر کہین اُسوقت اُسکا سچا دوست رنجیت سنگھ موجود نہ ہوتا تو وہ اپنا کام تمام کر دیتا۔ اور تھوڑی دیر پیچھے اسکے مان باپ کو ایک لاش خاک و خون مین تڑپتی ہوئی نظر آتی جس سے کہ ایک دنیا کو ایسے حسین خوبصورت نوعمر ہونہار راجکمار کی لاش پر خون کے آنسو رونا پڑتے۔ مان باپ کو صدمہ ہونا تو لازمی امر تھا ہی مگر ان کا کیا گمان ہوتا تحقیقات مین ہوتین سینکڑون بیگناہون کی جانین جاتین۔

خیریت گذری کہ رنجیت سنگھ اُٹھا کمار کا ہاتھ جھٹک کر خنجر چھین لیا۔ اور بولا ہائے یہ کیا نادانی ہے تمھین اپنی جان پیاری نہین تو نہو مجھے اپنی جان بڑی پیاری ہے مین آپ اپنی قدر کرتا ہون۔

کمار۔ تمھین تو مین کچھ نہین کہتا۔ اگر مین خود مرتا ہون تو تمھین اپنی جان کھونے اور اپنا ساتھ دینے کے لیے مجبور نہین کرتا۔ مین نے تو اُسی دن کہ جب کسی کو اپنا بھولا بھالا نازون کا پالا ہوا دل دے بیٹھا تھا سمجھ لیا تھا کہ اب میرا کوئی ساتھی نہین محبت کی کرمی منزل مجھے تنہا طے کرنا ہے۔ میرے یار دوست سب چھوٹ جائینگے۔ میرے احباب جو اب میرے پسینے پر خون بہانے کے واسطے تیار ہین خود بخود روٹھ جائینگے بس اب مصیبت ہے اور مین ہون۔

رنجیت سنگھ۔ راجکنور مجھے زیادہ بنانے اس پردہ مین اپنا مطلب نکالنا چاہتے ع

من خوب می شناسم پیران پارسا را

اچھا خیر جانے دیجیے اب آپ اپنے مطلب پر آئیے۔ جو کچھ ارشاد ہو صاف صاف فرمائیے۔

کمار۔ آہ۔ سنو

مین نے چاہا تھا کہ اندوہ وفا سے چھوٹون وہ ستمگر مرے مرنے پہ بھی راضی نہ ہوا

رنجیت سنگھ۔ (ہنس کر) آج تو بے طرح آنکھی کے سے ابال چلے آرہے ہین۔ آپ بات تو بتاتے نہین ناحق ایسی باتین

کرتے ہین کہ جن پر ہنستے ہنستے میرا بھی پیٹ دکھ گیا - ہان ہان لو زیادہ نہ ستاؤ - جلد مطلب بتاؤ - جو کچھ مجھ سے ہو سکے کوشش کرون ہاے دل کی لگی کیا بری ہوتی ہے - رنجیت سنگھ اپنی مسخری باتون سے ہرچند کمار کو ہنسانے کی کوشش کر رہا تھا - مگر اس کے برابر آنسو جاری رہے اس سے بات تک نہ کہی جاتی تھی - یقین تھا کہ اگر رنجیت سنگھ جیسا ہوشیار عیار نہ ہوتا - تو راج کنور ضرور روتے روتے اپنی آنکھین سجا لیتا - اپنا برا حال بنا لیتا - مگر تھوڑی دیر مین اس کا نتیجہ کارگر ہوا - دلیپ سنگھ کے آنسو تھمے اور آخر رنجیت سنگھ کے اس چلبلے پھڑکتے ہوے فقرہ نے اسے ہنسا دیا - ع

دہ آئی لب پہ ہنسی دیکھو مسکراتے ہو

کمار ہوش مین آئے تو رنجیت سنگھ پھر رنگ لانے - فرمانے لگے کہ آج تو آپ نے اپنی کارستانی سے مجھے ڈرا ہی دیا تھا - مجھے آپ کے معاملہ کی تو پہلے سے خبر تھی مگر یہ معلوم نہ تھا کہ آپ مرنے پر تیار ہین - ہنسکر اچھا مر جاتے تو کیا ہو جاتا - بہت ہوتا ہم بھی مر رہتے - اچھا اب فرمائیے -

کمار - رنجیت سنگھ سنو - یون تو میرے سب دوست آشنا ہین - اور تم بڑے تمھاری دوست ہو مگر مین ایسے وقت مین سمجھتا ہون کہ تم بھی میرا کام نہ بناؤ گے اورون کی طرح بے مروت بن جاؤ گے -

یہ سنتے ہی رنجیت سنگھ ہنس کر بیٹھا - بولا کہ کمار اب تک آپ سے مجھے جو کچھ امیدین تھین افسوس کہ تمھارے اس جملہ سے خاک مین مل گئین - ہاے کیا تمھین میرا اعتبار نہین ہے - حیف صد حیف - آپ یہ بھول گئے - ع

خدا پنج انگشت یکسان نہ کرد

دلیپ سنگھ بولا پیارے رنجیت سنگھ پرانہ ملے تم سے زیادہ مین کسی کو اپنا خیر خواہ نہین جانتا - تم پر میرا اسرار دل کا بھید پہلے ہی سے کھلا ہوا ہے - اور مین اب بھی بتانے کے لیے تیار ہون مگر ایک شرط پر ؎

تم ہم کو بتا دو کہ وہ پوری بھی کرو گے
ہم تم کو بتا دین جو تمناے دلی ہے

رنجیت سنگھ - دھن بھاگ - ساری رات رو رو کے اور ایک بھی نہ مرا - کیا ابھی تک آپ کو میرا یقین نہین ہے - ہان اگر ایسا ہے تو اب میری کوشش بیکار ہے نہ بتاؤ - اور اگر مجھ پر اعتبار ہے تو فرمائیے مگر ہان جو کچھ حکم ہو ذرا سوچ سمجھ کر کہ رنجیت سنگھ کو بھی اسکے پورا کرنے مین دقت نہ اٹھانی پڑے -

دلیپ سنگھ - کوئی بھی مشکل کام نہین ہے

بس اتنا چاہتا ہون کہ ایک مرتبہ مجھے درشن کرادو اور کسی طرح شام گڈھ تک پہونچادو۔
یہ سنتے ہی رنجیت سنگھ ہنسا۔ اور بولا واہ مہاراج اُنگلی پکڑتے پکڑتے پہونچا پکڑ لیا اتنا تو خیال کیجیے یہ کام کیونکر انجام پاسکتا ہے غیر ممکن ہے۔ مین لاکھ سر ٹپکون مگر سب بے سود ہے۔

کمار۔ (افسوس کرکے مایوسانہ لہجہ مین) خیر اگر تم سے نہین ہو سکتا تو میری قسمت۔ لو اتنا میرا کہنا مانو کہ مجھے میرے حال پر چھوڑ دو مین تو خود کہتا تھا کہ پریت کی آگ کو کوئی بجھانے والا نہین۔
رنجیت سنگھ اسکا کچھ جواب دینے نہ پایا تھا کہ سامنے سے ایک سپاہی آتا ہوا دکھائی دیا۔ اُسے دیکھکر اُسنے کمار سے کہا کہ دیکھیے کوئی خلاف بات نہ کہیے شاید بھید کھل جائے اور بدنامی آئے معلوم ہوتا ہے کہ محلون مین آپ کو بلایا ہے اور یہ بلانے کے واسطے آیا ہے۔ مگر دلیپ سنگھ نے صرف اسکا یہ جواب دیدیا۔ کہ جب اوکھلی مین سر دیا تو موسلون سے کیا ڈرنا اب بدنامی اور نیکنامی کی مجھے کچھ پروا نہین رہی۔ سپاہی آپہونچا رنجیت سنگھ کا خیال صحیح نکلا۔ اُسنے کہا کہ راج کنور آپ کو محلون مین بلایا ہے۔ مگر دلیپ سنگھ نے اُسے بھی یہ کہکر ٹال دیا کہ تم جاؤ ہم ابھی آجائینگے۔ سپاہی چلا گیا۔ یہ پھر رنجیت سنگھ سے مخاطب ہو ابولا کہ رنجیت سنگھ کیا اب مین تمھاری طرف سے ناامید ہو جاؤن۔ کیا سچ سچ تم میرے کام نہ آؤگے۔

رنجیت سنگھ۔ ہاے پیارے کمار رنجیت سنگھ تمھارا غلام تمھارا تابعدار ہے اگر اُسکی کھال کی تم جوتیان پہنو تو یقینی اُسے انکار نہین ہو سکتا مگر ایشور کے لیے اتنا اسکا کام بھی کہنا مانو کہ کچھ صبر کرو دھیرے دھیرے سب کام بن جائیگا بیقراری سے پشیمانی کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئیگا۔

دلیپ سنگھ۔ خیر سنگ آمد و سخت آمد کا مضمون ہے۔ یہ بھی کرونگا۔ مگر تم اتنا تو مجھ سے وعدہ کرو کہ اُسکے ہاتھ کی لکھی ہوئی چٹھی تو مجھے لادو۔ کچھ تو میرے دل کا درد کم ہو۔

رنجیت سنگھ۔ آپ سمجھین تو سمجھین مگر مین اسے پہلے کام سے کچھ کم مشکل نہین سمجھتا۔ پھر بھی مین اس کے لیے آپ کو ناامید نہین کرتا۔ کچھ نہ کچھ کوشش کرونگا اچھا اب آپ بھی جائیے مین سوچ سمجھ کر کل اسکے متعلق آپ کو سچا جواب دونگا۔ آپ مجھے یہین ملیے۔

دلیپ سنگھ۔ وعدہ کو بھول نہ جانا۔ اب مجھ مین تاب باقی نہین ہے۔

یہ کہکر دونون نوجوان اُٹھے - باغ سے
نکلے - اور ایک سڑک پر ہولیے جسپر جابجا
روشنی ہورہی تھی کچھ دور چلکر راج محل
آگیا کمار اسمین داخل ہوا - رنجیت سنگھ
بھی اپنے مکان کو چلدیا - ناظرین آپ
ابھی تک اور تو کیا اتنی بات بھی نہ سمجھے
ہونگے کہ رنجیت سنگھ کون تھا جس نے
ایک راج پتر سے ایسی بے تکلفی سے
باتین کین - سنیئے یہ کمار کے باپ کے دیوان
کا بیٹا ہے یہ ہمیشہ دلیپ سنگھ کے ساتھ
رہا - اسی کے ساتھ بڑھا پلا - اسی کے
ساتھ پڑھا لکھا - دونون مین پہلے ہی
سے بڑی بھاری محبت ہے - رنجیت سنگھ
ہوشیار ہونہار خوبصورت نیک سیرت
رحم دل ہے - لڑائی کے کرتب بہت اچھے
جانتا ہے - اسنے عیاری کا ہنر بھی سیکھا
ہے - جیسے اب جاسوس رکھے جاتے ہین
اسیطرح ہندوستان مین جب بے انتہا
راجہ تھے عیار لوگ جاسوسی کی خدمت
انجام دیتے تھے - ان لوگون کو صورت
بدلنے بھاگنے لڑنے وغیرہ مین کمال ہوتا
تھا - رنجیت سنگھ بھی ان سب باتون کا
اُستاد تھا - اُسکی عمر تو ضرور کم تھی مگر
بڑے بڑے بڈھے اور بہتیرے نوجوان
اُسکے شاگرد تھے - یہ سنکر آپکا جی چاہتا
ہوگا کہ ہم وہ بات بھی بتادین کہ کمار کیون
بیقرار تھا - اسکا ابھی وقت نہین موقع
آنے پر آپ خود ہی سمجھ جائینگے - شام گڈھ
کا جو ذکر آیا ہے اُسکے متعلق ہم اتنا بتا کر
کہ وہ راج گڈھ سے آٹھ دس کوس کے
فاصلے پر ایک چھوٹی سی ریاست ہے اور
ایک بڈھا راجہ تارا سنگھ وہان کا حکمران
ہے خاموش ہوے جاتے ہین -

باب دوسرا

دوپہر ڈھل چکی ہے آفتاب مین
تھوڑی دیر پہلے جو حرارت اور تمازت
تھی وہ اب کم ہو چلی ہے - لوئین اگرچہ
ابتک اس سناٹے اور ایسے زور کے
ساتھ چل رہی ہین کہ غریب مسافرونکا منھ
جھلسنے کے لیے کافی ہین - مگر پھر بھی کچھ
نہ کچھ پہلے سے کمی ضرور ہے اسوقت ہم
آپ کو اُسی شام گڈھ کی (جسکا ابھی ذکر
ہوچکا ہے) کچھ مفصل حالات لکھ کر سیر
کراتے ہین - یہ بظاہر ایک قصبہ ہے آبادی
بھی یہان زیادہ نہین ہے - مگر مہاراج
تارا سنگھ کی یہ گدی کی جگہ ہے اسواسطے
اسکو چار چاند لگے ہوے ہین - اس کے
بازارون اور گلیون مین صفائی ہے اور

کچھ ایسی رونق ہے کہ ہر کسی کا جی چاہتا ہے
کہ گھڑی بھر کھڑا ہو کر یہاں کی بہار دیکھ لوں
اس وقت اگرچہ سر جم دھوپ نے آدمیوں
کی آمد و رفت کم کر رکھی ہے۔ مگر پھر بھی بازار
کی رونق کم نہیں۔ بازار سے سیدھی ایک
سڑک قلعہ تک چلی گئی ہے۔ یہ قلعہ سنگ خارا
سے بنا ہوا ہے کاریگروں نے اسے نہایت
مضبوط بنایا ہے اس کے اوپر ایک سرخ
جھنڈی لہرا رہی ہے جس پر سنہرے حرفوں
میں مہاراج کا نام لکھا ہوا ہے۔ اس میں
دو دیوان خانے بنے ہوئے ہیں ایک
خاص ایک عام۔ انکی آرائش و زیبائش
اسی قدر ہے جس قدر ایک عالیشان راجہ
کے یہاں ہو سکتی ہے اس میں شیش محل
بنے ہوئے ہیں کہ جن میں رانی وغیرہ
رہتی ہیں شیش محل کے قریب ہی اس
قلعہ میں ایک چھوٹا سا دروازہ اور بھی ہے
جو ایک باغ میں نکل گیا ہے۔ یہ باغ
زنانہ ہے اس میں غیر مرد یا عورت کے
جانے کی اجازت نہیں ہے۔ بلکہ اس میں
مہاراج تاراچند کی اکلوتی بیٹی سندر شناشا
رہتی ہے۔ یا بلفظ دیگر یہ اس کی سیر
اور دل بہلانے کے لیے آراستہ کیا
گیا ہے۔ اس میں ایک اور دروازہ
بھی ہے کہ جس پر ہر وقت پہرہ رہتا ہے

اور کوئی غیر نہیں جا سکتا ہم سب جگہ کی
کیفیت کو چھوڑ کر آپ کو یہیں کا کچھ حال
سناتے ہیں۔

نظر اٹھا کر دیکھیے کہ باغ کے بیچوں بیچ
کیا اچھا خوشنما مکان بنا ہوا ہے جس پر
چاروں طرف زرد رنگ پھیرا گیا ہے اور
نئی طرح کی تصویریں اور بیل بوٹے بنائے
گئے ہیں۔ اس کے سامنے جو ایک چبوترہ
بنا ہے اس نے تو وہ جگہ پائی ہے کہ
واہ واہ۔ چاروں طرف بڑے بڑے
گھنے درخت نیچے چھوٹے پودوں میں
رنگ برنگ کے خوشنما اور نازک پھول
ان پر چھوٹے چھوٹے جانوروں کا بولنا
اچھلنا کودنا کیسا بھلا معلوم ہوتا ہے کہ
پہروں بیٹھا ہوا یہاں کا سماں دیکھا کرے
پھر بھی جی نہ بھرے اس سفید چبوترے
پر تین لڑکیاں بھی کھڑی ہوئی کچھ دیکھ
رہی ہیں۔ کبھی کچھ باتیں بھی منہ سے
نکل جاتی ہیں۔ آؤ سارے باغ کی
بہار کو چھوڑو۔ پھر دیکھنا پہلے جی
کھول کے یہاں کا عالم دیکھو ان بھولی
بھالی لڑکیوں کی باتیں سنو وہ دیکھو
کیا اچھا سماں ہے۔ وہ ایک نے
دوسری کے گورے گورے گالوں پر
آہستہ سے ہاتھ مارا۔ اور وہ اُسنے اسکے

جا اب میں دوسری کے پھول بارا۔
اسے تو ایک روٹھ گئی۔ دوسری منانے لگی
وہ تیسری ٹرھی دونوں کو سمجھانے لگی
پیارے پڑھنے والو پاس چلو دیر نہ لگاؤ
آؤ آؤ۔

اوہو۔ اسکے پاس ہو کر تو ہمارا خیال
غلط نکلا۔ یہ چبوترہ نہیں ہے حوض ہے
اسکی منڈیری سنگ مرمر سے بنائی ہے
دور سے دیکھنے والوں کی نگاہ غلطی کرتی
ہے۔ اس حوض میں رنگ برنگ کی چھوٹی
مگر خوبصورت مچھلیاں چھوڑی گئی ہیں
جو ادھر ادھر تیرتی پھرتی ہیں دم بدم اچھلتی
کودتی ہیں۔ خیر یہ سب ہے اب آپ
ان تینوں بھولی لڑکیوں کا تماشہ
دیکھیے ان کی باتیں سنئے۔ سرسری نظر سے
دیکھنے میں تو یہ تینوں ہی حسین معلوم ہوتی
ہیں مگر گہری نگاہ ڈالنے سے ایک دوسری
میں کمی زیادتی کا فرق سمجھ میں آتا ہے۔
درمیان میں کھڑی ہوئی لڑکی سب میں
زیادہ حسین ہے۔ ہم کہیں جاکر ضرور اسکا
نقشہ کاغذ پر کھینچیں گے اسوقت انکی
باتیں ہمیں کچھ اور کرنے دھرنے کی
اجازت نہیں دیتیں۔ لیجیے وہی بولی
"وہ سکھی کملا دیوی اس خط کا"
اتنا ہی کہنے پائی تھی کہ کملا دیوی
نے آنکھ کا اشارہ کیا۔ ہاتھ دبایا جسے
درمیان والی لڑکی بھی سمجھ گئی۔ اور چپ
ہو گئی۔ ادھر کملا دیوی نے دوسری لڑکی
سے کہا کہ کامنی جا اس وقت تو چلی جا
ہمیں کچھ باتیں کرنی ہیں۔

کامنی۔ ایسی کونسی صلاح ہے کہ جو
مجھ سے چھپی ہوئی ہے۔ میں کیا کسی سے
کہنے جاتی ہوں۔

اتنا سننا تھا کہ کملا دیوی نے اسکی طرف
آنکھیں نکالیں۔ اور ماتھے پر شکن
ڈال کر بولی کامنی اب تو ہر بات میں
زبان لڑانے لگتی ہے کسی دن میرے
ہاتھ سے مار کھائے گی۔ جا اب بھی
خیر ہے چلی جا۔

کامنی۔ (تنک کر) دوسری بھولی بھالی
لڑکی کی طرف (کہ جسے ابھی تک ہم نہیں
جانتے کہ اسکا کیا نام ہے) مخاطب ہوکر
بولی۔ پیاری راجکماری کملا میں نے
کیا کہا ہے کہ جو یہ اتنی خفا ہوتی ہیں۔

ناظرین اب آپ ضرور سمجھ گئے ہونگے
کہ یہ لڑکی جو کچھ کہتے کہتے رک گئی تھی مہاراج
تارا سنگھ کی لڑکی مندرشا تھا۔ کامنی
جو اسکی طرف مخاطب ہوئی تھی تو صرف
اس لیے کہ یہ میری حمایت کریگی۔ مگر ایسا
نہیں ہوا۔ راجکماری الٹی جھنجھلا پڑی

اور بولی کہ تجھ سے جیسے کوئی کہا کرے
چپکے سے اسکی تعمیل کیا کر - جواب دینے
سے کیا آخر کملا دیوی تیری استاد ہے -
کامنی کا جب یون بھی کام نہ بنا - ادھر
سے بھی کورا ہی جواب ملا - اپنی ہی فوج
لشکر غنیم ہو جانے کا حساب ہوا تو آنکھ
مین آنسو بھر لائی - اور چپکے چپکے ہونٹون
مین کچھ کہتی ہوئی چلی گئی - مگر کملا دیوی
نے اس وقت اسکے روٹھنے کو غنیمت
جانا - کماری سے کہنے لگی - ہان سکھی
اس وقت تم کیا کہتی کہتی رک گئی
تھین - کہو -

راجکماری - اس وقت یہ کہتی تھی کہ
اب مین اس خط کا کیا جواب دون جو صبح
مجھے تکیہ کے نیچے رکھا ہوا ملا ہے صبح مین نے
تمھین دکھایا تو تھا کیا تم بھول گئین -
اچھا لو پھر دیکھو - فوراً کماری نے خط نکالا
اور کملا دیوی کو دے دیا - اس خط مین
یہ لکھا تھا -

پران پیاری

آخر میری سچی محبت نے اپنا اثر
دکھا دیا - مہاراج بھی راضی ہین یہ
سب کچھ ہے مگر تم مجھے ایسی بھولی ہوئی
ہو کہ توبہ - ایشور کے لیے مجھے خاک مین
نہ ملاؤ - اس کے سوائے ایک اور
بھی بات سنی ہے جس کا مجھے تمھاری
طرف سے اندیشہ تو نہین ہے مگر پھر بھی
مین بڑے بھاری سوچ مین پڑ گیا
ہون - مگر وہ تمھاری تمنا پوری نہوگی -
اور یہ بھی خیال ہے کہ مجھے اسکی جان
لینی پڑے گی صاف صاف کیا کہون
تم خود ہوشیار ہو سمجھ جاؤ نہ سمجھو گی تو
تمھاری سہیلی ہوشیار ہے وہ سمجھا دیگی
ہاے بڑا اچھا ہو اگر تم مجھے اپنے
ہاتھ سے اس کا جواب لکھ دو -

کملا دیوی - بس بس مین سمجھ گئی
جس کا یہ خط ہے -

کماری - یہ تو مجھے بھی معلوم ہے
کہ یہ نرائن سنگھ دیوان نے لکھا ہے
مگر مجھے یہ وچار ضرور ہے کہ اس نے
یہ مجھ تک کیونکر پہونچا دیا -

کملا دیوی - بھلا اس کی مجھ کو
کیا خبر مگر پہونچا دیا تو ہرج ہی کیا
ہو گیا ہے آخر ایک نہ ایک دن
دیوان نرائن سنگھ تمھارے پتی
بنین گے -

کماری یہ سنکر جھنجھلا پڑی اور بولی
سکھی دیکھو تم مجھے سب سے زیادہ
پیاری ہو - پھر بھی تم میرا دل دکھاتی ہو
ہاے آج کل محبت نہین رہی

سب کے خون سفید ہو گئے - اور پھر
یہ بھی ہے کہ تم میرے دل کی ساری
باتین بھی جانتی ہو - دیکھو پھر مجھ سے
اس قسم کی بات نہ کہنا -
کملا دیوی - بھلا مجھے تمھارے دل
کی کیا خبر ہے -
کماری - دیکھو سُنو - مین صاف صاف
کہے دیتی ہون (کچھ شرما کر) اگرچہ مجھے
یہ نہ کہنا چاہیے مین اپنے دل مین جو کچھ
ارادہ کر چکی ہون اُسے پورا کر کے
چھوڑون گی - ورنہ کٹار کھا کر مر رہونگی
مین سواے . . . .
یہ کہتے ہوے کماری کے چہرہ کا رنگ
اُڑ گیا - اُس کے لال لال ہونٹ خشک
ہو گئے اور وہ چپ رہ گئی -
کملا دیوی - بس مین سمجھ گئی - یہی نا -
کہ تم سواے دلیپ سنگھ کے کسی کو
اپنا بر بنانا پسند نہین کرتین - مگر سُنو
کہ تمھاری یہ آرزو پوری ہونے والی
نہین ہے - اور اس کی جو کچھ وجہ ہے
وہ تمھین معلوم ہے -
کماری بولی "کیا"-
کملا دیوی کہنے لگی - یہ جو تمھارا ارادہ
تھا وہ پورا ہو سکتا تھا مگر جس وقت
تمھارے پتا جی - مہاراج تارا سنگھ
اور دلیپ سنگھ کے باپ شیر سنگھ
مین گاڑھی دوستی تھی - اور اب تو
تم آپ جانتی ہو کہ ان دونون مہاراجون
مین کیسی دشمنی ہے ایک دوسرے
کا جانی دشمن - بلکہ خون کا پیاسا
ہے - تم دیکھتی ہو کہ دلیپ سنگھ اور
اس کا دوست رنجیت سنگھ خود
مہاراج شیر سنگھ کے یہان مہینہ مین
پانچ پانچ چھ چھ دفعہ آتے تھے اور
ہمارے مہاراج بھی راج گڈھ آتے
جاتے رہتے تھے - تم مہینون رہ کر
آتی تھین - اور اسی وجہ سے تمھین
دلیپ سنگھ سے محبت کرنے کا
موقع ملا ہے - مگر اب وہ زمانہ خواب
و خیال ہو گیا - اب دیکھو تو کتنے دن
ہو گئے - نہ تم جا سکتی ہو - نہ رنجیت سنگھ
اور دلیپ سنگھ آ سکتے ہین - اگر آئین
تو قید کر لیے جائین -
راجکماری سندر شانتا ایسی
باتین سن کر بھولی صورت بنا کر اپنی
چہیتی سہیلی کا اچھے کے ساتھ مُنہ
تکنے لگی - اور آخر کہنے لگی - بس سکھی
تمھاری کسی بات کا اعتبار نہین
ہے - کل رات تک تو تمھارے کچھ
اور خیال تھے اور اب اور کچھ مین

مجھے چھوڑو۔ کل تک تو رات دن تم بھی رنجیت سنگھ کا ذکر کرتی تھیں آج تم اُنکی برائیاں کر رہی ہو۔ افسوس ۔

کملا دیوی ۔ کب کب مین نے کس دن رنجیت سنگھ کا نام سے ذکر کیا تھا۔ منھ ہی پر جھوٹ ۔

راجکماری ۔ جھوٹ جھوٹ۔ کل ہی کا تو ذکر ہے ۔ چلو بس جانے دو بچا اچھی سے کیا ۔ ع تم ہی سچی سہی اس بات کا جھگڑا کیا ہے ۔

کملا دیوی ۔ اچھا یون ہی سہی کہ پہلے میرا ارادہ کچھ اور تھا۔ مگر پرمیشور نے عقل سوچنے سمجھنے کے لیے دی ہے مین نے جب سمجھ لیا کہ اب میرا خیال غلط رہے گا اور میرا ارادہ پورا نہ ہوگا تو اپنا خیال بدل دیا ؎

پھینک دینگے ہم اسے چیر کے پہلو اپنا
اُسپہ قابو نہین دل پر تو ہے قابو اپنا

راجکماری ۔ خیر تم بڑی ہوشیار ہو۔ بڑی عقلمند ہو۔

کملا دیوی ۔ سکھی تم آپ ہی اپنے دلمین سوچو کہ نرائن سنگھ دلیپ سنگھ سے کس بات مین کم ہے ۔ خوبصورت ۔ ہوشیار ۔ مالدار خیر خواہ اگر وہ نہوتا تو دشمن معلوم نہین ابتک تمھارے ملک کا کیا حال کر دیتے ۔ تمھین اُسکی محبت کی قدر کرنی چاہئیے ۔

کماری نے اسکا جواب کچھ نہ دیا ۔ اور وہ یہ کہکر کہ خیر ہوگا ۔ آیندہ سے کبھی میرے سامنے اس بدذات کا نام نہ لینا ۔ چلی گئی ۔ اور کملا دیوی وہین کھڑی رہی ۔

ناظرین آپ ضرور فکر مین پڑ گئے ہونگے کہ یہ قصہ کیا ہے ۔ نرائن سنگھ کون ہے ۔ کملا دیوی سندر شانتا کی کون ہوتی ہے ۔ لیجیے ہم آپ کو بتائے دیتے ہین نراین سنگھ کماری کے باپ کا دیوان ہے ۔ اور وہ کماری پر عاشق ہے ۔ شادی کرنا چاہتا ہے ۔ اور بہت طرح سے کوشش کر رہا ہے ۔ کماری کے دشمن ۔ اور راج پاٹ کا کوئی اور وارث نہونے نے اس کو اس خبط مین مبتلا کر رکھا ہے کملا دیوی کماری کی ایک بڑی سچی سہیلی ہے جو اسکی رازدار ہے جیسا کہ کملا دیوی اور راجکماری کی باتون سے پتہ چل گیا ہے کمار دلیپ سنگھ اور رنجیت سنگھ پہلے یہان آتے تھے اُسی وقت سے دونون مین پاک محبت ہے ۔ کملا دیوی بھی چاہتی تھی کہ چاند اور سورج مل جائے ۔ کماری کا دلیپ سنگھ سے بیاہ ہو جائے مگر آج کی باتون سے پتہ چل گیا کہ

کہ وہ اسکے خلاف ہے - ابھی یہ معلوم
نہین کہ کیون - سو یہ حال کھل جائیگا
مگر آپ کو بڑے غور سے یاد رکھنے کی
ضرورت ہے -

باب تیسرا

کماری کے باغ کے دوسرے
دروازے سے نکل کر بڑا میدان آتا
ہے - اور وہان بڑی بڑی عمارتین بنی
ہوئی ہین - یہان سیناپتی تحصیلدار -
داروغہ - غرضکہ بڑے بڑے افسر رہتے ہین
انھین مین نراین سنگھ دیوان کا مکان ہے
آئیے ذرا اس کی سیر کر لیجیے - اور نراین سنگھ
کی بھی صورت دیکھ لیجیے -
رات کا وقت ہے چاندنی نے
ساری زمین کو سطح نور بنا رکھا ہے - دس
گیارہ بجے کا عمل ہے - اس وقت
نراین سنگھ اپنی نشستگاہ کے مکان مین
(جو اچھی طرح آراستہ ہے) ایک آرام کرسی
پر بیٹھا ہوا - ہاتھ پر سر رکھے کچھ سوچ رہا
ہے - آہین بھرتا ہے اور درد ناک
اشعار پڑھتا ہے ؎

ہم اسکو چاہین وہ ہم سے خفا ہو
دلا یہ بھی تو ہے قدرت خدا کی

تو وہ کچھ اور کہنے لگا - سنو - ہائے پیاری
سندر رشا - یہ عیار جو کچھ کہہ رہے ہین یا اور
اور ذریعون سے مین جو کچھ سُن رہا ہون
دراصل وہ صحیح ہے - نہین مجھے یقین
نہین آتا - غلط بات ہے - دلیپ سنگھ
(جیسے لوگ کہتے ہین کہ تو اُس پر اور وہ
تجھ پر عاشق ہے) مجھ سے زیادہ خوبصورت
نہین - مجھ سے زیادہ اُس مین پھرتی نہین
ہے - تو کبھی میرے ہوتے اپنا بھولا بھالا
دل اس کو نہین دے سکتی - اور اگر
دے بھی دے تو اب تیرے کیے سے
کچھ ہو نہین سکتا - مین نے اپنے لیے
مہاراج سے بھی کوشش کرنی شروع
کردی ہے - یہی افواہین سُن سُن کر
مین نے مہاراج کی دلیپ سنگھ کے
باپ سے ایسی دشمنی کرا دی ہے کہ جیسے
کوئی چیز مٹا ہی نہین سکتی - بہتر یہ ہے
کہ تو بھی اپنے خیال کو چھوڑ دے ورنہ
مرتا کیا نہ کرتا - مین تو اب اپنے سے
سب ہی کچھ تدبیرین کرونگا - اور کرنی
شروع بھی کردی ہین - تیرے ہی خاطر
سے مین نے دو زبردست عیار نوکر رکھے
ہین کہ وہ تیری ذرا ذرا سی خبر مجھ تک
پہونچا دیا کرین اور مجھے سیدھے راستہ
پر لے آوین -

نراین سنگھ اسی طرح سندر شانتا کی خیالی تصویر سے باتین کر رہا تھا کہ آسمے دو آدمی سفید کپڑے پہنے آتے ہوئے دکھائی دیے - جنکے پاس آنے پر اُس نے یہ کہا کہ واہ تمھارے انتظار نے تو مجھے اس ظالم کے انتظار سے بھی زیادہ بیقرار کر دیا - کہو اب تک کہان رہے اور کیا کیا خبر لائے -

ایک - مہاراج آپ کو معلوم ہے کہ ہم دونون عیار ہین - مگر افسوس یہ ہے کہ آپ عیاری کے کام کو اس قدر آسان سمجھے ہوے ہین کہ شاید اس سے آسان کوئی بات ہی نہین ہے - سنیے یہ کام ایسا نازک ہے کہ ذرا بھید کھلا اور بات بگڑ گئی جان پر آبنی -

نراین سنگھ - شام گھٹا - دراصل یہ تمھارا خیال غلط ہے - مین نہ اس کام کو کچھ آسان جانتا ہون اور نہ تمھارے اور بلدیو سہائے تمھارے ساتھی کی طرف سے کچھ بدگمان ہون - بلکہ ساری بات یہ ہے کہ محبت بُری دشا ہے - جس مین آدمی سب سے بدگمان ہوتا ہے اور جھی سے خواہ مخواہ بگڑتا ہے - خیر جانے دو - اب تم کہو کوئی بات چیت ہوئی تم راجکماری تک پہونچے یا نہین -

شام گھٹا عیار - ہان ہم کماری کے باغ مین گئے مگر کماری سے کوئی بات کرنے کا موقع نہ ملا - اور نہ ایسا ممکن تھا - یہ اس لیے کہ اس کی سہیلی کملا دیوی بڑی غضب کی بھری ہوئی ہے - بڑی عیارہ ہے - اُس کے سامنے جانے کی ہمت نہین ہوتی - دوسرے یہ کہ وہ یہ چاہتی ہے کہ کماری کی دلیپ سنگھ سے شادی ہو - اس لیے وہ ہر وقت اُس کے سامنے اُسی کی تعریف کیا کرتی ہے - خود بھی اُسے رنجیت سنگھ سے محبت ہے چنانچہ آج بھی ہم نے ان دونون کی اس قسم کی باتین خوب سنین - دن بھر تو ہمین آنے کا موقع نہ ملا اب رات ہونے پر باغ سے نکل کر آئے ہین -

نراین سنگھ - اچھا پھر اس کا کیا علاج؟ میرے نزدیک تو کملا دیوی کی طرف سے اگر تمھین یہ خیال ہے کہ وہ ہاتھ ال نہ گلنے دے گی - تو ایسا کرو کہ پہلے اسکو گرفتار کر لو - مگر نہین اس سے اندیشہ یہ ہے کہ بھید کھل جائیگا -

شام گھٹا - ہمارا بھی یہی منشا ہے کہ اُسے پہلے گرفتار کر لین - پھر تو کماری کو راضی کرنا اور اس کا دلیپ سنگھ کی طرف سے دل پھیر دینا کچھ بڑی بات

نہین ہے - رہا بھید کھلنے کا ڈر سو یہ
نہین ہو سکتا - اس واسطے کہ جب یہ
گر نیگے تو اس کے واسطے کوئی عمدہ تدبیر
بھی کی جائیگی -
نراین سنگھ - خیر اگر یہ مناسب ہے
تو دیر نہ لگاؤ - جاؤ اور اسے جلد لاؤ -
دونون عیار کھڑے ہو گئے - اور
چلنے لگے مگر نراین سنگھ نے ایک مرتبہ
پھر ٹھہرایا اور کہا کہ کسی طرح میرا یہ خط
بھی میری پیاری تک پہونچا دو - تو بڑا
اچھا ہو -
شام گھٹا - اس کی ابھی جلدی نہ کیجیے
ذرا ہمین وہ کام پورا کر آنے دیجیے
تب ہی خط بھیجیے -
نراین سنگھ - اچھا اگر تمھاری یہی مرضی
ہے تو یون ہی سہی -
حکم پاتے ہی عیار چلے گئے اتنا کہہ گئے کہ
مہاراج آپ ایک دو گھڑی ہمارا انتظار
ضرور کیجیے جب ہم پلٹ آوین تو آرام فرمائیے -
ابھی واسطے نراین سنگھ بیٹھا ہوا ہی
پہلے کی طرح ٹرین مارتا رہا مگر ہم اسکو بیکار
سمجھ کر چھوڑے دیتے ہین -
انتظار کرتے ہوئے پورا ایک پہر
گذر گیا - بلکہ آدھی رات ہونے مین
بہت تھوڑی گھڑیان باقی تھین کہ
شام گھٹا آیا - اسکے سر پر ایک گٹھری تھی
نراین سنگھ جو انتظار دیکھتے دیکھتے اونگھ رہے
تھے چونکتے ہو گئے - پوچھا کیا کام کر آئے
واہ واہ شاباش -
شام گھٹا ع - قول مردون کا نہین کام
ادھورا کرنا ، یہان تو جب بات کا بیڑا
اٹھا لیتے ہین پھر بغیر اسکو کیے ہوئے کبھی
چھوڑ نہین سکتے - اچھا اب آپ کوئی محفوظ
جگہ بتائیے - اور ہمین انعام دلوائیے -
نراین سنگھ - انعام تمھین جو کہو گے
سب کچھ دیا جائے گا - مگر جب میری چٹھی
کا جواب لے آؤ گے - ع
پھر تو جو مانگے وہی دو دن مین تجھے لے نامہ بر
تو برا ہو یا بھلا کچھ اس سے لکھوا لا جواب
شام گھٹا - اچھا جانے دیجیے جگہ بتائیے
نراین سنگھ - یہین ایک کوٹھری مین بند
کر دو - پرندہ بھی پر نہین مار سکتا - اگرچہ
جگہ اور بھی ہے مگر پھر دیکھا جائے گا
شام گھٹا نے جواب دیا کہ جگہ کچھ اچھی
نہین ہے - مگر جب آپ کو اطمینان
ہے تو خیر جانے دیجیے - اسی مین سہی یہ
کہکر اس نے اس گٹھری کو کوٹھری کے
ایک کونے مین رکھدیا باہر سے ایک
تالا لگا دیا اور نراین سنگھ کے ساتھ ساتھ
صحن مین آیا - بولا کہ لائیے وہ خط دیجیے -

جواب بھیجنا چاہتے ہین - نراین سنگھ نے
ایک چٹھی نکالی اور شام گھٹا کے حوالے
کر کے بولا کہ ؎

نامہ کو میرے رکھنا ذرا دیکھ بھال کے
ہین رکھ چکا ہون اسمین کلیجہ نکال کے

شام گھٹا مسکرایا - اور بولا کہ خیر یہ تو
سب کچھ ہوگا مگر جواب لادون تو کیا دیجیے گا
نراین سنگھ - قول مردان جان دارد ہم
ایک دفعہ کہہ چکے جو تو مانگے گا سو ملیگا ؎

اپنے ملنے کا مقرر قاصد اوہ دن کرے
پھر تو جو مانگے وہی دونگا خدا وہ دن کرے

نراین سنگھ سے یہ کلمہ سنکر شام گھٹا نے
مسکرا کر کہا کہ مہاراج پیچھے سب کچھ بھول
جاتے ہین - بھلا کہا یاد ڈنڈا برابر ہوجاتا ہے
یہ تو ظاہر ہے سندر شانتا کے کوئی بھائی
نہین آپ ہی گدی کے مالک ہونگے
پھر آپ بڑے آدمی ہو جائینگے - ہم ایسے
غریب آدمیون کو کب خاطر مین لائین گے
(دیوان جی دراصل دنیا ہے اور مطلب)
مجھے اگر آپ اس وقت انعام نہین دیتے
تو کم سے کم جو کچھ مین مانگون اس کے
واسطے اقرار تو کر لیجیے - نراین سنگھ نے
یہ سنکر بے تامل کہہ دیا کہ مانگ کیا مانگتا
ہے - شام گھٹا بولا - کہ نقد تو آپ جو
چاہین دین مین بڑی خوشی سے اسے
منظور کر لون گا - مگر کماری آپ کے حصہ
مین آوے گی - تو اس کی سہیلی کملا دیوی
کی میرے ساتھ شادی کر دی جائے
میری بھی اس کے اوپر جان جاتی ہے
بس اس سے بڑھکر میرے واسطے کوئی
انعام نہین ہے - نراین سنگھ کا خرچ ہی
کیا ہوتا تھا - اُس نے فوراً اقرار کر لیا
اور شام گھٹا نے فوراً اس اقرار کو ایک
کاغذ کے پرچہ پر لکھوا کر اُسکی مہر کرا لی اور
چلا گیا - ہم بھی رخصت ہوتے ہین
شام گھٹا کی پھر کسی وقت آپ سے
ملاقات کرائینگے -

باب چوتھا

راج کماری سندر شانتا محل پر سے
جا کر مکان مین بیٹھی ہوئی یہ باتین
سوچ رہی تھی کہ اب میری پیاری سہیلی
کملا دیوی بھی مجھ سے پھر گئی - اُسے بھی
کمبخت دشٹ پاپی نراین سنگھ کے
منترون نے موہ لیا - اب مین کیا کرون
بس اب مجھے اپنی آرزو پوری ہونے
کی امید نہ کرنی چاہیے مجھے اتنی سے
اتنی آس لگی ہوئی تھی کہ کبھی نہ کبھی
مجھے میرے پیارے کے درشن دلا دیگی

مگر ہاے میرا خیال غلط نکلا - میری آرزو
خاک مین مل گئی - بس اب بہتر یہی ہے
کہ مین بھی اپنے آپ کو خاک مین ملا دون
جی تو یہ چاہتا ہے کہ ابھی یہ ہیرے کی انگوٹھی
چاٹ لون - مگر اس سے بدنامی کا خوف
ہے نہین نہین ابھی مین ایسا نہین
کرونگی - اے لو مجھے ایک اور خیال
آیا - یہ کملا دیوی کبھی کبھی مجھ سے ہنسی بھی
کیا کرتی ہے - شاید اسوقت بھی وہی
بات ہو - اچھا مین ایک دفعہ اسی قسم
کا ذکر کرکے پھر ٹوہ لگاؤن گی شاید میرا
خیال صحیح ہو -

غرضکہ سندر شانتا اسی "عشق سست
دہزار بدگمانی" کے پھیر مین پڑی ہوئی تھی
اور اسقدر محو ہو رہی تھی کہ اسے یہ بھی
خبر نہ ہوئی کہ کوئی میرے پاس کھڑا ہوا
ہے - ان خیالون نے جب اُسے فرصت
دی تو اس نے سر اٹھایا - عجیب معاملہ دیکھا
کہ ایک آدمی سبز دوپٹہ باندھے ہوے
ہاتھ مین ایک پتلی سی نازک چھڑی لیے
کھڑا ہے - یہ آدمی بہت خوبصورت گبرو
جوان تھا - پان کھانے سے اس کے
ہونٹ لعل کو بھی شرما رہے تھے - مگر کماری
کے واسطے ایک غیر مرد کا یون نڈر ہو کر
پاس کھڑا ہونا - کچھ تھوڑی بات نہ تھی
وہ ڈر گئی اور ایسی ڈری کہ چیخ مار کر بیہوش
آنکھین پتھرا کر کھلی کی کھلی رہ گئین اور
یہ بھی نہ پوچھنے پائی کہ تو کون ہے -

آنے والے اجنبی کو اسے بیہوش
دیکھکر ترس تو نہ آیا بلکہ مونچھون پر ہاتھ
پھیرا اور ہنس دیا - راج کماری کو گود
مین اٹھایا - اور ایک کوٹھری کے اندر
لے جاکر آہستہ سے ایک نازک سہری
پر لٹا دیا - جیب سے ایک شیشی نکالی
جس مین کچھ بھرا ہوا تھا - اُسکی ڈاٹ
کھول کر کماری کی ناک سے لگا دی -
جس سے ذرا سی دیر مین کماری نے
آنکھین کھول دین مگر پھر وہی پہلی صورت
دیکھ کر بے ہوش ہونے والی تھی کہ اس
نوجوان نے یہ کہا - کیا ہو گیا ہے ذرا
اپنی حالت درست کرو - ان دو تین
لفظون نے کماری کے دل پر کچھ اثر کیا وہ
اس مرتبہ بے ہوش تو نہ ہوئی - مگر حالت
سے یہی ثابت ہوتا تھا کہ یہ ابھی اسیطرح
بدحواس ہے اور اس کا دل اسیطرح
بے قابو ہو رہا ہے - پھر بھی اس نے
ڈرتے ڈرتے کانپتے ہوے ہونٹھون
لڑکھڑاتی ہوئی زبان سے یہ کہہ دیا
تو کون ہے - کہان سے آیا - کیون
آیا مجھے کس واسطے مارتا ہے یہان سے جا

ظالم بیرحم سفاک اجنبی نوجوان کو
اسکی ایسی بھولی باتون پر بھی رحم نہ آیا
اُس نے ہنسکر بڑی بیباکی سے جوابدیا
ہوتا کون - تمھارا عاشق ہون تمھاری
صورت دیکھنے کو نہین نہین تمھارے
درشن لینے کو بڑی دور سے آیا ہون تم
اب بھی مجھ سے شرماتی ہو - ظالم نے اتنا ہی
کہکر بس نہین کی راج کماری کے ہونٹون
اور اُسکے رخسارون کا ایک آدھ بوسہ
بھی لیا - کماری بیچاری رنج کی ماری یہ
کہکر کہ کوئی سہیلی بھی یہان نہین - ہاے
میری قسمت پھر بیہوش ہونے والی تھی
مگر ایسا نہ ہوا - آدمی پھر کہنے لگا - آج
شرماتی ہو - مدتون سے مجھ سے آشنائی
محبت ہے - ہزارون دفعہ مین نے تمھارے
بوسے لیے - بیسیون بار مین تمھارے پاس
سویا - آج تم کہان کی نئی بنی ہو -
کماری - غضب غضب ہاے کیا مین
خواب دیکھ رہی ہون - یا تم جھوٹ بولتے
ہو - لو دیکھو اب اگر ہاتھ لگایا تو اچھا
نہ ہوگا - یہ کہکر اُس نے کامنی کو آواز
دی تھی - صرف آدھا لفظ کام منہ سے
نکلنے پایا تھا کہ اُسنے منھ کھینچ دیا - مگر
یہ ظلم تھوڑی دیر رہا - پھر اُسنے خود ہی
منھ پر سے ہاتھ ہٹالیا اور کہا لو دیکھو

ع - اب کی کچھ منھ سے نکالا تو تمھین جانو گی
ہاے سچ ہے کہ زبردست مارے اور رونے
نہ دے - کماری حیرت سے منھ تک رہی تھی
اس کے سب کچھ اختیار مین تھا - مگر
اس شخص کا اُسے ایسا ڈر چڑھا ہوا تھا
کہ ایک بات بھی منھ سے نہ نکال سکتی تھی
کچھ دیر گذری تھی کہ وہ آدمی خودبخود کہنے
لگا - ہاے اب ہم سمجھ گئے کہ بس دنیا مین
محبت اور مروت کا نام نہین - لو دیکھو سہی
جس کے ساتھ ساری عمر گذری اُسے بھی
نہین پہچانتین ؎

کل تک تم آشنا تھین مگر آج غیر ہو
دو دن مین یہ مزاج ہے آگے کو خیر ہو

دیکھو مجھے غیر نہ سمجھو غور سے دیکھو آج سے
پہلے بھی تم نے مجھے بہت دفعہ
دیکھا ہے -
اس مرتبہ کماری نے کچھ بہت ہی غور
سے اس کے چہرے کی طرف دیکھا اور
آخر اُس کی زبان سے یہ نکل گیا -
پیاری مجھے معاف کرنا - تمھاری جان
کی قسم مین نے تمھین ابتک نہ پہچانا تھا -
مگر مین نے تمھین پیاری کہا - بُرا کیا
مگر مین اپنے دل سے مجبور ہون - اچھا
کملا دیوی بتاؤ یہ صورت تم نے کیون بنائی
اور یہ بہروپ کیون گانٹھا - اب تم میرے

دل سے اُتر گئیں تمہاری حوض کی باتوں نے تمہاری طرف سے بہت سی بدگمانیاں میرے دل میں پیدا کر دیں - ہاں وہ سب جاتی رہیں گی اگر تم یہ کہدو کہ میں تم سے مذاق کر رہی تھی -

ناظرین سمجھ گئے ہونگے کہ آنیوالا آدمی دراصل کماری کی سہیلی کملا دیوی ہے جسے کماری نے بڑی دیر کے بعد پہچانا -

کملا دیوی - آج تمھیں کیا ہو گیا میں نے تم سے آج حوض کے اوپر کب باتیں کی ہیں جسکے سبب سے تمھارا دل پھر گیا -

کماری - خوب یہ اور ہوئی - ہاں تم نے مجھ سے باتیں نہیں کیں تمھاری صورت کا کوئی اور آ گیا ہوگا - سکھی سچ کہتی ہوں کہ تمھاری آج کی باتوں نے میرا دل توڑ دیا اب چاہے تم کچھ کہو مگر مجھے مشکل سے تمھارا اعتبار آئیگا -

کملا دیوی - ہنس کر اچھا تمھیں میری قسم ہے ایک مرتبہ تم اُن باتوں کو میرے سامنے دُہرا دو -

سندر شانتا کو غصہ تو آ ہی رہا تھا شکایتاً جھلا کر ساری باتیں کہہ سنائیں کہ تم نے یہ کہا اور یہ کہا - تمھیں یہ نہ کہنا تھا اور یہ نہ کہنا تھا - کملا دیوی نے مسکراتے ہوے راجکماری کی ساری شکایت کی داستان سُنی - اور آخر میں اتنا کہدیا کہ سب غلط سب جھوٹ جس سے راجکماری حیرت کے ساتھ اُسکے منھ کو تک کر رہ گئی اور اُس کے منھ سے اگر نکلا تو یہ نکلا کہ بس جاؤ رہنے دو - تمھیں دیکھ لیا -

کملا دیوی - کماری تمھیں یقین نہ آئے تو اس کا علاج نہیں - مگر ایشور کی قسم میں یہاں کل سے نہیں تھی میں تو ابھی آ رہی ہوں - مگر سنو سب میں زیادہ مجھے جس فقرے نے پیچ و تاب میں ڈال دیا وہ یہ ہے کہ تم کہتی ہو کہ تو نے مجھ سے حوض پر یہ باتیں کیں - کماری سنو دراصل تم معمہ کو اب تک نہیں سمجھی ہو - کل رات کو جو میں یہاں سو رہی تھی یکایک میری آنکھ جو کھلی تو میں نے اپنے آپ کو ایک بند کوٹھری میں گرفتار پایا - جہاں گرمی کی وجہ سے میرا دم گھٹتا جا رہا تھا - میں بڑی دیر تک یہی سوچتی رہی کہ آخر میرا ایسا کون سا زبردست دشمن پیدا ہو گیا کہ جس نے مجھے اس بلا میں پھنسا دیا میں نے بہت کچھ سوچا مگر کوئی بات میری سمجھ میں نہ آئی جب صبح ہونے کو ہوئی اور دروازہ دن

کی راہ سے کچھ اُجالا میری کوٹھری
مین بھی آنا شروع ہوا تو مین نے غور
سے دیواروں پر جو کچھ قطعہ وغیرہ لکھے ہوے
تھے اُنھین پڑھنا شروع کیا - آخر مین نے
ایک جگہ نراین سنگھ کا نام لکھا ہوا پایا -
اس نام کے دیکھتے ہی اگرچہ میرے
تن بدن مین آگ لگ گئی - مگر اتنا مین
سمجھ گئی کہ یہ جو کچھ کیا نراین سنگھ نے کیا
اور یہ سب مصیبت مجھے تمھارے خاطر
اُٹھانی پڑی - کیونکہ نہ مین اُس سے
تمھاری شادی ہونے کی مخالف ہوتی
اور نہ مجھے یہ تکلیف اُٹھانی پڑتی -
اب مین بیٹھی ہوئی ترکیب سوچتی رہی
کہ آخر کیا کرون جو اس بلا سے نجات
ملے - مگر کوئی بات میری سمجھ مین نہ آئی
ہار کر بیٹھ گئی - یکایک میرے کانون
مین آواز آئی کہ دالان مین کوئی پھر رہا
ہے - مین نے آواز دی اور دریافت
کیا کہ کون - مگر اس کمبخت نے اپنا
نام نہ بتایا - بلکہ اس کا جواب ایسا
جی دکھا دینے والے الفاظ مین دیا
کہ جسے سنکر مین جھنجھلا اُٹھی - وہ کمبخت
بولا کہ اچھا مین کوئی ہون مجھ سے کیا
غرض کیا واسطہ کیون پکارتی ہے
چُپ پڑی رہ - بھن تم نے سنا ہی ہوگا
کہ مطلب کے خاطر گدھے کو باپ بنانا
پڑتا ہے مجھے بھی اس وقت اس کی
خوشامد کرنی پڑی - اجی ہان ؏
پھر کیسے کہین منت اعدا نہ کرینگے
کیا کیا نہ کیا عشق مین کیا کیا نہ کرینگے
وہ ظالم پہلے تو میری خوشامدون پر بھی
گھنی سادھے رہا - مگر جب میری خوشامد
کی کوئی حد نہ رہی تو اُس نے کہا میرا نام
نراین سنگھ ہے مین تجھے چھوڑ بھی سکتا
ہون مگر ایک شرط پر -
مین نے جواب دیا کہ شرط جو کچھ کرنی ہو
پیچھے کرنا اب تو تو مجھے کھول دے -
ایشور کے لیے جلد باہر کی کنڈی کھول
دیکھ یہان میرا دم گھٹا جا رہا ہے غرض
بڑی مشکل سے اُسنے کواڑے کھولے
مین باہر نکلی - پوچھا - اب کہہ کیا کہتا ہے
بولا کہ بس شرط یہی ہے اور اسی طرح
سے مین تجھے چھوڑ بھی سکتا ہون کہ تو
میرے کام مین ہارج نہ ہونا - اور کماری
سے کوشش کرنا - مین نے اُسوقت
جھوٹ ہی بولنا مناسب سمجھا - کہا کہ
نہ مجھے آپ سے پہلے کچھ دشمنی تھی اور نہ آیندہ
ہوگی مین تو دل سے یہ چاہتی ہون -
نراین سنگھ - نہین اب تک تو تم میری
دشمنی پر تلی ہوئی تھین - مجھے میرے عیادن

نے ذرا ذرا سا حال سنایا ہے۔ تم ناحق
چھپاتی ہو۔ مگر اب اگر تم ایسا کروگی تو
مین تمھین انعام بھی دونگا۔
مین۔ خیر اگر تمھارا یہی خیال ہے تو یہی سہی
مگر مجھے یہ بتا دو کہ تم نے مجھے گرفتار کیونکر
کرایا اور کس نے مجھے گرفتار کیا۔
نراین سنگھ۔ شام گھٹا عیار نے
تمھین گرفتار کیا۔
مین۔ اب وہ کہان ہے۔
نراین سنگھ۔ اب وہ میرے کام کی
فکر مین ہے۔ اچھا اب بتاؤ تمھارا کیا
ارادہ ہے۔
مین۔ میرا ارادہ کیا۔ جو کچھ تم کہوگے
مین وہی بات کرنے کیو اسطے تیار ہون
مگر اب تک تم نے کوئی اور تدبیر بھی
کی ہے یا نہین۔
نراین سنگھ۔ اور کچھ نہین کیا صرف
جب شام گھٹا رات تم کو یہان لے آیا
ہے تو مین نے ایک خط لکھا ہے۔ اور
کماری کے پاس بھیجدیا ہے۔
مین۔ شاید اس سے کچھ کام نہ نکلیگا
بلکہ تم مجھے کچھ نشانی دو تو مین کماری
تک پہونچادون تم اپنی یہ ہیرے کی
انگوٹھی مجھے دو۔ اسکے بدلہ مین کماری
کی انگوٹھی تمھین لادونگی۔

نراین سنگھ اگرچہ میرے اس جملہ سے
ذرا کسمسایا مگر پھر مین نے وہ پٹی دین
کہ آخر وہ راہ پر آگیا اور اُس نے مجھے
انگوٹھی دے دی۔ اب مین نے دوسرا
کام شروع کیا۔ وہ یہ کہ مین اجازت
مانگنے لگی کہ اچھا اب مجھے جانے دو۔ مگر
وہ بولا کہ تم چلی جانا۔ مگر ذرا میرے عیار
کو آنے دو۔ اس کی یہ بات سُن کر تو
مین بہت ہی گھبرائی اپنے جی مین سمجھ گئی
کہ اگر عیار آگیا تو کام بگڑ جائیگا سارا
بھنڈا پھوٹ جائے گا۔ وہ ہرگز
مجھے چھوڑنے کی اجازت نہ دے گا۔
یہ باتین سوچ سوچ کر مین نے پھر باتین
بنائین اور نراین سنگھ کو سبز باغ دکھایا
نا تجربہ کاری کے دم کو دعا دیتی ہون کہ
وہ میرے دم مین آگیا اور مجھے اجازت
دے دی جب مین تمھارے پاس تک
آئی ہون۔
کماری۔ اُف۔ نراین سنگھ بڑا بدمعاش
ہے بہت بڑھ چلا ہے۔ مگر سکھی یہ بات
میری سمجھ مین نہ آئی کہ جسنے مجھ سے
حوض پر باتین کین وہ تمھاری صورت
کی عورت تھی وہ کون تھی۔ اور خط
مجھ تک کس نے پہونچایا۔
کملا دیوی۔ سکھی تم بڑی بھولی ہو

سنو جو میری صورت بنا کر تمھین وہ باتین سنا رہا تھا وہ شام گھٹا عیار ہے چٹھی وہی لایا ہے - اچھا دیکھو اب مین اُسے مزا چکھاتی ہون تھوڑی دیر کیواسطے مین چھپی جاتی ہون تم اُس کو کسی طرح منا لاؤ - کماری نے بھی اس بات کو مان لیا - اور وہ نقلی کملا دیوی کو ڈھونڈھنے کے واسطے چل دی نقلی کملا دیوی اس کو اسوقت حوض پر نہ ملی بلکہ وہ ایک روش پر ٹہل کر بوٹون کی بہار دیکھنے مین مصروف تھی - کماری کو آتا ہوا دیکھ کر وہ مسکرائی اگرچہ سندر شانتا یہ دیکھ کر جھجک گئی مگر اسوقت چونکہ کام نکالنا تھا - وہ بھی ہنس پڑی اور بولی کہ شاید تم میری ان باتون کا یقین کرکے برا مان گئی ہوگی - مین نے جو کچھ تم سے کہا وہ وہ سچ نہین ہے -

نقلی کملا دیوی - واہ برا ماننے کی کوئی بات نہین - مجھے اسوقت بڑی خوشی ہوئی کہ تم نے اپنے خیالون کو بدل دیا اچھا ہوا - ورنہ اپنی تمنا پوری نہ ہونے سے تمھین بڑا رنج ہوتا اور مجھے بھی تمھارے دل کو دکھ ہونچنے سے صدمہ پہونچتا -

کماری - اب تم یہان کیون پھر رہی ہو آؤ وہین بیٹھنا - مین اکیلی گھبرا رہی ہون

نقلی کملا دیوی خوش ہوئی کہ لو ہلدی لگی نہ پھٹکری رنگ چوکھا آیا -

جی مین کہا کہ دراصل کماری تو بڑی بھولی ہے یہ جو کچھ فساد تھا اُسی شیطان کی بچی کملا دیوی کا تھا سو ہم نے وہ قصہ ہی کھو دیا - ع -

اُسی کے دم سے تھا جھگڑا مٹا دیا ہمنے

اب اسکا راضی کرنا کون بڑی بات ہے اول تو یہ خود ہی راہ پر آگئی - اور جو کسر باقی ہے سو وہ ہم نکال دینگے - دراصل دیوان جی کی قسمت بڑی زبردست ہے -

غرض کہ وہ اسی قسم کی باتین سوچتی ہوئی اُس مکان تک چلی آئی کہ جہان اصلی کملا دیوی چھپی ہوئی تھی - وہ فرش پر بیٹھ کر ادھر اُدھر کی باتین کرنے لگی تھی کہ اتنے مین اصلی کملا دیوی نکل کر سامنے آگئی - سندر شانتا اسوقت جان بوجھ کر انجان بن گئی اور آنیوالی کی طرف حیرت سے دیکھکر کہنے لگی - تو کون ہے -

آنے والی اصلی کملا دیوی - مین کون تمھاری سہیلی کملا دیوی -

کماری - کملا دیوی تو میرے پاس بیٹھی ہے - تو کوئی اور ہے -

نقلی کملا دیوی - یعنی شام گھٹا عیار کا یہ حال کہ کاٹو تو لہو نہیں بدن مین چہرے کا رنگ فق - ہوش و حواس سیاٹو کی سیر کو گئے ہوے - زبان سے بات نہین نکلتی تھی - غرض کہ عجیب عالم مین تھی - اسکے ایسے حال پر کملا دیوی کو ہنسی آگئی - اور پوچھنے لگی کیون سکھی یہ کیا کہہ رہی ہے -

نقلی کملا دیوی - جو کچھ کہہ رہی ہے مین بھی سُن رہی ہون - مجھے تو یہ کوئی عیار معلوم ہوتا ہے -

اصلی کملا دیوی - واہ چہ خوش اُلٹا چور کو توال کو ڈانٹ بتائے - کمبخت عیار تو ہے یا مین ہون -

نقلی نے جواب دیا کہ تو ہے اور اُسنے کہا تو ہے -

سندر شانتا پھر کھِل کھِلا کر ہنسی اور کہا جھگڑو نہین اس کا فیصلہ تو بہت آسان ہے مین ابھی بتائے دیتی ہون کہ کون اصلی ہے کون نقلی ہے - اصلی کملا دیوی کے سینہ پر بڑا سا تل ہے دونون اپنے سینے دکھاؤ -

اصلی نے تو فوراً اپنا بدن دکھانا چاہا - مگر نقلی کو بڑی مصیبت پیش آئی سینہ کے ساتھ ہی ساتھ بھید کھلنے کا اندیشہ لگا ہوا تھا - اول تو چھاتیان ندارد - ان کی بجائے روئی سے کام لیا تھا - دوسرے تل نہین - کیا کرے کیا نہ کرے - مثل مشہور ہے کہ کہون تو ماں ماری جائے اور نہ کہون تو باپ کتا کھائے - عجب عالم تھا - آخر وہی بات ہوئی - کہ چور کے پانون کہان - اُسنے اپنے جی مین سوچا کہ بھاگ چلون کہا کہ اچھا یہی سہی - مین ابھی اپنا تل دکھاتی ہون - ذرا پیشاب کر آؤن -

اصلی کملا - واہ اچھے وقت آپ نے پیشاب کا ارادہ کیا - یہان کون سا دو چار دن کا کام ہے سینہ دکھاؤ اور جاؤ

نقلی - تو مین ابھی آتی ہون - جلدی کیا ہے -

یہ لفظ اچھی طرح ادا بھی نہ ہونے پائے تھے کہ اصلی کملا دیوی نے ایک گلاس مین سے تھوڑا سا پانی لے کر نقلی کے مُنھ پر چھینٹا دیا اور بھاگی - نقلی یہی کہتی رہی کہ یہ کیا یہ کیا - اچھا سمجھو نگی - اُسکے پیچھے بھاگنا چاہتی تھی کہ دفعتہً زمین پر گر پڑی اور بیہوش ہو گئی -

نقلی کملا دیوی کو بیہوش پڑے ہوے تھوڑی دیر گذری تھی کہ اصلی

پھر آئی۔ سندر شانتا جو بیہوش کے پاس
کھڑی ہوئی حیرت کے ساتھ سارے
معاملے کو دیکھ رہی تھی اصلی سے کہنے لگی
کہ سکھی اب کیا کرو گی۔ اصلی کملا دیوی
بولی کہ بس اب تم دیکھتی جاؤ کہ مین کیا
کرتی ہون۔

یہ کہکر اُس نے ایک مضبوط سی رسی
سے بیہوش کملا دیوی کے ہاتھ پاؤن
باندھ لیے اور ایک شیشی لائی بیہوش کو
سنگھائی اُسنے ذراسی دیر مین آنکھین
کھولدین۔ اپنے آپ کو عجب حال مین
پایا۔ کہ تمام بدن شکنجہ مین جکڑا ہوا ہے
ہوش آتے ہی اصلی کملا دیوی کہنے لگی
کہ لے بس اب اگر خیریت چاہے تو
صاف صاف بتادے کہ تو کون ہے
اور یہان کیون آیا تھا۔

نقلی کملا دیوی۔ مین عیار ہون میرا
نام شام گھٹا ہے۔

اصلی۔ یہ تو مین خود سمجھ گئی۔ یہ بتا کہ
یہان تو کیون آیا تھا۔

عیار۔ میرا بس یہی مطلب تھا کہ ذرا
باغ کی سیر کرلون۔ اور تیری پیاری پیاری
صورت دیکھ جاؤن۔

کملا دیوی۔ میری صورت تو تو نے
دیکھ ہی لی۔ لے اب مین باغ کی سیر
بھی کرائے دیتی ہون یہ کہکر اُس نے
ایک بید اُٹھایا اور بڑے زور سے تڑا تڑ
تڑا تڑ شام گھٹا پر مارنا شروع کیا جس سے
شام گھٹا رو دیا۔

کملا دیوی بولی کہ یاد رکھنا میرے غصہ
کی بھڑاس ابھی نہین نکلی ہے مین
تجھ سے ابھی بہت سمجھونگی ورنہ صاف صاف
حال بتادے کہ تجھے یہان کس نے
بھیجا تھا۔

شام گھٹا نے سوچا کہ کملا دیوی
پوری پوری بیرحم ہے اگر اس سے
ذرا بھی چال کی بات کی تو یہ مارتے
مارتے ابھی ہڈی پسلی کا بھرکس نکال
دیگی۔ بس بہتر یہ ہے کہ اس سے
صاف صاف بات کہدو۔ لہذا کہنے لگا
کہ مجھے دیوان نراین سنگھ نے بھیجا تھا
کہ مین کماری کے پاس خط پہونچا دون اور
تجھے گرفتار کرلون۔ سو مین نے یہ دونو
کام کر لیے تھے۔ رات تجھے سوتی ہوئی کو
مین نے گرفتار کیا۔ اور نراین سنگھ کے
پاس پہونچا دیا تھا۔ معلوم نہین کہ کیونکر
تو وہان سے چلی آئی۔

کملا دیوی۔ تو نے مجھے گرفتار کیونکر کیا میری
نیند تو ایسی غفلت کی نہین ہے کہ تو مجھے
گرفتار کرتا اور میری آنکھ نہ کھل جاتی

شام گھٹا عیار - مین نے پہلے تجھے بیہوشی کی شیشی سنگھادی تھی - جب بیہوش کرچکا تو تجھے نراین سنگھ کے پاس لے گیا اور پھر اس خیال سے کہ کہین بھید نہ کھُل جائے تیری صورت بنکر مین باغ مین رہا تھا -

کملا دیوی - (کماری سے) دیکھین اس بدمعاش کی باتین - یہ کہکر پانچ سات ہاتھ اور صاف کر دیے -

شام گھٹا - کملا دیوی ایشور کے لیے اب تو مجھے چھوڑ دے اب سے میری توبہ ہے مین کبھی تیرے باغ مین نہ آؤنگا اور نہ نراین سنگھ کی نوکری کرونگا -

کملا دیوی - نہین نہین - ضرور نوکری کرنا - اور پھر میرے باغ مین آنا - اور مجھے بیہوش کر کے لے جانا - مگر یہ نامردون کی سی عیاری کیون کی کہ سوتی ہوئی کو بیہوش کیا - دیکھ عیاری اس کا نام ہے کہ ہم نے اپنے سامنے کھڑے ایک چھینٹے سے تجھے بیہوش کر دیا -

کماری - سکھی تم ناحق اس سے باتین کرتی ہو چلکر یہ چٹھی پتاجی کو دکھاؤ اور سارا حال سُنا دو -

کملا دیوی - ہان یہ تو مین ضرور کرونگی مگر اسے اچھی طرح مزا چکھا دون -

شام گھٹا نے جب یہ بات سنی تو اور زیادہ گھبرایا - سمجھا کہ بس اب جان کی خیر نہین ہے - مہاراج کا غصہ بُرا ہے - آج ہی سب زن بچہ کولھو مین پلوا دیا جائے گا - ہائے ہائے اب کیا کرون - افسوس پھنسے اور بُرے پھنسے - مرے اور بے موت مرے ارے میری سمجھ پر کیا پتھر پڑ گئے تھے کہ مین نے اس کمبخت نراین سنگھ کی نوکری کر لی اپنا پیٹ پالنا تھا تو اور سیکڑون حیلے تھے - اسی پر کیا منحصر تھا -

کملا دیوی اور کماری اس کے پاس کھڑی ہوئی تھین - اور وہ غصہ مین چاہتی تھین کہ ابھی شام گھٹا کو اور مزا دین - کہ اتنے مین اُنھین سامنے سے ایک ایسی شکل نظر آئی کہ جس سے یہ دونون ڈر گئین - دیکھا کہ ایک آدمی بالکل سُرخ کپڑے پہنے ماتھے پر سیندور لگائے ہاتھ مین ایک موٹا سوٹا لیے سر پر بڑی سی پگڑی باندھے ایک لنگوٹ کسے ہوئے آتا ہے - یہ دونون ابھی اچھی طرح غور نہ کر سکی تھین کہ یہ کون ہے کون نہین ہے کہ آنے والے عجیب الخلقت

آدمی نے ایک گولا نکالا اور زمین پر
دے مارا - گولا پھٹا - اور ایکدم تمام
مین دھوان پھیل گیا - اب کماری
اور کملا دیوی نے چاہا کہ یہان سے
بھاگ چلین - مگر وہ ایسا نہ کر سکین
فوراً بیہوش ہو کر گر پڑین - اور معلوم
نہین کہ کتنی دیر بیہوش پڑی رہین -

باب پانچوان

شام ہونے کو ہے - دھوپ پر زردی
آگئی ہے - سورج دن بھر کی تھکن سے پیلا
پڑ گیا ہے اور جلد جلد اپنے آشیانہ مغرب
کیطرف قدم بڑھا رہا ہے پرندے اپنے
اپنے گھونسلو مین بسیرا لینے کے لیے چلے گئے -
مگر کماری اور کملا دیوی اسیطرح بیہوش پڑی
ہین انھین اپنے سر پیر کی خبر نہین -
اے لیجیے سورج چھپ گیا تارے
نکل آئے - وہ عورتین جو باغ مین روشنی
کا انتظام کرتی ہین آ پہونچین - اُن کا
قاعدہ تھا کہ جب باغ مین داخل ہوتی
تھین تو پہلے کماری کو سلام کرنیکے لیے
جاتی تھین - آج بھی ایسا ہی ہوا یہ
سیدھی اسی مکان مین گئین کہ جہان
انھین گمان تھا کہ کملا دیوی اور کماری
ہونگی - مگر راستہ مین حوض پر
دیکھا کہ دونون بیہوش پڑی
ہوئی ہین -
غریب عورتون نے یہ دیکھا تو
ہوش اُڑ گئے اوسان خطا ہو گئے کلیجہ
دھک سے رہ گیا - دل بانسون اُچھلنے
لگا - دل مین طرح طرح کے خیال آئے
کہ ایسا نہ ہو کہ یہ بلا ہمارے سر پڑ جائے
اور بلا وجہ اور بے سبب ہم پر آفت
آئے - فوراً پاس آئین ہلا جلا کر جگانا
چاہا - مگر توبہ وہ کب جاگنے والی تھین -
وہ تو مردون سے شرط لگا کر سوئی تھین
اور در اصل اگر سو رہی ہوتین تو ہوش
آ جاتا مگر یہ تو بیہوش تھین - جب یہ
نہ اُٹھین تو عورتین بھاگین کہ محل مین خبر
کر دین کہ یہ معاملہ ہے - تاکہ ہمارے
اوپر کوئی آفت نہ آنے پائے - جون ہی
وہ بھاگ کر باغ کے اُس دروازہ مین
پہونچین کہ جو قلعہ مین تھا - اُنھین کامنی
آتی ہوئی مل گئی یقین ہے کہ کامنی کو
ناظرین بھول نہ گئے ہون گے - یہ
کملا دیوی عیارہ کی ہونہار شاگرد ہے
کامنی نے عورتون کو ایسا بدحواس اور
گھبرایا ہوا دیکھا تو ڈر گئی سبب پوچھا
دونون نے ڈرتے ڈرتے کہہ بتایا - اور
یہ پہلے بتا دیا کہ ہمارا اسمین کچھ قصور نہین ہے

ہم نے تو جا کر انھین پڑا ہوا دیکھا ہے اور ہمین کچھ معلوم نہین - کامنی نے ان دونون کو محل مین جانے سے روکا اور کہا کہ ابھی تم ٹھہرو - مین خود جا کر خبر کردونگی دونون عورتین واپس آگئین - اور حوض پر پہونچین - کامنی نے جاتے ہی پہلے دونون سہیلیون کی نبض دیکھی اور بیکا یک ہنس پڑی - عورتون سے کہا کہ جاؤ اپنا اپنا کام کرو کوئی فکر کی بات نہین ہے یہ دونون اُدھر گئین اور اِدھر اس نے اپنی جیب سے ایک پڑیا نکالی - کٹورے مین پانی لے کر اُس مین اُسے گھولا - اور ذرا ذرا سا پانی دونون کے منھ مین ڈالا تھوڑی دیر پیچھے دونون کو ہوش آیا اور بیٹھ گئین - کامنی کو پاس بیٹھے ہوے دیکھا مگر شام گھٹا جو ہاتھ پیر بندھا ہوا پڑا تھا اُسکو غائب پایا -

کامنی - سکھی یہ کیا حال ہے - تم یہان کیسی پڑی ہوئی ہو -

کملا دیوی - یہ تو پھر بتاؤنگی - یہ تو بتا کہ شام گھٹا کہان ہے -

کامنی نے جو یہ کلمے سُنے تو سمجھی کہ شاید ابھی ہوش نہین آیا - ورنہ ایسا بے تکا سوال نہ کرتین (شام گھٹا کہان ہے) بھلا یہ بھی کچھ بات ہوئی کہا کہ سکھی کیا کہ رہی ہو - ہان شام تو واقعی ہوگئی گھٹا کہان ہے -

کملا دیوی سمجھی کہ یہ دراصل ابھی مطلب نہین سمجھی ورنہ ایسا بھونڈا جواب نہ دیتی - سمجھا کر کہنے لگی کہ کامنی مین اسکو پوچھتی ہون کہ جو آدمی یہان ہاتھ پیر بندھا ہوا پڑا تھا وہ کہان ہے -

کامنی - ہان اب مین سمجھی - آپ نے کوئی خواب دیکھا ہے - وہ کہین ہوگا مین نے تو یہان صرف آپ دونون کو پڑا ہوا دیکھا ہے -

کملا دیوی سمجھ گئی کہ ہم نے دھوکا کھایا - شام گھٹا بھاگ گیا - اُس نے پھر اس قسم کا کوئی سوال نہین کیا اور ہاتھ منھ دھو کر آپ اور کماری دونون کھانا کھانے کے لیے محل مین چلی گئین کامنی کو باغ مین چھوڑ دیا - اور کہا کہ کسی سے اس بات کا ذکر نہ کرنا -

محل مین جا کر دونون نے کھانا کھایا اور پھر تھوڑی دیر وہان ٹھہر کر باغ کو واپس آگئین - کامنی جہان بیٹھی ہوئی تھی - وہین بیٹھی پائی - اب یہ تینون سہیلیان آپس مین ہنسی چہل کی باتین کرنے لگین -

کماری - سکھی کملا - مزا تو جب تھا کہ

اسکو مہاراج کے سامنے پیش کر دیتے۔
کملا دیوی۔ یہ بھی ہو سکتا تھا۔ مگر پھر یہ خیال آتا ہے کہ اپنا من جگت کی ہانسی اگر ہم نے مہاراج سے ذکر کیا تو اس مین اپنی بھی تو بڑی بدنامی ہے۔ اچھا ذرا وہ خط تو دکھاؤ۔

کماری جیب مین خط ٹٹولنے لگی مگر نہ پایا۔ گھبرا کر کہنے لگی کہ لو سکھی شام گھٹا ایک اپنے چھوٹ جانے ہی کا دھوکا نہین دے گیا ہے بلکہ معلوم ہوتا ہے وہ خط بھی نکال لے گیا۔

کملا دیوی۔ ضرور لے گیا ہوگا۔ مگر خیر آئندہ وہ بھی یاد رکھے گا کہ کسی سے واسطہ پڑا تھا۔ مین نے بھی اس زور سے بید لگائے ہین کہ چھٹی کا دودھ یاد آگیا ہوگا۔ اگر غیرت دار ہوگا تو آئندہ سے پھر عیاری کا نام بھی نہین لے گا۔ اچھا کماری آؤ اب ذرا روش پر ٹہلین۔ آؤ بیلے کی بہار دیکھین اس وقت مہک رہا ہے دماغ کو ذرا فرحت پہونچے گی۔ آج دن بھر بیہوش رہے ہین دماغ کو تکلیف پہونچی ہے خیر اسوقت تو آرام ملجائیگا۔

کماری۔ پیاری کملا کچھ نہ پوچھو میرا دل کچھ ایسا مرجھا گیا ہے کہ کوئی چیز بھلی نہین معلوم ہوتی۔

کملا دیوی۔ دیکھو اس کی تدبیرین کر تو رہے ہین کہ تمھاراجی نہ گھبرائے مگر تم تو ہر وقت بیقرار رہتی ہو۔ اس کا تو علاج نہین۔

کماری۔ سکھی دراصل مین بڑی بدقسمت ہون تم تو میرے لیے سب کچھ تدبیر کرنیکے واسطے تیار اور مستعد ہو۔ مگر اس کمبخت نراین سنگھ کا کیا علاج یہ اپنے مطلب کے واسطے اب بہت کچھ کرے گا۔ اور اب معلوم ہوا کہ پیارے دلیپ سنگھ کے باپ سے دشمنی اسی نے کرائی ہے ہائے اب یہ ذرا ذرا سی بات مہاراج کے کان تک پہونچائیگا۔

کملا دیوی۔ تم اس کی کچھ فکر نہ کرو۔ مین بھی اس کو مزا چکھا دون گی۔ اگر یہ تمھین تمھارے کام مین کامیاب نہ ہونے دیگا تو یہ کبھی ممکن نہین ہے کہ خود بھی کامیاب ہوجائے۔

کماری۔ ہائے سکھی اگر مین اپنے مقصد مین کامیاب نہوئی تو پھر میرا زندہ رہنا دشوار ہے یاد رکھنا کہ اگر مہاراج ناراض ہین تو ہون۔ تمام جہان میرا دشمن ہے تو بلا سے مگر مین سوائے دلیپ سنگھ کے اب دوسرے کی صورت دیکھنا پسند نہین کرتی۔ اور نہ کبھی کرون گی۔ اچھا اب تم یہ بتاؤ

کہ تم نے جو چٹھی کے لانے کا وعدہ کیا ہے
وہ کب تک پورا کرو گی۔
کملا دیوی۔ اگر زندہ رہی تو کل مین
ضرور راجگڈھ جاؤن گی۔ مگر دیکھو میرے
جانے کی کسی کو کانون کان بھی خبر
نہ ہونے پائے۔ ورنہ تمام آفت مجھ پر
آجائیگی۔ طویلے کی بلا بندر کے سر
پڑ جائے گی۔ تم اچھی رہو گی میرے
دم پر بن جائے گی۔
کماری۔ اوہو تم نے فقط میرے ہی
اوپر الزام لگا دیا۔ کیا تمھین رنجیت سنگھ
سے محبت نہین ہے۔ اگر کوئی آفت
آئے تو کم سے کم نصف کا تم کو حصہ ملنا
چاہیے۔
کملا دیوی۔ تمھاری وجہ سے آدھی کیا
مین تمام آفت کے جھیلنے کو تیار ہون۔
جب ان دونون مین اس قسم کی بے پردہ
باتین ہونے لگی تھین تو کامنی ٹہلنے چلی
گئی تھی اگرچہ دونون کی کوئی بات اس سے
چھپی ہوئی نہ تھی پھر بھی وہ خود بخود دخل
دینا پسند نہین کرتی تھی۔ کملا دیوی ابھی
اوپر والے فقرہ کو پورا نہ کر چکی تھی کہ
کامنی کو گھبرائی ہوئی بھوچکا صورت
بنائے ہوئے آتے دیکھا۔ دور سے ہی
کملا دیوی پوچھنے لگی۔ کہ اری بدحواس

کیون ہو رہی ہے۔
کامنی۔ ذرا جلد میرے پاس آئیے۔
کملا دیوی۔ کیون خیر تو ہے بات تو کہہ
کیا ہوا۔
کامنی۔ بس تم اٹھی ہوئی چلی آؤ۔
کامنی کی بدحواسی سے یہ دونون
گھبرا گئین اُسنے تو صرف کملا دیوی ہی
کو بلایا تھا۔ مگر کماری بھی ساتھ ہو لی۔
کامنی کے پاس پہونچین کملا دیوی نے
جاتے ہی دریافت کیا کہ کیا بات ہے۔ مگر
کامنی نے اب بھی صاف صاف کوئی بات
نہین بتائی۔ اور اتنا کہکر کہ آؤ ذرا میرے
ساتھ آؤ ایک طرف کو لے چلی۔ باغ
مین ایک جگہ جو گلاب کی جھاڑی تھی
اُس کے پاس لے پہونچی۔ اور کملا دیوی
سے کہا کہ لو دیکھ لو۔
کملا دیوی نے دیکھا کہ ایک غریب
عورت فقیرنی کی صورت بنائے
جھاڑی مین چھپی ہوئی سمٹی بیٹھی ہے
اسے دیکھتے ہی کملا دیوی یہ تو سمجھ گئی
کہ یہ فقیرنی نہین ہے بلکہ ضرور یہ بھی
کوئی عیار ہے۔ اگر عیار نہ ہوتا اور
دراصل جیسی کہ اس کی صورت ہے
یہ فقیرنی ہی ہوتی۔ تو چھپنے کی کوئی وجہ
نہین سامنے آتی۔ بھیک مانگتی اور

اسکو مہاراج کے سامنے پیش کر دیتے۔
کملا دیوی - یہ بھی ہو سکتا تھا۔ مگر پھر
یہ خیال آتا ہے کہ اپنا مرن جگت کی ہانسی
اگر ہم نے مہاراج سے ذکر کیا تو اس مین
اپنی بھی تو بڑی بدنامی ہے - اچھا ذرا
وہ خط تو دکھاؤ -

کماری جیب مین خط ٹٹولنے لگی مگر
نہ پایا - گھبرا کر کہنے لگی کہ لو سکھی شام گھٹا
ایک اپنے چھوٹ جانے ہی کا دھوکا
نہین دے گیا ہے بلکہ معلوم ہوتا ہے
وہ خط بھی نکال لے گیا -

کملا دیوی - ضرور لے گیا ہوگا - مگر خیر
آیندہ وہ بھی یاد رکھے گا کہ کسی سے واسطہ
پڑا تھا - مین نے بھی اس زور سے بید لگائے
ہین کہ چھٹی کا دودھ یاد آگیا ہوگا - اگر
غیرت دار ہوگا تو آیندہ سے پھر عیاری کا
نام بھی نہین لے گا - اچھا کماری آؤ اب
ذرا روش پر ٹہلین - آؤ بیلے کی بہار
دیکھین اس وقت مہک رہا ہے دماغ
کو ذرا فرحت پہونچے گی - آج دن بھر
بیہوش رہے ہین دماغ کو تکلیف پہونچی ہے
خیر اسوقت تو آرام ملجائیگا -

کماری - پیاری کملا کچھ نہ پوچھو میرا
دل کچھ ایسا مرجھا گیا ہے کہ کوئی چیز بھلی
نہین معلوم ہوتی -

کملا دیوی - دیکھو اس کی تدبیرین
کر تو رہے ہین کہ تمھارا جی نہ گھبرائے مگر
تم تو ہر وقت بیقرار رہتی ہو - اس کا تو
علاج نہین -

کماری - سکھی در اصل مین بڑی بد قسمت
ہون تم تو میرے لیے سب کچھ تدبیر کرنیکے
واسطے تیار اور مستعد ہو - مگر اس کمبخت
نراین سنگھ کا کیا علاج یہ اپنے مطلب
کے واسطے اب بہت کچھ کرے گا - اور
اب معلوم ہوا کہ پیارے دلیپ سنگھ
کے باپ سے دشمنی اسی نے کرائی ہے
ہائے اب یہ ذرا ذرا سی بات مہاراج کے
کان تک پہونچائیگا -

کملا دیوی - تم اس کی کچھ فکر نہ کرو -
مین بھی اس کو مزا چکھا دون گی - اگر
یہ تمھین تمھارے کام مین کامیاب نہ ہونے
دیگا تو یہ بھی ممکن نہین ہے کہ خود بھی
کامیاب ہو جائے -

کماری - ہائے سکھی اگر مین اپنے مقصد
مین کامیاب نہوئی تو پھر میرا زندہ رہنا دشوار
ہے یاد رکھنا کہ اگر مہاراج ناراض ہین
تو ہون - تمام جہان میرا دشمن ہے تو بلا سے
مگر مین سوائے دلیپ سنگھ کے اب دوسرے
کی صورت دیکھنا پسند نہین کرتی - اور
نہ کبھی کرون گی - اچھا اب تم یہ بتاؤ

کہ تم نے جو چٹھی کے لانے کا وعدہ کیا ہے وہ کب تک پورا کروگی۔

کملا دیوی۔ اگر زندہ رہی تو کل مین ضرور راجگڈھ جاؤن گی۔ مگر دیکھو میرے جانے کی کسی کو کانون کان بھی خبر نہ ہونے پائے۔ ورنہ تمام آفت مجھ پر آجائیگی۔ طوبیلے کی بلا بندر کے سر پڑ جائے گی۔ تم اچھی رہوگی میرے دم پر بن جائے گی۔

کماری۔ اوہو تم نے فقط میرے ہی اوپر الزام لگادیا۔ کیا تمھین رنجیت سنگھ سے محبت نہین ہے۔ اگر کوئی آفت آئے تو کم سے کم نصف کا تم کو حصہ ملنا چاہیے۔

کملا دیوی۔ تمھاری وجہ سے آدھی کیا مین تمام آفت کے جھیلنے کو تیار ہون۔

جب ان دونون مین اس قسم کی بے پرد باتین ہونے لگی تھین تو کامنی ٹہلنے چلی گئی تھی اگرچہ دونون کی کوئی بات اس سے چھپی ہوئی نہ تھی پھر بھی وہ خود بخود دخل دینا پسند نہین کرتی تھی۔ کملا دیوی ابھی اوپر والے فقرہ کو پورا نہ کر چکی تھی کہ کامنی کو گھبرائی ہوئی بھوچکا صورت بنائے ہوئے آتے دیکھا۔ دور سے ہی کملا دیوی پوچھنے لگی۔ کہ اری بدحواس کیون ہو رہی ہے۔

کامنی۔ ذرا جلد میرے پاس آئیے۔

کملا دیوی۔ کیون خیر تو ہے بات تو کہہ کیا ہوا۔

کامنی۔ بس تم اٹھی ہوئی چلی آؤ۔

کامنی کی بدحواسی سے یہ دونون گھبرا گئین اُسنے تو صرف کملا دیوی ہی کو بلایا تھا۔ مگر کماری بھی ساتھ ہو لی۔ کامنی کے پاس پہونچین کملا دیوی نے جاتے ہی دریافت کیا کہ کیا بات ہے۔ مگر کامنی نے اب بھی صاف صاف کوئی بات نہین بتائی۔ اور اتنا کہکر کہ آؤ ذرا میرے ساتھ آؤ ایک طرف کو لے چلی۔ باغ مین ایک جگہ جو گلاب کی جھاڑی تھی اُس کے پاس لے پہونچی۔ اور کملا دیوی سے کہا کہ لو دیکھ لو۔

کملا دیوی نے دیکھا کہ ایک غریب عورت فقیرنی کی صورت بنائے جھاڑی مین چھپی ہوئی سمٹی بیٹھی ہے اسے دیکھتے ہی کملا دیوی یہ تو سمجھ گئی کہ یہ فقیرنی نہین ہے بلکہ ضرور یہ بھی کوئی عیار ہے۔ اگر عیار نہ ہوتا اور دراصل جیسی کہ اس کی صورت ہے یہ فقیرنی ہی ہوتی۔ تو چھپنے کی کوئی وجہ نہین سامنے آتی۔ بھیک مانگتی اور

چلی جاتی۔ یہ بات اپنے دل مین سوچکر
اس نے کامنی سے لالٹین لانے کے لیے
کہا اور خود وہین کھڑی رہی۔ اگرچہ اُسکا
یہ ارادہ تھا کہ جب لالٹین آجائے گی
اُس وقت اس سے کوئی بات چیت
کرونگی۔ مگر اُسکے بے چین دل نے
اس سے پہلے ہی اُسے اصلی حال معلوم
کرنے کے واسطے مجبور کیا۔ اور وہ اس سے
پوچھنے لگی۔ کہ اری تو کون ہے کیا تو
کوئی چور ہے۔

فقیرنی۔ مین بھوکی ہون مجھے کچھ
بن دان ملنا چاہیے۔

کملادیوی۔ یہ تو مان لیا۔ مگر اسس
چھپنے سے کیا فائدہ تھا۔

فقیرنی۔ میری بھاگوان راجکماری مین
کوئی چور نہین ہون۔ بلکہ مین سپاہیون
کے ڈر کی وجہ سے یہان چھپی ہوئی پڑی
تھی۔ کہ اگر وہ مجھے دیکھ لین گے تو
نکال دینگے۔

کماری۔ غلط۔ یہ سب بناوٹ کی باتین ہین

کملادیوی۔ (کماری سے) اچھا اب
یہان سے جائیے مین ابھی آتی ہون۔

کماری۔ سکھی تم بھی بڑی نڈر ہو۔
اکیلی یہان رہو گی۔

کملادیوی۔ کچھ ڈر کی بات نہین
بہتر یہی ہے کہ تم یہان سے چلی جاؤ۔
کماری کو اگرچہ کچھ حال نہ معلوم ہوا
کہ کملا ایسا مجھ سے کیون کہہ رہی ہے مگر
اسکے بار بار کہنے کی وجہ سے اُسے
چلا جانا پڑا۔ ادھر کماری گئی اور اُدھر
کملادیوی نے فقیرنی سے بھر باتین کین۔

کملادیوی۔ آؤ باہر آجاؤ۔ تمھاری
آواز نے مجھے تمھارا نام اور پتہ بتادیا اگر
تم عیار ہو۔ تو مین بھی پوری پوری
عیارہ ہون۔

فقیرنی۔ کملادیوی۔ شاید تمھاری نگاہ
اور تمھارے خیال نے غلطی کی ہے۔
جو کچھ تمھارا خیال ہے وہ بات نہین ہے

کملادیوی۔ بس بس رہنے دیجیے ؎

جلوے مری نگاہ مین کون و مکان کے ہین
مجھ سے چھپو گے تم بھلا ایسے کہان کے ہو

اب سمجھ مین آیا کہ جب کسی نے یہ کہا ہے
خوب کہا ہے کہ چور کی ڈاڑھی مین تنکا
اگر میرا خیال صحیح نہین ہے۔ تو تمھین
یہ کیونکر معلوم ہوگیا۔ کہ میرا کیا خیال
ہے۔ معلوم ہوا کہ تم معاملات سے بخوبی
واقف ہو۔ ادھر بھی کچھ حال تمھین معلوم
ہے۔ آؤ وقت نازک ہے دیر نہ لگاؤ
جھاڑی سے باہر نکل آؤ۔

فقیرنی جھاڑی سے باہر نکل آئی

ادر کملا سے کہنے لگی کہ مجھے معاف کیجیے
مین نے آپ کو اس وقت بڑی بھاری
تکلیف دی ہے - مگر میرا یہ خیال ہرگز
نہ تھا کہ تم اتنی بڑی ہوشیار ہو کہ آواز
سے نام تک معلوم کر لیتی ہو -
کملا دیوی - چلو اب ان خوشامد کی
باتون کو جانے دو -
فقیرنی - نہین یہ خوشامد نہین ہے بلکہ
جو کچھ مین نے کہا سچ سچ کہا -
کملا دیوی - پیارے رنجیت سنگھ
تم نے ناحق یہ تکلیف اُٹھائی ہے تم اگر
سیدھے چلے آتے تو تمھین مجاز تھا - ہاے
تمھارے انتظار نے تو مجھے مار رکھا ہے
یاد رکھو کہ زمانہ پھر جاے تو پھر جاے
مگر کملا دیوی تم سے پھرنے والی نہین ہے
ناظرین اب آپ سمجھ گئے ہونگے
کہ یہ فقیرنی در اصل رنجیت سنگھ
کمار دلیپ سنگھ کا دوست ہے غالباً
کملا دیوی کے ان الفاظ نے بھی آپ کو
کچھ زیادہ تعجب مین نہ ڈالا ہوگا کس لیے
کہ آپ کو پہلے ہی معلوم ہو گیا ہے کہ
جیسے دلیپ سنگھ کی کماری سے محبت
تھی ایسی ہی رنجیت سنگھ کی کملا دیوی
سے -
رنجیت سنگھ - کملا دیوی یہ سب
سچ ہے - مگر اسوقت مین ان باتون کو
یہین پر ختم کر دینا چاہتا ہون - زندگی
ہے تو میرے تمھارے ہمیشہ باتین ہوا کرینگی
اب تو تم اتنا بتادو کہ کماری کا مزاج
کیسا ہے اور اُنکے خیال کمار دلیپ سنگھ
کی طرف سے ابتک بدل تو نہین گئے -
کملا دیوی - بدلنا کیسا - یہ کہیے کہ اگر
تم نہ آتے تو مین کمار تک پہونچتی - اور
اُن سے چٹھی لاتی - کماری کی سچی اور
پاک محبت مین اب تک کوئی فرق نہین
آیا ہے - وہ بیقرار ہے - اور اُس کو
کمار کے بغیر بہت بے چینی ہے - کہو تم
کوئی چٹھی وغیرہ لاتے ہو -
رنجیت سنگھ - ہان مین کمار کی چٹھی
لایا ہون - اب تم مجھے کماری سے ملادو
کملا دیوی نے رنجیت سنگھ سے چٹھی
لے لی - اور وہ کماری کے پاس جلدی
کماری اور کامنی (کہ جو لالٹین لینے
آئی تھی اور کماری نے اُسے روک رکھا
تھا) پہلے ہی سے کملا دیوی کے انتظار
مین تھین - جب کملا دیوی اُن کے
پاس پہونچی کماری کہنے لگی سکھی تم نے
تو اُس فقیرنی سے ایسی گھل مل کر باتین
کین کہ جیسے کوئی برسون کی بچھڑی ہوئی
بہن مل جاتی ہے - کملا دیوی یہ

سُنکر ہنس پڑی اور کماری کو علیحدہ بُلایا
کان مین کہا - کہ یہ فقیرنی راجگڈھ کی
رہنے والی ہے - اگر تم چٹھی لکھدو تو یہ
کمار کے پاس پہونچا سکتی ہے - اور جواب
بھی لاسکتی ہے کماری نے افسوس کرکے
کہا کہ کملا دیوی کیا تم میرے درد دل
کی اتنی بھی دوا نہین کر سکتی ہو کہ خود جاؤ
اور چٹھی لادو - ہاے سچ ہے کوئی کسی
کا نہین ہوتا ہے

کون سُنتا ہے زمانہ مین کسی کا درد دکھ
نالۂ بلبل پہ گل بھی خندہ زن ثابت ہوا

افسوس اب تم بھی میری ہنسی اُڑاتی ہو
ہاے سے

دوست اغیار ہوے یار جفا کار ہوے
کچھ مصیبت سی مصیبت ہے مصیبت میری

اتنا کہنا تھا کہ اسکی آنکھون مین آنسو
بھر آئے - اور قریب تھا کہ فرط الم سے وہ
اور زیادہ بیتاب ہو جاتی - مگر کملا دیوی
نے سنبھال لیا - اور بولی کہ سکھی چٹھی
لانے کو مجھے نہ پہلے کچھ انکار تھا - نہ اب
ہے مگر بڑا غضب تو یہ ہے کہ تم نے کچھ
انعام بھی تو مقرر نہین کیا ہے کہ میرے
قدم بھی جلد جلد اُٹھین - اور جھٹ تمھارا
کام بنالاؤن - مین چاہتی ہون کہ تم
اسوقت اپنا مطلب نکالنے کی خاطر
سب کچھ قبول کر لوگی - مگر مین کم سے کم
آدھا انعام پہلے لونگی - ورنہ مجھ سے
کچھ نہین ہو سکتا -
کماری - کملا دیوی اور تو میرے پاس
رکھاہی کیا ہے جان ہے سو وہ بھی کسی
کے غم جانگداز کی امانت ہے -
کملا دیوی - خالی باتون سے کام نہین چلتا ہے
کچھ دلوائیے - اچھا لیجیے آپ کی نگاہ مین
کوئی چیز نہین ہے تو مین بتاتی ہون مگر
بشرطیکہ پہلے قول دیدیجیے کہ مُنھ مانگی مراد
ملیگی -
کماری - خوش ہو کر - ہان ہان ضرور -
کملا دیوی - بس تو یہ موتیون کی مالا
میرے حوالہ کر دیجیے -
کماری - کملا مجھے تو خیال تھا کہ تم ایسے
بڑے کام کے بدلے مین کوئی ایسی چیز
مانگو گی کہ جو میرے بس مین نہین ہے -
مگر تم نے کچھ بھی نہ مانگا - لو یہ لو -
یہ کہکر موتیون کی مالا اُتار کر کملا کے
حوالہ کر دی - اور کہا کہ اب تو تمھارا ہی
کہنا ہو گیا - لو اب میرا بھی جی خوش
کر دو - کملا نے سلام کرکے مالا لے لی
اور پھر اُس کو کماری کے گلے مین پہنا کر
بولی - یہ مالا جس کی ہے اُس کو
مبارک رہے - پیاری کماری تم نے

اسوقت میرا جی خوش کر دیا۔ لو مین بھی اسی وقت خط لاتی ہون - یہ کہکر وہ مکان کے اندر گئی اور بہت جلد لوٹ آئی - ایک لفافہ لاکر کماری کے ہاتھ مین دیدیا جیسے اول اول تو سندر شاستا نے ایک مذاق ہی سمجھا مگر کملا کے بار بار یقین دلانے سے اسکو بھی یقین آیا - اور سمجھ گئی کہ درحصل یہ اسی کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے - جسکے واسطے میری جان پر بنی ہوئی ہے - اسکے جی مین بار بار یہ ہی خیال پیدا ہوا کہ ایسا نہ ہو کہین مین ایک دل خوش کرنے والا خواب دیکھ رہی ہون اور آنکھ کھلتے ہی میری تمام خوشی پر پانی پھر جاے - مگر کئی باتون سے اُس کا یہ خیال جاتا رہا - اُس نے کئی دفعہ خط کو چوما - اور آخر لفافہ پھاڑکر اُس کے اندر سے ایک سُرخ کاغذ نکالا کہ جس مین سنہرے حرفون سے یہ مضمون لکھا ہوا تھا -

پران پیاری راج کماری

میرا بس نہین - ورنہ مین اس چھر کی جگہ اپنی آنکھین اس خط مین لگادیتا کہ کم سے کم تمھارے درشن تو ہوجاتے - ہاے اس بے بسی پر بھی مین ایسا کرنیکے لیے تیار تھا - مگر محبت نے مجھے ڈرا دیا دھمکا دیا کہ تم اسسے شرارت سمجھوگی -

میری پیاری - مین ڈر رہا ہون کہ کہین تم میری اس دیدہ دلیری سے بُرا نہ مان جاؤ - ہاے اگر ایسا ہو تو تم مجھے پچھلی محبت کے صدقے مین معاف کر دینا - پریت کی آگ بُری ہے - اس نے میرا تن من دھن سب پھونک دیا - میرا دل پارے کی طرح ہو رہا ہے - اور آگ پارے کا بیر ہے پھر تمھین سوچ لو کہ مجھے اپنی زندگی کیسی کٹھن ہو رہی ہوگی مجھے بڑا ڈر یہ ہے کہ کہین میری بدنصیبی سے تم پہلی محبت کو بھول نہ گئی ہو - کبھی مجھے تمھارا نام لیکر تڑپ تڑپ کہ جان دینی پڑے - اپنے مرنے کی فکر نہین ہے - کیونکہ جدائی کی زندگی سے موت اچھی - مگر بڑا سوچ یہ ہے کہ دشمن تمھین بدنام نہ کرین کیا اچھا ہو اگر تم اپنے ہاتھ سے مجھے جواب لکھو - اور کوئی ایسی تدبیر بتادو کہ جس سے مین اور نہین تو کبوتر ہی بنکر تمھارے باغ کی دیوار پر آ بیٹھون -

یہ تو کہہ نہین سکتا کہ اب جدائی نے مجھے ان حالون کو پہونچا دیا ہے کہ جمدوت کی ڈراؤنی صورت ہر وقت

میری نظر مین ہے - بس اور کیا لکھون -
(دلیپ سنگھ)

چٹھی کو پڑھکر جو کچھ کماری کا حال
ہوا اُس کو لکھنا بڑا مشکل کام ہے
اُس کے چہرے کا رنگ اُڑ گیا - ہاتھ
پانؤن کانپنے لگے - آنکھون مین آنسو
بھر آئے - خط بھی اُس کے ہاتھ سے
گر گیا - اور وہ خود بھی گرنے والی تھی
مگر کملا دیوی نے تھام لیا - اور ایک
نواڑ کے پلنگ پر لٹا کر تدبیرین کرنے لگی
مُنھ پر گلاب کے چھینٹے دیے - تلوے
سہلائے - عطر سُنگھایا - لخلخہ ناک سے
لگایا - تو بڑی مشکل سے اس بھولی
بھالی لڑکی کو ہوش آیا - اور اُس نے
آنکھین کھولین - کملا دیوی بولی کہ تم
بھی بڑی نادان ہو جان بوجھ کر ایسی
باتین کرتی ہو جس سے بُرا نتیجہ نکلے -
دیکھو ہوش مین آؤ - سیدھی ہو جاؤ -

سندر شانا نے اتنا جواب دیا
کہ سکھی اس وقت مجھے میرے حال
پر چھوڑ دو - کسی کے خیال مین مجھے
اس جینے سے مرجانا اچھا ہے -

کماری نے تو یہ کہدیا - مگر کملا
بھلا ایسی نادان کہان تھی کہ اُسکے
اس حکم کی بھی تعمیل کر دیتی - اور اُسے
اُس کے حال پر چھوڑ دیتی - وہ سر ہو گئی
اور جان کھا گئی کہ اُٹھو اُٹھو آخر کماری
کو اُٹھنا پڑا - جب ہوش حواس درست
ہو گئے تب اُس نے دریافت کیا کہ کملا
اگر تم اب بھی مجھے سچا سچا حال سنا دو
تو مین بہت خوش ہونگی - بتاؤ یہ خط کون
لایا ہے -

کماری کا ہوش مین آجانا کملا کو
بہت غنیمت معلوم ہوا - اور اُس نے
سب سچا سچا حال سنا دیا - کہ یہ فقیرنی
دراصل رنجیت سنگھ ہے اور یہی کمار
کا خط لائے ہین - دراصل اب
تم کو ذرا جلد جواب لکھ دینا چاہیے -
اور جو کچھ زبانی کہنا ہو وہ بھی کہدو -

کماری - اگرچہ میرے حواس
درست نہین ہین - مگر تقدیر سے یہ
موقع ملا ہے تو اس کو ضائع بھی نہ کرنا
چاہیے - مین جواب بھی لکھونگی - تم
رنجیت سنگھ کو بلاؤ - اتنا سنتے ہی کملا
رنجیت سنگھ کو بلا لائی رنجیت سنگھ نے
ادب سے سندر شانا کو سلام کیا -
مزاج پوچھا - سندر شانا کہنے لگی کہ
رنجیت سنگھ بڑا اچھا ہوتا اگر تم خط کی جگہ
خود اُنھین کو لے آتے -

رنجیت سنگھ - مین ایسا ضرور کرتا -

مگر چونکہ کمبخت دشٹ نراین سنگھ نے
معاملات نازک اور پیچیدہ کر رکھے ہین
اسواسطے ایسا نہ کر سکا - سواسکے
واسطے ابھی وقت بہت ہے اگر آپ
فرمائینگی تو مین انھین لے آؤنگا -
وہ تو خود اسقدر بے قرار ہین کہ کچھ بیان
نہین ہوسکتا - اب جو مین وہان
نہین ہون بس انکی بری کیفیت ہوگی
آپ مجھے جلد جواب لکھدیجیے -
کماری نے کچھ دراسی قسم کی بیقراری
کی باتین کین اور پھر اتنا کہکر کہ رنجیت سنگھ
جواب تو مین لکھے دیتی ہون مگر اب
جبتک تم انھین لیکر نہ آؤگے میری
آنکھین رستہ پر لگی رہینگی جواب لکھنے
بیٹھ گئی تھوڑی دیر مین لفافہ بند کرکے
رنجیت سنگھ کے حوالہ کردیا اور رنجیت سنگھ
کملا سے ملکر کچھ باتین کرکے رخصت ہوگیا

باب چھٹا

بدگمان لوگون نے شاعرون کو
بدنام کردیا ہے کہ یہ مبالغہ سے کام
لیتے ہین اور بات کا بتنگڑ بنا دیتے ہین
مگر ہم بڑے زور سے اس خیال کی تردید
کرنے کے لیے موجود ہین - شاعرون
نے شب فرقت کے بارہ مین جو کچھ لکھا
ہے وہ بہت کم ہے جدائی کی رات
بڑی بری ہوتی ہے اور کہین نہ جائیے
کمار دلیپ سنگھ کی حالت دیکھیے کل آپنے
ان کی اور رنجیت سنگھ کی باتین سنین
تھین انھون نے چٹھی لانے کے واسطے
اس سے کہا تھا مگر رنجیت نے یہ کہکر
اپنا پیچھا چھڑا لیا تھا کہ ہان مین کچھ
کوشش کرونگا چٹھی لانے کے لیے مین
آپ کو نا امید نہین کرتا - پھر وہ انھین
محل مین پہونچاتا ہوا دوسرے وقت
ملنے کا وعدہ کرکے چلا گیا تھا - مگر کمار
نے بڑی بیقراری سے وہ رات بسر کی
اور صبح کا انتظار کیا کیونکہ صبح ہوتے ہی
اسے امید تھی کہ رنجیت میرا کام بنانے
کے واسطے آج مجھے کوئی تدبیر بتائیگا
مگر دوپہر تک اس نے انتظار کیا
رنجیت سنگھ نہ آیا - اب اسے بیقراری
نے آن گھیرا - اس کے سر پر وحشت
سوار ہوگئی - اور جب کسی طرح اسکے
بیقرار دل نے چین ہی نہ لیا تو اسنے
ایک سپاہی کو بلاکر رنجیت سنگھ کی
تلاش کے لیے اس کے گھر بھیجا سخت
تاکید کردی کہ اپنے ساتھ لے کر آوے
تھوڑی دیر بعد سپاہی نے آکر یہ

جواب دیا کہ وہ آج صبح سے گھر نہین
ہین۔ باوجود دریافت کرنے کے مجھے
یہ جواب دے دیا گیا ہے کہ ہم سے وہ
کچھ کہکر نہین گئے۔ کہ کہان جاتا ہون۔
اتنا جواب سُنکر دلیپ سنگھ نے
سپاہی کو تو رخصت کر دیا۔ مگر اس کی
بیقراری اور بھی بڑھ گئی اُسے خود بخود
یہ خیال پیدا ہو گیا کہ رنجیت سنگھ نے
بھی اب مجھے دھوکا دیا۔ ہائے کسی کو غرض
کیا پڑی ہے کہ میرا ساتھ دے ؎

کیا روز بد مین ساتھ کوئی دیگا ہمنشین
پتّے بھی بھاگتے ہین خزا مین شجر سے دور

معلوم ہوتا ہے کہ وہ کہین سیر شکار
کے لیے نکل گیا ہے۔ افسوس صد افسوس
اُسے میری بیکسی اور بیکسی پر کچھ بھی
رحم نہ آیا۔ ہائے ؎

رفتی و مرا خبر نہ کردی
بر بیکسیم نظر نہ کردی

اُسے یہ بھی معلوم تھا کہ مین نے اپنے
دل کا بھید اور کسی سے نہین کہا ہے
اور مین اسکو چھپاتا ہون۔ مگر پھر بھی
اُس نے پہلو تہی کی اور چھوڑ کر چلدیا۔
یہ کہکر بے ساختہ اس کا دل بھر آیا۔
اور وہ دیر تک روتا رہا۔ یکایک پھر
وہ روتے روتے سو گیا۔ اور اسی باغ
مین اُسے نیند آ گئی سویا تو ایسا سویا کہ
جب خوب رات ہو گئی تب اُسکی آنکھ کھلی
اب جسوقت کا حال لکھنا ہمین مقصود
ہے اور جس کے متعلق ہم ابتدا مین
کچھ سطرین لکھ چکے ہین وہ رات کے
دس بجے کا وقت ہے اس وقت ہم
آپ کو ضرور اس کی کیفیت دکھاینگے
سُنیے سُنیے وہ کیا کہہ رہا ہے۔

آہ اسوقت مین روتے روتے
سو گیا تھا۔ مجھے امید تھی کہ اگر مین اُٹھونگا
تو پیارے دوست رنجیت سنگھ کی
صورت دیکھونگا۔ مگر معلوم ہوتا ہے
کہ وہ اب تک نہین پھرا۔ خیر اب مین بھی
زیادہ اس کا انتظار نہ کرونگا مین
سمجھ گیا کہ وہ میرا کچھ کام نہین کر سکتا
موت پیاری موت آ اب تو میرا کام
بنا۔ سُنا ہے کہ تو بُرے وقت مین اکثر
کام آتی ہے۔ اگر دراصل ایسا ہے تو
تجھ سے میری امید پوری ہو جائیگی۔
اے آسمان اگر لوگون کا قول سچا
ہے تو واقعی عاشقان زار کا دشمن ہے
تو دیر کیا ہے۔ جلد مجھپر ٹوٹ پڑ۔
اے زمین تیری خاکساری سے پتہ
چلتا ہے کہ تیرے دل کے اندر درد ہے
اور تو غریبون کا کام اکثر بنا دیتی ہے

اگر دراصل یہی بات ہے تو مجھے بھی
اپنے آغوش شفقت مین جگہ دے -
اے جمدوت رحم دل جمدوت آ مجھے
سلب روح کے اختیارات حاصل
ہین - میرے ساتھ بھی وہی سلوک کر
جو اورون کے ساتھ کیا کرتا ہے
مگر مین کیا کہ رہا ہون - افسوس کیا
مجھے جنون ہوگیا کیا میرا دماغ پھر گیا
یہ سب تو عاشقون کے جانی دشمن اور
خون کے پیاسے ہین بھلا یہ کیون سلوک
کرنے والے ہین - ان سے مدد مانگنا
فضول اور بہت فضول ہے کوئی اگر
سُنے گا تو مجھے بیوقوف بتائے گا -
اچھا ادھر سے تو مین یون ناامید ہوگیا
آؤ اب ذرا عشق سے - نہین نہین
محبت کے بھوت سے بھی کچھ دست بستہ
التجا کرلون - او عشق - ظالم - بیرحم
سفاک - جفاکار - دغاباز - دشمن جان
و ایمان عشق مین نے سُنا تو نہین ہے
کہ تو نے کبھی کسی کے اوپر رحم کیا ہے
مگر شاید مجھے بہت ہی مجبور دیکھ کر مجھ پر
کرم فرمائے اسواسطے مین تجھ سے
بھی التجا کرتا ہون - ایشور کے لیے
میرے دل سے نکل جا مجھے زیادہ نہ ستا
دیکھ مین بہت بے بس ہون مجھ مین

یہ طاقت نہین ہے کہ مین تیری کڑیان
اُٹھاؤنگا - ارے کمبخت مین ابتک
بدنام نہین ہوا ہون نیک نام مشہور
ہون جب لوگ میرا یہ حال سُنین گے
تو مجھ پر ہنسین گے مجھے شرم آئیگی -
ناظرین جو کمار کی حالت تھی ہمین
امید نہین کہ ہمارا قلم اُسے لکھ سکیگا
اسواسطے ہم اس کو چھوڑکر اتنا
کہکر اپنے قصہ کی طرف متوجہ ہوتے
ہین کہ کمار انھین خیالون مین مصروف
اور محو تھا کہ یکایک اُسے کچھ آہٹ
معلوم ہوئی - وہ پلنگ سے اُٹھا اور
ایک تیز سا خنجر اُس نے نکال لیا - کہ
شاید کوئی دشمن آپہونچا ہو - وہ
بڑی جرأت کے ساتھ انتظار کرنے لگا
اور مقابلہ کے لیے تیار رہا - مگر اسکا
یہ خیال تو غلط نکلا - بلکہ جس
وجہ سے وہ بیقرار تھا - اُسکو اس کی
صورت نظر پڑگئی یعنی دیکھا کہ رنجیت سنگھ
بڑی تیزی کے ساتھ آرہا ہے - کمار نے
فوراً خنجر ہاتھ سے پھینک دیا - زور
سے آواز دی کہ رنجیت سنگھ جاؤ بھاؤ
ہمارے پاس نہ آؤ - بس مجھے اب
تمھاری پرواہ نہین ہے مین نے اپنے
دل مین خوب اچھی طرح اسکا اندازہ

کرلیا ہے کہ مجھے جدائی مین موت آتی ہے۔ محبت کی سختیون مین ایڑیان رگڑ رگڑ کر مرجاتا ہے۔ مین نے صبر کرلیا ہے کہ دنیا مین میرا کوئی دوست نہین ہے۔ بس بس تمھاری صورت دیکھکر مجھے رنج پیدا ہوتا ہے تم جاؤ جاؤ جاؤ میرے پاس نہ آؤ ؎

سمجھ رکھا ہے ہمکو عشق مین اک ذریعے مرنا
دیا جب اوکھلی مین سر تو پھر دھمکون سے کیا ڈرنا

ناظرین آپ نے سُنا کہ کمار کے یہ فقرے کیسے کڑے تھے۔ کوئی بھی سنتا تو سُنکر بُرا مانتا۔ لیکن رنجیت سنگھ نے اسکی ذرا بھی پرواہ نہ کی۔ وہ ہنس پڑا اور سمجھ گیا کہ یہ جو کچھ ہے سب کمبخت محبت کا کرشمہ ہے۔ وہ جان گیا کہ اسوقت کمار دریائے عشق مین غوطہ کھارہا ہے۔ وہ پاس چلا گیا اور فوراً جواب دیا کہ بس بس مہاراج خفگی ہوچکی بہت غصہ نہ ہو جیسے کہیے آپ اس قدر میری صورت سے کیون بیزار ہوگئے ہین مین نے تو کوئی ایسی خطا نہین کی ہے۔

کمار۔ ہان مین کب کہتا ہون کہ تمنے خطا کی ہرگز نہین جو کچھ قصور ہے میرا ہے۔

رنجیت سنگھ۔ نہین مین یہ بھی نہین کہتا کہ آپ کا کوئی قصور ہے۔ نہ میرا قصور نہ آپ کی کوئی خطا۔

کمار۔ مگر پھر بھی جاؤ۔ اور مجھے نہ ستاؤ۔

رنجیت سنگھ کو اب پورا بھید اور کمار کا حال معلوم ہوا۔ کہ اسوقت کمار جو کچھ کہ رہا ہے نہایت غصہ مین کہ رہا ہے۔ وہ اگرچہ یہ انداز دیکھ کر ڈر گیا۔ مگر پھر بھی بچپن کی گہری دوستی تھی اس واسطے اُس نے جرأت کی اور کہا کہ اوہو کمار آج تو کچھ بے طرح چڑھی ہوئی ہے آج تو آپ دیوارون سے لڑائی کرتے ہین آج تو آپ کا مزاج ہی نہین ملتا۔ غرض کہ متواتر ایسی ایسی باتین کین کہ جس سے کمار کو ہنسی آگئی۔ اور اتنا کہنے پر مجبور ہوا۔ کہ رنجیت سنگھ اگرچہ تمھاری مذاقیہ باتون نے کہ جن مین تمھین پورا پورا کمال حاصل ہے ہنسا دیا ہے مگر مین چھپاتا نہین ہون دل کی بات کہے دیتا ہون۔ کہ مجھے تمھاری طرف سے بڑا بھاری رنج ہے۔ افسوس اگر تمھین میری مصیبت مین میرا ساتھ دینا نہ تھا تو تم نے صاف صاف کیون نہ کہ دیا دھوکہ کیون دیا۔ مجھے انتظا

مین کیون رکھا - واہ یہ کونسا طریقہ
انسانیت کا ہے - اچھا تم کہان تھے -
رنجیت سنگھ - مین نے آپ سے کیا وعدہ
کیا تھا - صاف صاف کیون نہین فرماتے -
کمار - تم خود سوچ لو -
رنجیت سنگھ - نہین آپ ہی فرمائیے
کمار - کیا تم نے چٹھی لانے کا مجھ سے
وعدہ نہ کیا تھا -
رنجیت سنگھ بولا کہ ہان بیشک
وعدہ کیا تھا - مگر کم سے کم کچھ انعام بھی
دیجیے کہ مین محنت کرنے پر آمادہ ہو جاؤن
آپ نے تو صرف یہ حکم دے دیا اور
کچھ بھی نہین کمار کہنے لگے کہ ہان ہان
انعام کیا چیز ہے جو کچھ چاہو گے مین
تمھین وہی دونگا - مگر پہلے تم کچھ کرو
تو سہی - یا وہی مثل ہے کہ سوت
نہ کپاس کولی سے لٹھم لٹھا - لینا دینا
کچھ نہین اور گٹھری والے ہوت
پہلے مجھے کچھ کر کے دکھاتے اور پھر کچھ
سوال کرتے تو بیجا نہ تھا - یہ کیا کہ آپ
شکار کھیلتے پھرین اور شام کو آکر
ہم سے انعام مانگین کیا خوب واہ وا
رنجیت سنگھ - اس سے آپ کو کیا -
مین کچھ کرون کہین پھرون آپ ابھی
انعام دین تو ابھی خط لادون -

کمار سے بھی زیادہ برداشت نہ ہو سکی
انھون نے جیب مین ہاتھ ڈال پانچ
اشرفیان نکال کر رنجیت سنگھ کے حوالے
کین رنجیت سنگھ نے سلام کیا اور لے لین
اور کہا کہ لیجیے آپ نے میرا دل خوش کیا
ہے - مین آپ کا دل خوش کرتا ہون -
فوراً جیب مین ہاتھ ڈال ایک پیارا پیارا
لفافہ نکال کر کمار کے ہاتھ مین دیدیا -
کمار - یہ خط کسکا ہے بس بس رہنے دو
جاؤ اب وعدہ پورا کرو - مین ان دمون
مین آنیوالا نہین ہون - مگر تم بھی بڑے
عیار ہو آج گھر سے ہی یہ عیاری کا سامان
کر کے چلے تھے - اگر واقعی یہ اُسی کا خط
ہوتا تو میرا دل پھڑک جاتا -
رنجیت سنگھ - واہ اگر یہی بات ہے
تو بس معلوم ہو گیا - آپکا دل جھوٹا ہے
یہ خط خاص کماری کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے
محبت مین جو کچھ بدگمانی ہوتی ہے
اُسکے بیان کی ضرورت نہین - سبھی جانتے
ہین - کمار کو بھی اسیطرح بدگمانی تھی اور
کسی طرح یقین نہ آتا تھا - اگر رنجیت سنگھ
نے یقین دلایا - کہ واقعی خط اُسی کا ہے
تب کمار نے لفافہ چاک کیا - ایک سبز
کاغذ نکلا جسمین یہ لکھا ہوا تھا -
مین حیران ہون کہ سرنامہ کی جگہ

کیا لکھوں پران پیارے ترانہ مانا مین
اس کے لیئے جگہ چھوڑے دیتی ہوں
وقت آئے گا تو وہ بھی لکھدونگی
.... پیارے تمھاری
بیقراری مین تسکین دینے والا رنجیت سنگھ
تو موجود ہے - وہ تمھاری بات تو پوچھ لیتا
ہے وہ تمھارا دکھ درد تو سن لیتا
ہے تمھارا خط تو کہین لے جا سکتا ہے
مگر میری بے کسی اور بے لبسی ایسی ہے
کہ اس پر مجھے خود ترس آتا ہے - کوئی
اتنا بھی نہین کہ میرا حال تمھارے
سامنے بیان کردے - آہ ۵

بر مزار ما غریبان نے چراغے نے گلے
نے پر پروانہ سوزد نے صدائے بلبلے

ایک کملا دیوی ہے تو وہ عورت ذات
ہے - جیسی مجھے باہر نکلتے شرم آتی ہے
ایسی اسے بھی آتی ہے - لاکھ عیارہ ہے
مگر عورت نام ہی برا ہے -
بس اتنا کہکر مین خاموش ہوئی
جاتی ہون کہ میری مصیبت ایسی نہین
ہے کہ اس کاغذ کے پرچہ مین لکھدون
اگر تم آؤ - تو سنو - ہائے اگر کا لفظ مین نے
برا لکھا ہے معاف کرنا - ایشور کے لیے
جلد آؤ - لو مجھ سے لکھا نہین جاتا - خط کو
پڑھکر مین اپنے قابو مین نہین رہی ہون

رنجیت سنگھ سے میرا باقی حال پوچھ لینا
مگر ہان پہلے قسم دے دینا کبھی ہنسی ہنسی
مین وہ کچھ غلط بیان کردین اور تمھین
یقین آجائے - بس اتنا اور بھی کہے دیتی
ہون کہ اسکے جواب کی جگہ ......
تمھاری سندر شانتا
کمار نے چٹھی پڑھی اور بند کی مگر تو بہ
اگر وہ اسے سو مرتبہ بھی پڑھتے تب بھی
تسلی نہ ہوتی پھر پڑھی - غرضکہ کئی مرتبہ
یہی الٹ پھیر ہوئی - جب ذرا انھین
ہوش سا آیا - تب وہ رنجیت سنگھ
سے کہنے لگے -
پیارے رنجیت سنگھ تم نے مجھ پر
بڑا احسان کیا - مجھ سے اسکا شکریہ
ادا نہین ہو سکتا - مگر مین اس کو
اب تک نہین سمجھا - تم کیونکر وہان تک
گئے اور تم نے کیونکر میرا حال ظاہر کیا -
معاف کرنا - مین تمھارے پیچھے تمھین
معلوم نہین کیا کیا کہہ رہا تھا - اگر مجھے
یہ خبر ہوتی تو ایسا نہ ہوتا -
رنجیت سنگھ - خیر آپ نے جو کچھ کہا اچھا
کیا اور کچھ کہہ لیجیے سنئیے - کل جب مین
آپ کے پاس سے وعدہ کرکے رخصت
ہوا تھا تو سوچتے سوچتے یہ بات سمجھ
مین آئی تھی کہ خود ایک چٹھی آپ کی

آپ کی طرف سے لکھکر کماری کے
پاس پہونچوں - اور وہان کا رنگ
ڈھنگ دیکھون کہ کماری کی طبیعت
کچھ بدل تو نہین گئی ہے - اگر اسکی
طبیعت بدل گئی اور اس نے جواب
نہ دیا تو آپ کو خبر نہ کرون گا - کیونکہ
اس سے آپ کو ناحق رنج پہونچیگا -
اور اگر کماری اپنی محبت پر قائم ہے
تو بس پھر کیا ہے - چنانچہ دوپہر کے
وقت مین شام گڑھ کو روانہ ہوگیا -
آج کل چونکہ وہان کئی ایک جھگڑے
پھیلے ہوے ہین - اسواسطے باغ مین
جانے مین مجھے بڑی دقت اٹھانی پڑی
پھر بھی مین باغ مین پہونچ گیا - اور جھاڑی
مین چھپ رہا - مین نے پہلے سے ایک
فقیرنی کی صورت بنا رکھی تھی - کہ اگر کوئی
غیر دیکھ پائے تو جان بچ جائے - مگر
میری خوش قسمتی سے مجھے اور کسی نے
نہ دیکھا - کامنی نے دیکھ لیا - اس نے
کماری اور کملا دیوی کو خبر کردی - غرضکہ
اس کے بعد جو کچھ قصہ گذرا تھا وہ سب
کمار کو سنا دیا -

کمار - شاباش شاباش واقعی عیاری
اسی کا نام ہے -

رنجیت سنگھ - مگر جسقدر کہ ہم عیار
مین اُسی قدر آپ کو بدگمانی مین کمال
حاصل ہے - خیال تو فرمایئے کہ اک
تھوڑی سی جدائی مین آپ کا یہ حال
ہوگیا - اگر دو چار روز مجھے ٹھہرنا پڑ جاتا تو
یقین ہے کہ آپ اپنا بُرا حال بنا لیتے -

کمار - رنجیت سنگھ اگر تمھین کسی سے
محبت ہوتی تو معلوم ہوتا - خیر اب تم
مجھے حال سناؤ کہ کچھ اور بھی کہا ہے
یا نہین -

رنجیت سنگھ کہنے لگا کہ اور کیا
کہتی لیکن آپ کو یہی عادت ہوگئی
خوب - منھ مین ہاتھ دیتے ہی آپ نے
کاٹ کھایا -

کمار - رنجیت سنگھ مذاق کا وقت
بہت باقی ہے پہلے صحیح صحیح حال
بیان کرو پھر کچھ اور کرنا -

کمار کے بہت کچھ کہنے سے رنجیت سنگھ
نے اپنی مذاقیہ گفتگو کو تہ کیا اور مطلب
کی باتین کرنے لگا بولا کہ مہاراج
اب کیا ہے اب تو چار دن کی
مین ہین - کماری بھی آپ کی جدائی
مین بیقرار ہے پس اگر آپ کا جی چاہتا
ہے تو تشریف لے چلیے -

مثل مشہور ہے کہ اندھے کو کیا
چاہیے دو آنکھین کمار نے رنجیت سنگھ

سے اتنا سُنا تو بچر گیا تھا سنبھل گیا۔ کہا کہ مین اسوقت چلنے کے لیے تیار ہون
رنجیت سنگھ۔ واہ وہ جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی"۔ بھلا خیال تو کیجیے کہ کیا مین اسوقت دوسری مرتبہ کے جانیکے قابل رہا ہون۔ مگر نہین آپکو اپنے کام سے کام ہے۔ مردہ دوزخ مین جائے یا بہشت مین آپ کو اپنے حلوے سے کام ہے آپ کی بلا سے رنجیت سنگھ مرے یا جیے مگر آپ کا کام ضرور آج ہی ہو جائے۔ بس معلوم ہوا دنیا ہے اور مطلب ہے۔
کمار۔ او بھہ رنجیت سنگھ تم تو ایک ذراسی بات مین بگڑ گئے۔ مین تم پر کچھ زور نہین دیتا ہون کہ اسی وقت تم چلو اور مجھے شام گڈھ لے چلو۔ ہان مگر اتنا ضرور پوچھتا ہون کہ اچھا اگر اب نہین تو کب چلوگے۔ بھائی مین سچ کہتا ہون کہ اب مجھ مین جدائی کی تاب نہین ہے۔ اور مین بہت بیقرار ہون کاش اگر اب بھی تم نے پہلو تہی کی تو میری جان جانے مین ذرا بھی دیر نہین ہے سہ

اب بھی اچھا ہے جو دم تک اسے پہونچاؤگے
ورنہ پھر عاشق مضطر کو کہان پاؤگے

رنجیت سنگھ چونکہ دن بھر اپنے گھر سے غائب رہا تھا اس لیے اُس کو بھی جلدی تھی اور وہ بھی گھڑی کی چوتھائی مین اپنے گھر بھاگ جانا چاہتا تھا۔ اُسنے اتنا کہکر قصہ کو تاہ کر دیا کہ اس وقت تو مین بہت زیادہ تھکا ہوا ہون۔ مجھے معاف کیجیے۔ اتنا ضرور ہے کہ کل مجھے وہان جانے مین کسی قسم کا عذر نہ ہوگا۔
یہ کہکر وہ رخصت ہوگیا اور کمار جو بیقرار ہو رہا تھا اُسے بھی ذرا تسلی ہوگئی اور باغ سے نکلکر وہ بھی راج محل چلا گیا جہان اُسکا انتظار دیکھا جا رہا تھا ہم بھی ناظرین سے رخصت ہوتے ہین دوسرے وقت اُنسے ملاقات کرائینگے۔

باب ساتوان

ناظرین حیران ہونگے کہ کماری کی سکھی کملا دیوی نے شام گڈھا کے ہاتھ پاؤن باندھ دیے تھے اور پھر وہ ایک گولے کے دھوئین سے بیہوش ہوگئی تھین مگر جب اُنھین ہوش ہوا تو اُنھون نے دیکھا کہ شام گڈھا نہین ہے۔ اور نہ کچھ اس عجیب الخلقت آدمی کا اُنھین پتہ چلا کہ جس نے گولا چھوڑا تھا۔ خیر اسکے

بتانے کے لیے ہم ابھی تیار نہیں ہیں جب
وقت آئیگا ہم سے پوچھنے کی ضرورت
بھی نہ ہوگی اور ناظرین کو خود بخود معلوم
ہوجائیگا۔

اسوقت تو ہم صرف شام گھٹا کو
دکھانا چاہتے ہین۔ وہ اپنے آقا دیوان
نراین سنگھ کے اُسی مکان مین بیٹھا
ہوا ہے کہ جسے ناظرین نے دیکھ لیا ہے
نراین سنگھ ایک کرسی پر ہین اور وہ
سامنے ایک مونڈھے پر بیٹھا ہے مگر
باتین کچھ زیادہ زور سے ہو رہی ہین
اسواسطے سنیے شاید کچھ نتیجہ نکلے۔

نراین سنگھ۔ شام گھٹا تم تو آجکل ایسی
غفلت سے کام لے رہے ہو کہ جیسے
بہت فرصت کا کام ہے بھلا غضب
ہے یا نہین ہے کہ تم نے کل رات سے
جو مجھ سے رخصت ہو کر گئے ہو اب صورت
دکھائی ہے۔ اُف اُف تمھین میری
بیقراری کا ذرا بھی خیال نہین ہے ایک
ساعت جو گذرتی ہے ایک گھڑی جو کٹتی
ہے وہ میرے واسطے ایک سال ہے
بلکہ ایکہزار سال ہین۔

شام گھٹا۔ مہاراج آپ نے جو کچھ
فرمایا وہ صحیح ہے مجھے انکار نہین ہان
محبت کا روگ ایسا ہی برا ہے۔ مگر
مین اس خدمت سے معافی چاہتا ہون
آپ کسی اور آدمی کو تجویز کر لیجیے شام گڈھ
مین مجھ سے بڑے بڑے عیار موجود ہین
مین آپکی نوکری کرنا نہین چاہتا۔

نرائن سنگھ۔ خوب ہین کیا پوچھ رہا ہون
آپ کیا جواب دیتے ہین۔ شاید آپ
مجھے دباتے ہین دھمکاتے ہین ڈراتے
ہین۔ اچھا بھائی تم بھی ستا لو۔ ہمارا جی
دکھا لو۔ ہم تو یہ کہے جائینگے ع

جو ستائے ہمین آباد رہے شاد رہے

شام گھٹا۔ شاید آپ نے میری غرض کو
غلط سمجھا۔ نہین میری کیا مجال ہے کہ مین
آپکو دھمکیان دون۔ کہان آپ کہان
مین۔ آپ آقا۔ مین نمکخوار۔ چہ نسبت
خاک را با عالم پاک۔ مگر نہین مہاراج
مین صاف دل سے سچ سچ کہتا ہون۔
یہ کہتے کہتے اُسکے دو چار آنسو بھی
نکل پڑے۔ اب تو نراین سنگھ کے
کان کھڑے ہوے اور وہ چونکے کہ
کچھ دال مین کالا ہے شام گھٹا جو کچھ
کہہ رہا ہے وہ میرے چھیڑنے کیواسطے
نہین کہتا کچھ نہ کچھ اس کا دل دکھا
ہوا ہے۔ اس واسطے وہ کہنے لگے
کہ شام گھٹا اصل اصل حالی کہہ کیا ہوا
کیا مصیبت پڑی۔

شام گھٹا - میرا جو کچھ قصہ ہے وہ تو مین
سناؤنگا - پہلے میری امانت میرے
حوالے کیجیے -
نراین سنگھ - تمھاری امانت کیا ہے؟
شام گھٹا - مین نے رات کملا دیوی
کو جو آپ کے سپرد کیا تھا وہ کہان ہے؟
نراین سنگھ - بس اتنی بات کے لیے
تم میری نوکری چھوڑنے پر مستعد ہو
واہ رے

بہت شور سنتے تھے پہلو مین دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خون نہ نکلا

شاید تم اسواسطے گھبرا رہے ہو گے کہ
مین نے اسکو کیون چھوڑ دیا - مین تو
خود تمھین یہ خوشخبری سنانے والا تھا
خیر اب سنو - کہ مین نے کملا دیوی کو بھی
دلیپ سنگھ کیطرف سے پھیر دیا اور اپنا
مددگار بنا لیا -
اتنا کہکر تمام وہ قصہ سنا دیا کہ جو کملا
کے ساتھ گذرا تھا - جسے آپ بھی چوتھے
باب مین خود کملا کی زبان سے جب
وہ کماری کو اپنی مصیبت سنا رہی تھی
سن چکے مین - اگر آپ کو یاد نہ ہو
تو پھر دیکھیے -
شام گھٹا نے وہ تمام قصہ سنا -
اور سننے کے بعد کہنے لگا کہ مہاراج دراصل
آپ نے کملا کو اپنا طرفدار نہین بنایا بلکہ
آپ نے میری زندگی کے خاتمہ کی فکر کی
افسوس آپ نے یہ نہ سوچ لیا کہ جب یہ
چھوٹ کر باغ مین جائیگی اور میرے
عیار کو کہ جس نے اس کی صورت
بنا رکھی ہے باغ مین دیکھے گی تو کیسا کچھ
فضیحتہ مچائیگی - چنانچہ یہی ہوا -
نراین سنگھ - کیا اُسنے بدعہدی کی
نہین اُسکی صورت سے یہ ظاہر نہین ہوتا
تھا کہ وہ ایسا کریگی - کیونکہ وہ مجھ سے بڑا
پکا اقرار کر گئی تھی کہ مین کماری سے
تمھاری کوشش کرونگی - ورنہ دراصل
مین بھی کچھ بچہ نہ تھا کہ اس کو چھوڑ دیتا
اچھا اب تم سب حال سناؤ -
شام گھٹا - واہ مہاراج مین تو آپکو
بڑا تجربہ کار سمجھتا تھا - مگر آپ نے وہ کام
کیا کہ بچہ بھی نہ کریگا وہ یہان سے چھوٹی
اور سیدھی باغ مین پہونچی - مین نے
کماری کو نیم راضی کر لیا تھا کہ وہ پہونچی
کماری کو دو آدمی ایک صورت کے
دیکھ کر بڑا تعجب ہوا - اُس نے پوچھا
کہ تم مین سے اصلی کون ہے - مین نے
بہت کچھ عیاری کی مگر کماری نے ایک
پہچان ایسی بلا کی نکالی کہ میرے پاؤن
اکھڑ گئے اور مین نے بھاگ جانا چاہا

مگر وہ تو بلا کی عیارہ ہے اُس نے فوراً مجھے بیہوش کر لیا - اور پھر جیسی بُری گت بنائی - بس یقینی مین کبھی اُسکو نہین بھولون گا - ہاے ہاے اسوقت میری ہڈی پسلی درد کر رہی ہین - قسم ہے کہ اگر تھوڑی دیر اور بھی وہ مجھ پر سختی کرتی تو میرا دم نکل جاتا - بس اسواسطے یہی بہتر ہے کہ مین اس قسم کی ملازمت سے آیندہ کے واسطے توبہ کر لون - اور عمر بھر عیاری کا نام نہ لون -

یہ سُن کر نراین سنگھ کو ہنسی بھی آئی تھوڑا بہت رنج بھی ہوا - مگر اس نے ضبط کیا اور کہا کہ شام گھٹا اگر یہ صحیح ہے تو مین نے غلطی کی - مین تم سے اپنی خطا کی معافی مانگتا ہون - آیندہ کے لیے ایسا ہرگز نہین ہو گا کہ تم مجھ سے کوئی بات کہو اور مین اُسکے خلاف کرون -

شام گھٹا - دیوان جی افسوس شاید آپ یہ سمجھ رہے ہین کہ اگر کملا پھر ہاتھ آ جاتی تو مین اُسے نہ چھوڑونگا مہاراج اطمینان رکھیے جسر کیجیے وہ وقت ہی گیا وہ گھڑی ہی نکل گئی - اب دنیا بُری ہوئی سمجھیے

نراین سنگھ - اچھا پھر جب نہین بیہوش کر لیا تو کیا ہوا -

شام گھٹا - ہوا کیا وہ ہی ہوا جو ہونا تھا کمبخت نے خوب جکڑ کر میرے ہاتھ پیر باندھ لیے - اور سٹراسٹر بید لگائے اگر مین آپ کو اپنا بدن دکھاؤن تو معلوم ہو اسوقت تک تمام نیل پڑے ہوے ہین

نراین سنگھ - کہنے سے کیا ہوتا ہے اس واقعہ سے جسقدر مجھے رنج ہوا بس میرا دل جانتا ہے - خیر اچھا یہ بتاؤ کہ پھر تم چھوٹ کر کیسے آ گئے -

شام گھٹا - بلدیو سہاے کی بدولت جب مین رخصت ہو کر گیا تھا تو مین نے تو کملا دیوی کی صورت بنائی تھی اور بلدیو سہاے کو کہہ دیا تھا کہ تو باغ مین چھپا رہ اگر کوئی آفت مصیبت مجھ پر پڑے تو مدد کرنا - چنانچہ میرا خیال سچا نکلا - مین جیسی آفت مین پھنسا آپ کو معلوم ہی ہے - جب اُسنے مجھے بیہوش دیکھا اور میرا قافیہ تنگ پایا تو اُسے رحم آیا اُس نے اپنی ایک عجیب الخلقت آدمی کی صورت بنائی اور جہان ہم تینون آدمی موجود تھے وہان جا کر ایک گولہ چھوڑا جس سے وہ دونون بیہوش ہو گئین اور وہ مجھے چھڑا لایا

نراین سنگھ - بلدیو سہاے نے واقعی اچھا کام کیا - مگر پھر بھی چوک گیا -

کہ جیسے دونون کو بیہوش کر دیا تھا پھر کسر کس بات کی رہ گئی تھی دونون کو اُڑا لاتا۔

شام گھٹا بولا کہ دیوان جی جو کچھ اسوقت مین عرض کرتا ہون وہ اگرچہ گستاخی کا کلمہ ہے مگر بجبوری عرض کرتا ہون شاید عشق و محبت نے آپکو بالکل اندھا بنا دیا ہے۔ آپکی عقل کہان گئی بھلا خیال تو کیجیے اگر اسوقت ہم ایسا کرتے توسوائے اس کے کہ دونون کی گردن اُڑا دی جاتی اور کیا ہوتا۔ پکڑے جاتے اور ذلیل ہوتے۔

نراین سنگھ - خیر ایسا ہی سہی۔ مگر بتاؤ اب کیا تدبیر ہے۔

شام گھٹا - اب تدبیر کسی اور سے دریافت کیجیے۔ مجھ سے کچھ نہ پوچھیے مین تو یہ نوکری ہی نہین کرنی چاہتا۔

غرضکہ شام گھٹا دیر تک یہی کہتا رہا مگر مشکل سے اسے نراین سنگھ نے راضی کر لیا۔ اتنی دیر مین ہلدیو سہائے بھی آ پہونچا۔ اسنے بھی آکر دہی رونا رویا جو شام گھٹا فریاد کر رہا تھا۔ مگر نراین سنگھ نے دم دلاسے دے کر پیٹھ ٹھوک کر اسے بھی راضی کر لیا۔ اور آخر یہ حکم دیا کہ اب کماری کی ذرا ذرا سی خبر ہمین پہونچاتے رہو۔

شام گھٹا - دراصل مہاراج ہمین اپنے مقصد مین کامیاب ہونیکی بہت کم امید ہے کیونکہ کماری دلیپ سنگھ پر اسقدر ریجھ رہی ہے کہ اُس کے سامنے دنیا۔ اور دنیا کی کوئی چیز اچھی نہین معلوم ہوتی وہ دل سے یہ چاہتی ہے کہ کسی طرح میری شادی کمار سے ہو اب بتائیے کیا کیا جاوے۔

نراین سنگھ - اگرچہ اسکا یہ خیال ہو مگر تمھاری عیاری پر بڑا بھاری بھروسہ ہے اور قوی امید ہے کہ تم دلیپ سنگھ کو کامیاب نہ ہونے دوگے۔ کاش اگر اس کا خیال پورا ہو گیا تو سمجھ لینا کہ نراین سنگھ کا پیمانہ عمر لبریز ہو چکا ہے اور وہ فوراً جان دیدے گا۔ بس اب تم بھی کوشش کرو کہ اس کی تمام خبرین مجھ تک پہونچتی رہین۔

شام گھٹا - مگر مہاراج میرے خیال مین تو یہ بہت مناسب ہے کہ آپ مہاراج سے کوشش کرین۔ آپ ضرور کامیاب ہو جاوینگے۔

نراین سنگھ - بیشک مین ایسا کرتا مگر جب کماری کی طبیعت اُدھر سے پھر جائے تو اور بھی اچھا ہے۔ کیونکہ

میں نے مہاراج کو راضی کرلیا اور کماری
کو رنج پہونچا اور وہ کچھ کھا کر سو رہی تو
وہ مضمون ہوجائیگا ع۔
دبدا مین دونون گئے مایا ملی نہ رام
بہتر یہ ہے کہ کوئی ایسی تدبیر ہو کہ سانپ
مرے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹنے۔ کماری
خود بخود راضی ہوجاوے۔
شام گھٹا۔ خیر ہم جاتے ہین اور کوشش
کرینگے کہ ایک ایک خبر آپ تک
پہونچتی رہے۔

باب آٹھوان

رنجیت سنگھ کمار کو پہونچاتا ہوا
رخصت ہوگیا۔ وہ اپنے گھر گیا کمار
محلون مین پہونچ گئے۔ اگر رنجیت سنگھ
نہ آیا ہوتا تو یقینی کنور دلیپ سنگھ کی
رات ایسی بیقراری کے ساتھ کٹتی کہ
توبہ۔ مگر جس وقت سے کہ رنجیت سنگھ
انھیں مل گیا تھا اُس وقت سے
اک ذرا تسلی ہوگئی تھی۔ اسواسطے انھین
پھر نیند آگئی اور جدائی کی رات مین
جیسی کچھ بیقراری ہونی چاہیے تھی وہ
نہین ہوئی۔ دوسرا دن نکلا آج بھی
اُنھون نے جون تون کرکے شام کردی
مگر جب شام ہوئی تو انھین بڑی بیقراری
سے گھڑیان گننی پڑین وہ اسی باغ مین
پہونچے کہ جہان کل ٹہرے ہوے تھے انتظار
دیکھتے دیکھتے انھین دیر گذر گئی مگر رنجیت سنگھ
نہ آئے اب یہ اور زیادہ بیقرار ہوے
اور بدگمانیان پیدا ہونی شروع ہوگئین
یہ سمجھے کہ بس آج بھی رنجیت سنگھ نہین
آئین گے۔ اجی کسی کو کیا غرض پڑی ہے
کہ خواہ مخواہ وہ اپنے آپ کو مصیبت
مین ڈالے۔ مگر اتنا غنیمت ہوا کہ ایسی
ایسی بدگمانیون نے کچھ زیادہ طول
نہ کھینچا تھا کہ رنجیت سنگھ آپہونچے۔ آتے ہی
کمار کہنے لگے کہ رنجیت سنگھ تم نے بڑا
انتظار دکھایا۔ دیکھو تو سہی کہ کس وقت
سے بیٹھا ہوا تمھارا راستہ دیکھ رہا تھا۔
تم نے آدھی رات کردی۔ ذرا رحم کیا
کرو بیقرارون کو ستانا۔ جلون کو جلانا اچھا
نہین ہوتا۔ دیکھو تو سہی آدھی کے
قریب رات گذر گئی بھلا اب کسوقت
وہان پہونچین گے۔
رنجیت سنگھ۔ اس کا تو میرے پاس
کوئی علاج ہی نہین ہے اگر آپکو ایک
گھڑی بھی ایک سال کے برابر معلوم ہو۔
اسوقت اگر بہت زیادہ گذری ہوگی
تو آدھی رات گذری ہوگی اس سے

زیادہ نہین گذری ۔

دلیپ سنگھ ۔ "خیر یون ہی سہی اس بات کا جھگڑا کیا ہے" ۔ اب او زیادہ وقت باتون مین گذارنا ٹھیک نہین جلد چلو ۔

رنجیت سنگھ ۔ چلیے مین بالکل تیار ہو کر آیا ہون ۔ مجھے اسیوجہ سے تو کچھ دیر ہو گئی تھی جسکو آپ فرماتے ہین کہ ایک سال گذر گیا اور دو سال گذر گئے ساری رات ہو گئی یہ ہوا اور وہ ہوا ۔

رنجیت سنگھ سے یہ سنتے ہی کمار اُٹھے ایک سپاہی کو آواز دی اپنا گھوڑا کسوایا اور ایک گھوڑا رنجیت سنگھ کے واسطے منگایا دونون سوار ہو کر فوراً روانہ ہو گئے

ہم پہلے ہی بیان کر چکے ہین کہ شام گڈھ اور راج گڈھ مین زیادہ سے زیادہ دس بارہ کوس کا بلکہ اس سے بھی بہت کم فاصلہ تھا ۔ اول تو یہ راستہ بہت ہو گا تو چار گھنٹے سے زیادہ کا نہ تھا ۔ اور اگر زیادہ تھا تو دونون نے گھوڑون کو تیز کر دیا اور راستہ گھٹا دیا ۔ دونون کو جلدی تھی کہ گھڑی کی چوتھائی مین وہان پہونچ جائین ۔ اسواسطے بھاگے ہوے چلے جا رہے تھے یہ قریب دو گھنٹہ مین ایک باغ مین جا پہونچے کہ جو شام گڈھ سے لگا ہوا تھا ۔ یہان پہونچکر اُنھون نے اپنے گھوڑون کی گردن پر تھپکیان دیکر ٹھہرا کر لیا ۔ اور آپس مین کچھ صلاح مشورہ کرنے لگے ۔

رنجیت سنگھ بولا کہ راج کنور بس اب گھوڑون کو یہین باندھو اور شہر مین چلو ۔ وہان کا حال دیکھو اگر ہم وہان گھوڑے لے کر گئے تو شاید ہم پر کچھ اور آفت نہ آجائے ۔

کمار ۔ ہان اس رائے کے مین بھی مخالف نہین ہون ۔ یہ کہہ گھوڑے سے اُترا اپنے گھوڑے کو ایک درخت کی جڑ سے باندھ دیا ۔ رنجیت سنگھ نے بھی ایسا ہی کیا ۔ اب رنجیت سنگھ نے اپنی عیاری کا بٹوا کمر سے لگایا اور ایک تیز سا خنجر چھپا کر رکھ لیا ۔ کمار نے بھی اپنی تلوار کو بڑی مضبوطی سے کمر سے لگا لیا دونون جوان اسقدر چست و چالاک معلوم ہونے لگے کہ اگر اُن پر کوئی وار کرے تو وہ اس کا آسانی کے ساتھ جواب دینے کے واسطے تیار تھے ۔ جب خوب تیار ہو گئے تو شہر کی طرف چلدیے کم سے کم بیسون دفعہ شام گڈھ گئے ہونگے ایک ایک گلی اور کوچہ سے واقف تھے اس واسطے انھین اس باغ تک

پہونچنے مین ذرا بھی دقت نہین ہوئی
البتہ یہ ضرور ہوا کہ زمانے کے دستور
کے موافق چورون کی طرح گئے - وہان
پہونچکر سب سے بڑی مصیبت یہ
پیش آئی کہ کماری کے باغ کے دروازے
پر دو سپاہیون کا پہرہ تھا - یہ دونون
باغ کے آگے نکلے ہوے چلے گئے آگے
ایک محفوظ جگہ پائی کھڑے ہو گئے اور
باتین ہونے لگین -

کمار - رنجیت سنگھ معلوم ہوتا ہے کہ
میری بدقسمتی کچھ نیا رنگ لائی ہے آسمان
کوئی تازہ گل کھلانے والا ہے - بن بنا کر
کھیل بگڑنے والا ہے -

رنجیت سنگھ - ہان مجھے بھی ایسا ہی شبہ
ہے - شاید اسوقت ہم اپنے مطلب
کو نہ پہونچ سکین گے اور ویسے ہی ناکام
پلٹ کر جانا پڑیگا -

دلیپ سنگھ - ہاے اگر تمھارا بھی ایسا ہی
خیال ہے تو مین کہین کا بھی نہ رہا مجھے
تو تمھارے اوپر بڑا بھروسہ تھا اور مین
سمجھا ہوا تھا کہ جب کوئی وقت پڑیگا
تو تم مدد کروگے مگر تم ہمت ہارے دیتے
ہو - رنجیت سنگھ کیا واقعی تم اپنا صحیح
خیال ظاہر کر رہے ہو -

رنجیت سنگھ - ورنہ مجھے فضول جھوٹ
بولنے کی ضرورت کیا تھی -

دلیپ سنگھ - افسوس -

اتنا کہنا تھا اسکے پھول سے چہرہ کا رنگ بو
ہو کر اڑ گیا - مردنی چھا گئی - ہاتھ کانپنے لگے
پورا پورا ہاے کا لفظ بھی اُس کے منہ
سے نہ نکلنے پایا اور وہ زمین پر گرنے لگا
مگر رنجیت سنگھ نے گرنے نہ دیا اُس کو
سنبھال لیا - اور کہا راجکنور تم تو بیسن
کے لڈو سے بھی زیادہ نرم ہو گئے - جہان
اک ذرا سی بات ہوئی اور تم بکھر گئے -

دلیپ سنگھ - جب تم ہی میری آس
توڑ دو تو پھر مین کیا کرون ؎

جو طبیب اپنا تھا دل اُسکا کسی پر زار ہے
مژدہ باد اے مرگ عیسیٰ آپ ہی بیمار ہے

اُس سے مجھے مرجانا اچھا ہے یہ رنج
تو نہ اٹھاؤن کہ آیا اور محروم گیا
اس سے تو مجھے بیہوش ہو کر اسکے دروازہ
پر گر جانا بہتر ہے کہ دیکھ کر کوئی مجھے محروم
دیدار کا تو خطاب دیدے -

رنجیت سنگھ در اصل اب تک
کمار سے مذاق کر رہا تھا - ورنہ اُسکی
عیاری سے یہ ہرگز امید نہین تھی کہ
وہ محنت کرتا اور پھر محروم چلا جاتا -
وہ ایسا تھا کہ اگر ہزار آدمی ہوتے
تو بھی وہ ضرور کسی نہ کسی طرح کوئی عیاری

کرکے کوئی چال کرکے کماری سے مل آتا یہ توصرف دوسیاہی تھے - اگرچہ اسکا جی چاہتا تھا کہ کمار سے تھوڑا سا اور بھی مذاق کرے مگر جب اس نے یہ دیکھ لیا کہ کمار مذاق کو سچی بات نہیں سمجھ رہے ہین اور اُن کا حال بگڑا جاتا ہے تو وہ کہنے لگا کہ کمار گھبراتے نہیں میرا خیال صحیح نہیں ہے ہم اور تم محروم نہیں جا سکتے مین ضرور آپکو اُس سے ملاؤنگا - مگر تم بیقرار نہ ہو یہ جگہ ذرا محفوظ ہے آپ یہین رہیے مین جاتا ہون وقت پڑتے ہی مین تمھین بلا لونگا اور اگر مجھ پر کچھ آفت نہ آئی اور مین خیریت سے رہا تو ابھی کسی کو بھیجکر یا خود آکر تمھین باغ مین لے جاؤنگا - کمار نے اجازت دی - رنجیت سنگھ رخصت ہوا - اور کمار دیر تک اُس کا انتظار دیکھتے رہے - مگر رنجیت سنگھ واپس نہین آیا - وقت گذرتا رہا - کمار کی بیتابی زور کرنے لگی - بیقراری نے رنگ پیدا کیا - مگر عجب بےبسی کا وقت تھا کہ آنکھ سے آنسو تک نکالنے دشوار تھے - منھ سے حرف شکایت نکالنا محال تھا ایسی اگر اسوقت بس چلتا تھا تو اس بات پر

کہ صورت تصویر بنے کھڑے رہین - - لیجیے وقت گذرتے گذرتے دن نکلنے کا وقت آپہونچا - بعض بعض سحرخیز جانوروں نے نغمہ سنجی شروع کی نہین نہین اپنے خالق اپنے مالک کی یاد مین پیارے پیارے گیت گانا شروع کردیے کمار کی اس وقت یہ حالت ہے کہ اگر پتا کھڑکتا ہے - ذرا سا کھٹکا ہوتا ہے تو انھین فوراً یہ گمان پیدا ہو جاتا ہے کہ رنجیت سنگھ آپہونچے - نگاہ اس طرف پھر جاتی ہے مگر کسی کو نہ پاکر مایوس خانۂ چشم مین واپس آتی ہے - اور کمار کے دل کو توڑ ڈالتی ہے - لیجیے اب تو بالکل اُجالا ہو چلا - بعض بعض آدمی اپنی اپنی ضرورتون کی وجہ سے باہر نکلنے لگے - مندر مین ناقوس بجنے لگا کمار نے اب یہی سوچا کہ اگر یہان کھڑے رہے تو ضرور کوئی اور آفت آئے گی اس سے تو یہی بہتر ہے کہ وطن کو واپس چلو - اگر رنجیت سنگھ وہان آئین گے تب اُن سے سمجھ لیا جائے گا - بس اب مروت اور دوستی کی حد ہو چکی اب سے انھین انکے ان[illegible] حیثیت سے حکم دیا جائے گا - اگر تعمیل نہ کرین گے تو پھر اور کچھ نباہ و نسبت

کیا جائے گا - یہ سوچ کر وہ چل دیے
راستہ مین انھین یہ بھی خیال پیدا ہوا
کہ ممکن ہے رنجیت سنگھ دھوکا دیکر
مذاق کرنے کے لیے مجھ سے پہلے باغ مین
پہونچ گئے ہون - مگر افسوس کہ جب
وہ اُس باغ مین پہونچے تو سواے
دونون گھوڑون کے اور کوئی بھی نہ ملا
وہ کلیجہ تھام کے بیٹھ گئے - مگر اسوقت
بیٹھنے سے بھی کام چلنا محال تھا مجبوراً
اُٹھنا پڑا اور گھوڑے پر سوار ہوکر تلوار ہاتھ
مین لی - اور گھوڑے کو تیز کر دیا - ابھی
دن بھی اچھی طرح نہ نکلنے پایا تھا کہ وہ
راج گدھ مین داخل ہوگئے اور
اپنے خاص اُسی باغ مین کہ جہان
آپ کئی مرتبہ اُنھین دیکھ چکے ہین
جا ٹھہرے - ذرا دن نکل آیا تو منہ
ہاتھ دھویا اور پھر ایک سپاہی کو بھیجکر
رنجیت سنگھ کو تلاش کرایا - مگر افسوس
کہ وہ کمبخت بے رحم بھی یہ جواب لیکر
آیا کہ وہ رات سے کہین گئے ہوے
ہین - وہ آج اپنے گھر نہین سوئے
شاید کسی جگہ شکار وغیرہ کے لیے گئے
ہین - آجائینگے - خیر سپاہی نے تو اپنی
حد کے موافق کمار کو بہت کچھ سمجھا دیا مگر
کمار کو بھلا کیون تسلی ہونے لگی تھی - اب
انھین ایک اور کھٹکا پیدا ہوگیا وہ
سمجھ گئے کہ رنجیت سنگھ پر ضرور کوئی نہ
کوئی ایسی مصیبت پڑی ہے کہ جس کی
وجہ سے وہ مجبور ہوگیا اور مجھ سے نہ مل سکا
اُنھون نے اپنے دل مین قطعی طریقہ
سے یہ فیصلہ کرلیا کہ اگر رنجیت سنگھ
آج مجھ سے نہ مل سکے تو مین کل ضرور
اُنھین خود بھی تلاش کرونگا
اور کسی سے بھی تلاش کراؤنگا -
کیونکہ اگر میرا خیال صحیح ہے تو رنجیت سنگھ
کو جو کچھ بھی رنج دُکھ سہنا پڑا ہے
وہ صرف میری ہی وجہ سے ہے -
اب مجھے ہی اُسے رنج وبلا سے
چھُڑانا چاہیے -

باب نوان

اس مین شک نہین ہے کہ کمار
کو آج کا دن کاٹنا دوبھر ہوگیا - انتظار
بُری چیز ہے - گو انھین کل بھی مصیبت
کا سامنا تھا مگر آج رنجیت سنگھ کی
جدائی نے ان کے دل پر قیامت
توڑ دی اور وہ بہت بیکل رہے -
بہر حال جب شام ہوگئی دن چھپ گیا
تو انھین ایک یہ خیال آیا کہ اگر رنجیت سنگھ

آج رات مین واپس آئے تو وہ
سب سے پہلے اسی باغ مین آئینگے
کس واسطے کہ وہ پہلے مجھی سے ملینگے
اور یہ بھی انھین پہلے ہی سے خیال
ہوگا کہ دلیپ سنگھ میرے انتظار مین
ہوگا تو وہ باغ مین آئین گے۔
غرضکہ اس قسم کے خیالات نے
انھین اس بات پر مجبور کیا کہ وہ باغ ہی
مین رہین۔ انتظار کی کیفیت کا لکھنا
بار بار بیکار معلوم ہوتا ہے۔ اسواسطے
ہم اس کو چھوڑکر اپنے قصہ کیطرف
رجوع کرتے ہین۔ کمار انتظار کرتے
کرتے جب بہت تنگ ہوے تو
ہوا نے اُنکے اوپر رحم کھایا۔ ٹھنڈے
ٹھنڈے جھونکون سے پنکھا کیا اور
تھپکیان دے کر سُلا دیا۔ سوئے تو
بُری طرح سوئے اُسوقت اُنکی آنکھ
کھلی کہ جب کسی کے پیر کی آہٹ نے
اُنھین زبردستی چونکا دیا۔ جون ہی
اُنکی آنکھ کھلی تو دیکھا کہ پلنگ کے
پاس کوئی کھڑا ہوا ہے وضع سے
معلوم ہوتا ہے کہ کوئی نوجوان ہے
اُنھون نے گہری نگاہ ڈالی اور دیکھا
کہ کہین رنجیت سنگھ ہی تو صورت
بدل کر نہین آن کھڑے ہوے دل
نے کہا کہ ضرور وہی ہین اور کسی کو اسوقت
یہان آنے سے مطلب کیا۔ اور آئے
تو کس طرف سے آئے باغ کا دروازہ
بند ہو چکا تا وقتیکہ راستے اچھی طرح
معلوم نہ ہون آنا ممکن نہین۔ مگر بینائی
نے اُلٹا جواب دیا یعنی یہ کہکر بالکل دل
توڑ دیا کہ یہ وہ نہین ہے۔ جون ہی
بینائی نے دل کو یہ روکھا سوکھا جواب
دیا ایک نیا اضطراب پیدا ہوا۔ کہ
آخر پھر یہ کون ہے کیون آیا ہے۔ یہ
خیال آتے ہی دوسرا گمان پیدا ہوا
کہ ہو نہ ہو یہ کوئی مکار عیار ہے اور
میری ہی گرفتاری کے لیے آیا ہے اسلیے
اُنھون نے فوراً تلوار اُٹھائی اور جھپٹ کر
کھڑے ہوگئے۔ مگر ابھی وار نہ کرنے
پائے تھے معاملہ بگڑا نہ تھا۔ کہ اجنبی
آدمی نے آواز دی۔ کہ کمار کہین ایسا
غضب نہ کرنا مجھ پر وار نہ کر بیٹھنا مین
تمھارا کوئی دشمن نہین ہون۔
کمار۔ یہ بھی سہی۔ کہ تم دشمن نہین ہو
مگر پھر اور کون ہو۔ اور کیون آئے۔
اجنبی۔ بیٹھ جائیے گھبرائیے نہین مین
سب حال سنانے کے واسطے تیار ہون
میرے آنے کا منشا یہی تھا کہ آپ سے
دو دو باتین کرلون۔ ہوسکے تو اندر مکان

ہین چلو وہان کچھ اطمینان سے باتین کر سکینگے - یہان مجھے یہ ڈر ہے کہ اگر آپ مجھے کوئی دیکھ لے تو مصیبت ہوجائیگی مگر کمار نے اُس کی یہ بات معلوم نہین کس کس خیال کی وجہ سے نہین مانی - وہ وہین بیٹھے رہے اور اُسے یہ کہکر ٹال دیا کہ تم اپنا حال کہو کوئی نہ دیکھے گا - اور اگر دیکھ بھی لیگا تو اسکی پروا نہ کرو - تم بے فکر رہو تمحارا کوئی کچھ نہین بنا سکتا -

اجنبی - آپ کی یہی مرضی ہے تو خیر - اب آپ بتائیے کہ کہین اچھا پانی بھی ہے مجھے پیاس بڑی لگی ہوئی ہے -

کمار - ہان پانی بھی ہے دیکھو سامنے رکھا ہوا ہے جاؤ اور پی لو -

آدمی یہ سنتے ہی اُٹھا ہوا چلا گیا - اور ذراسی دیر بعد پھر آ پہونچا - مگر اس مرتبہ کمار بھی اُسے دیکھکر دنگ رہ گئے کیونکہ اُسکی صورت بالکل بدل گئی - یا تو وہ ایک نوجوان مرد معلوم ہوتا تھا یا اب اُسکے اوپر ایک حسین نوجوان عورت کا شبہہ ہونے لگا - اور عورت بھی کیسی کہ جسے ہم بھی پہچانتے ہین - اور آپ بھی مگر اس سے پہلے کہ آپ کو ہم بتادین کمار سے صبر نہ ہوسکا وہ خود ہی بول پڑے -

اور انھون نے کہا - کہ کملا دیوی - در اصل کیا تم میرے پاس بیٹھی ہوئی ہو یا بخت برگشتہ چالباز آسمان مجھے یہ بھی کوئی حیرت انگیز خواب دکھا رہا ہے -

کملا دیوی - اس کی زیادہ فکر نہ کیجیے آپ اسوقت جاگ رہے ہین آپ کو دھوکا نہین ہوا - کملا دیوی آپ کے پاس موجود ہے -

کمار - اے ایشور مجھے اپنے چھوٹے نصیب کو دیکھ دیکھ کر تو اسکا یقین نہ کرنا چاہیے کہ دراصل ایسا ہی ہے مگر اب جبکہ مجھے بار بار یہ یقین دلایا جاتا ہے تو اسقدر بدگمانی بھی اچھی نہین ہے شاید تو اس سے بھی کچھ خفا ہو -

کملا دیوی - ان باتون کے لیے تو آپ کو بہت سا وقت ملے گا - اب اگر فرمائیے تو مین بھی اپنے آنے کی ضرورت ظاہر کردون -

کمار - مین تو خود ہی یہ دریافت کرتا ہون بتاؤ جلد بتاؤ - تمھاری وجہ سے اسوقت مجھے جسقدر خوشی ہوئی ہے مین بیان نہین کر سکتا -

کملا دیوی - خیر اگر ایسا ہے تو مین آپ کا شکریہ ادا کرتی ہون - تکلف کا نہ یہ وقت ہے اور نہ مین تکلف

کر کے اپنا تھوڑا سا وقت کھونا چاہتی ہون - صاف بات کہے دیتی ہون - رنجیت سنگھ کو جب سے اپنا قاصد بنا کر آپ نے شام گڈھ بھیجا تھا اُس وقت سے کماری کی بیقراری اور بھی زیادہ ترقی کر گئی ہے - دن دونی اور رات چوگنی ہوتی ہے وہ اُس مچھلی کی طرح کہ جسے پانی سے باہر نکال پھینکا ہو تڑپ رہی ہے - آپ نے وعدہ کیا تھا - ہان مین بھولی نہین آپ کی طرف سے رنجیت سنگھ نے وعدہ کیا تھا کہ دو تین روز بھی نہین کل ہی کو مین کمار کو یہان لاؤنگا اُس وقت سے نہ وہ آئے اور نہ آپ کی کوئی خبر پہونچی بیٹھے بٹھائے رنج مین یہ اور رنج بڑھ گیا کہ انتظام کی سخت تکلیف اٹھانی پڑی تمھارے جھوٹے سچے وعدون نے اور بھی کماری کے رہے سہے صبر و شکیب پر پانی پھیر دیا ہاے مجھے تو خود اُس کی طرف سے یہ الفاظ ادا کرتے ہوے شرم آتی ہے کہ مین نے کیا خطا کی جسکے بدلے مین مجھے یہ سزا دی گئی -

کملا دیوی جب یہ بات کہہ چکی تو کمار کچھ کہنے کو ہوے مگر اُن کے آنسو نکل پڑے اور بد اوسان ہو کر چپ رہ گئے غش تو نہ آتا مگر ہان یہ ضرور ہوا کہ دیر ہو گئی اور اُن سے کوئی ڈھنگ کا جواب بھی نہ بن آیا - اب کمار کو دوبارہ جواب کی تحریک کرنی پڑی - بڑی مشکل سے دل تھام کر کمار نے جواب دیا - پیاری - میری درد خواہ کملا میرے ایسے نصیب کہان ہین کہ کماری کی بھیجی ہوئی تم میرے پاس آؤ اور کوئی پیغام لاؤ - میری زندگی مین شاید ایسا کوئی خوشی کا دن نہ آیا ہوگا - مگر افسوس کہ تمھین اور میری پیاری کو میری مصیبت کی خبر نہین ہے - ہاے مین تمھین قصوروار بھی نہین ٹھہر اسکتا یہ کہکر زار زار کمار روئے - آنسو تھمے دل کچھ قابو مین آیا - تو تمام حال سُنایا رنجیت سنگھ کو ساتھ لے کر شام گڈھ جانا رنجیت سنگھ کا غائب ہونا اپنا محروم لوٹ آنا - گھر آکر رنجیت سنگھ کا انتظار کرنا سب کچھ کہدیا - جب یہ سب بیتا کہہ چکے اور کملا سُن چکی - تو کملا کو بھی بیقراری پیدا ہو گئی - یون سمجھیے کہ کمار کا یہ قصہ سنانا نہ تھا - بلکہ ایک آگ کا شعلہ تھا جو اک دم کملا کے رگ و پے مین سرایت کر گیا - اسکے دل پر بجلی گر پڑی - اُسکے سامنے دنیا تیرہ و تار

ہو گئی - آنکھون کے آگے اندھیرا چھا گیا شاید آپ نہ سمجھے ہون کہ ایسا کیون ہوا رنجیت سنگھ کا نام سنکر - اُس کے غائب ہونے کی کیفیت سنکر - اسکی مصیبت کا خیال کرکے -

کملا کے سامنے مصیبت کی تصویر کھڑی ہوئی - اگر کماری کا خیال نہ ہوتا اس کی بیکسی اور بے بسی کملا کے جوش عشق کو ٹھنڈا نہ کردیتی - اگر کمار کا پاس ادب مانع نہ ہوتا - اگر راز عشق کے افشا ہونے کا اندیشہ اسکی محبت کی بھڑکی ہوئی آگ پر پانی نہ چھڑک دیتا تو نہ اسے جنگل کے بھیانک ہونے کا ڈر ہوتا - نہ اُسے جنگل کے موذی درندون کی پروا ہوتی نہ گھر اور وطن کے خیرباد کہنے سے وہ اندیشہ کرتی - نہ کسی کے ملامت کو وہ خاطر مین لاتی - نہ بدنامی کا پاس کرتی - نہ نیکنامی کی خواہش اس کے دل مین آتی ضرور جو کچھ اس کے دل مین آرہی تھی اُس بات کو پورا کرتی - کوئی پوچھا تو ہم صاف صاف بیان کیے دیتے ہین کہ وہ کیا خواہش تھی اور اسکے دل مین کیا خیال تھا -

یہ کہ اسی وقت یہ لباس اُتار گیروا لباس بدل - گلے مین کفنی - کانون مین مندرے ڈال - ہاتھ مین سرنگن لے پاؤن مین کھڑاؤن پہن - غرضکہ اپنا جوگنون کا بھیس بنا - اپنے پیارے اپنے جان سے زیادہ پیارے کی تلاش مین نکل چل - مگر خیر اس خیال کو اُسنے دوسرے وقت کے لیے اُٹھا رکھا - دل کو یہ کہکر خاموش کردیا - کہ شام گذر ہونےچی اور تیری خواہش پوری کی - کوئی کچھ کہے ایک نہ سنونگی کسی کی بات پر کان نہ دھرونگی جنگلون نکل جاؤنگی اگر رنجیت سنگھ سات سمندر پار ہوگا اگر زمین کے پردہ کے اندر اُسے چھپا دیا ہوگا تو اُسے ڈھونڈھ لاؤنگی

ادھر اس کا یہ خیال تھا - اُدھر کمار اپنی فکر مین غوطے کھا رہے تھے اُنھین سندر شانتا کی فکر نے مار رکھا تھا اُنھین یہ فکر تھی کہ ابھی کملا دیوی کے ساتھ جاؤن گا اور کچھ نہین درشن تو کرہی آؤنگا - کملا کو دیر تک چپ لگی رہی تو آخر کمار بولے کہ کملا اگر کہو تو مین ابھی تمھارے ساتھ چلون -

یہ بات سنتے سے پہلے ہی کملا کے ہوش اُڑ گئے تھے اُسکے اوسان خطا ہو چکے تھے - وہ برائے نام زندہ تھی

باقی سچ پوچھیے تو اُسکے پران نکل گئے
تھے - وہ اپنی زبان پر بھی قادر نہین
رہی تھی کہنا کچھ چاہتی تھی اور زبان سے
کچھ نکلتا تھا - اُس نے کمار کو یہ کہکہ
لاجواب کردیا کہ اسوقت کیا موقع ہے
رات زیادہ گذر گئی دو چار گھنٹے مین
دن نکل آئیگا - اتنی دیر مین وہان
پہونچین گے ناحق کی دقت ہے - بات
کرنی تو کیا شاید دن کی وجہ سے باغ
مین جانا بھی نصیب نہ ہوگا - آپ کل
آئیے دن مین دہان پہونچ جائیے رات
کے وقت شاید مین ہی آپ کو سپاہی
کی جگہہ پہرہ دیتی ہوئی ملونگی اور
آپ کی منتظر رہونگی -

کمار نے مجبوری کو یہ بھی منظور کیا
نہ کرتے تو اور کیا کرتے - ادھر کملا نے
اجازت مانگی - کمار نے خوشی سے اجازت
دے دی - کملا دیوی اس باغ سے
نکلی اور سیدھی اُس سڑک پر ہولی
جو شاہم گڑھ کو گئی تھی -

باب دسوان

سچ یہ ہے محبت کا آزار بُرا آزار
ہے - دیکھیے کیا اندھیری ہے جنگل مین
کیا بھیانک سمان پھیلا ہوا ہے آدمی نام
کو بھی نہین - ہونگے تو وہی ڈاکو جنکے
مذہب مین مسافرون کا خون بہانا جائز
ہے - اس وقت وہی درندے سیر
کرتے پھر رہے ہونگے کہ جنھین دیکھنا
کیسا - جنکے نام سے آدمی کو جاڑا
چڑھتا ہے - رونگٹے کھڑے ہوتے ہین
اور تو اور جنگلی درخت بھی تو اسوقت
غضب کر رہے اور بیکس آنے جانیوالے
کو بھوت بن بن کر ڈرا رہے ہین پھر
کہ جنکے بس مین کوئی بات ہی نہین
ہے - جنھین بیکار سمجھتے ہین جنسے
نہ کوئی کبھی ڈرا نہ ڈرے مگر اسوقت
اُن کی بھی بن آئی ہے - ایسی ٹھوکر
دیتے ہین کہ چلنے والا بلبلا اُٹھتا ہے
خیر یہ سب کچھ ہے مگر ہماری بہادر
عاشق مزاج کملا کو کسی بات کی ذرہ
بھر فکر نہین ہے وہ اپنے خیال کا
دامن بھی مضبوطی کے ساتھ تھامے
ہوے ہے اور گردن جھکائے چلی
جارہی ہے - اسکے دل مین طرح طرح
کے خیال آتے ہین - کبھی کہتی ہے کہ
افسوس مین نے سندر شانا کا کہنا کیون
مانا - اور یہ سنسانی سننے کے واسطے
یہان کیون آئی - ہاے یہ تو سچ ہے

اُکہ کماری کو میں جب وقت یہ خبر سناؤنگی
کہ کل دلیپ سنگھ شام گڈھ آئینگے
وہ تو خوش ہو جائے گی مگر میرا دل
مردہ ہو گیا اور اُس وقت اور بھی
زیادہ مجھے رنج کا سامنا ہوگا کیونکہ
جیسا اُسے کمار کی آمد کا فکر تھا مجھے
اپنے پیارے کی آمد کا انتظار تھا۔
ہائے۔ ہائے

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

کمبخت کینہ پرور جفا جو آسمان میں نے تیرا
کیا بگاڑا تھا کہ تو نے یہ مصیبت کا تازہ
پہاڑ میرے اوپر توڑ دیا۔ جدائی کے
صدمے۔ دوری کی مصیبتیں۔ علیحدگی
کی بیقراریاں ہی کیا کم تھیں کہ تو نے
یہ گل کھلایا۔

غرض یہی خیال تھے کہ جنھوں نے
کملا کو اس قدر مجبور اور از خود رفتہ بنا رکھا
تھا کہ اُسے راستہ معلوم نہ ہوا اور
وہ شام گڈھ جا پہونچی جب وہ
شام گڈھ کے اُس باغ میں پہونچی
کہ جہاں آپ نے کل کمار اور رنجیت سنگھ
کو دیکھا تو اُس نے ذرا اپنی حالت
درست کی بیقرار دل کو سنبھالا۔ اچھلتے
ہوئے کلیجہ کو دبایا۔ اور اپنا مردانہ
لباس اُتارا۔ اصلی لباس پہنا۔
ابھی پورا پورا اجالا نہ ہوا تھا۔ دن
نکلنے کا وقت اگرچہ قریب تھا۔ مگر
دن نکلا نہ تھا۔ کملا نے سیدھی کماری
کے باغ کی راہ لی۔ اُسے خیال تھا کہ
کماری رات کو میرا بہت کچھ انتظار
کرتے کرتے دیر میں سوئی ہوگی اسلیے
شاید ابھی وہ اپنی نیند بھی پوری نہ
کر سکی ہوگی۔ اور بے خبری کے عالم
میں پڑی سو رہی ہوگی۔ کبھی کبھی یہ
گمان بھی ہوتا تھا کہ انتظار بری چیز
ہے کچھ عجب نہیں ہے شاید وہ ابھی
تک میرے اور کمار کے آنے کی
امید میں آسمان کے بیشمار تاروں کو
گن رہی ہوگی۔ مگر جب وہ باغ کی
خاص اُس بارہ دری میں پہونچ گئی
کہ جہاں سندر شانتا اور وہ برسوں
سے ایک جگہ رہتی تھی۔ اور اپنی
عمر ہنسی خوشی کے ساتھ گذارتی تھی
تو اس کے یہ سارے خیال تمام
منصوبے مکڑی کے تنے ہوئے جالے
سے بھی زیادہ پوچ اور کمزور نکلے۔
کیونکہ نہ وہاں اُسے کامنی کی صورت
دکھائی دی نہ سندر شانتا کا چاند سا
مکھڑا نظر آیا۔ نہ کوئی پہرہ والی عورت

لی - اُس نے اس بات پر کچھ تھوڑا
تعجب نہ کیا بلکہ اُسے ایسا بڑا اچنبھا
ہوا کہ اس سے پہلے کبھی نہ ہوا تھا -
شاید اسکی زندگی مین کبھی کوئی ایسا
موقع پیش نہ آیا تھا کہ کماری باغ کو
چھوڑ کر محل مین سوئی تھی وہ خوب
جانتی تھی کہ باغ کی بہار کے مقابلہ پر
کماری کو محل کی چہل پہل کبھی پسند
آئی ہے نہ آئے گی - کچھ دیر سکتہ کے
عالم مین گذری کھڑی ہوئی در و دیوار
اور درختون کو دیکھتی رہی - پھر اُسکے
جی مین یہ آئی کہ آؤ ایک دفعہ باغ کا
ایک ایک کونا ایک ایک جھاڑی
دیکھ لون پھر محل مین چلکر سندر شانتا
کو تلاش کرونگی - مگر پھر خیال پلٹا
وہ خود بخود اپنی سمجھ کو بُرا سمجھنے لگی
کہ مین بھی کتنی کم عقل اور نادان ہون
کہ ناحق بُرے بُرے خیال کرتی ہون
اچھا یہی سہی کہ وہ کبھی آج تک
باغ کو چھوڑ کر محل مین نہین گئی - مگر
آج اُسے ڈر ہی معلوم ہوا ہو - اُسکے
دل مین آگیا ہو اور چل دی ہو تو
اُسے روکنے والا کون تھا - اگر وہ
چلی گئی بھی تو جاتی کسی پہرہ چوکی والی
عورت کا نہ ہونا کیا معنے - اسے اِسلئے
تو پلنگ بچھا ہوا ہے - بستر لگ رہا
ہے مین بھولی نہین ہون اچھی طرح
پہچانتی ہون ضرور یہ سندر شانتا ہی
کے سونے کی جگہ ہے - اس سے کچھ کچھ
امید بھی ہوئی شاید وہ اُٹھکر محل مین
چلی گئی ہوگی اچھا محل مین کیون جاتی
اس وقت اُٹھنے کی کون سی ضرورت
تھی - یہ سوچ کر چپ ہو رہی پھر طبیعت
کا رخ بدلا - گردن ہلائی - اور بیساختگی
کے ساتھ یہ کہہ کہ اونھہ ناحق کیون
جنجال مین پڑون طبیعت پر زور ڈالنے
کی کیا حاجت آسمان زمین کے خیال
کو یکجا کرنے کی کون ضرورت ہے محل
دور کتنا ہے چل کر ذرا دیکھ آؤن جو
کچھ ہوگا سب معلوم ہو جائے گا - یہ
سوچ کر وہ محل کی طرف چل دی -

ان خیالون مین بھی اس کا کچھ
تھوڑا وقت نہین گذرا تھا - جب
وہ آئی تھی تو چاندنا نہ ہوا تھا اور
اب بالکل چاندنا ہو چلا تھا - وہ محل
مین پہونچی تو دیکھا کہ باندیان اپنے
اپنے کام مین مشغول ہین کوئی بستر
لپیٹ رہی ہے کوئی منہ دھو رہی
ہے کوئی کھڑی اپنی آنکھین مل رہی
ہے کوئی کچھ کوئی کچھ کر رہی ہے

کماری کی ماتا رانی تلکا بڑے سویرے کی اٹھنے والی تھین وہ ایک جگہ کھڑی ہوئی کوئی کتاب دیکھ رہی تھین - جو شاید راماین وغیرہ تھی -

ان ہی کملا وہان پہونچی انھون نے کتاب بند کر دی اور فوراً اسکی طرف مخاطب ہوئین پوچھنے لگین کہ کملا رات تو سندر شانتا سے روٹھ کر کہان چلی گئی تھی - کملا یہ سنتے ہی پرکھ گئی کہ انھین کسی نہ کسی طرح یہ ضرور خبر ہوگئی ہوگی کہ کملا کہین گئی ہے انھون نے کماری سے یہ دریافت کیا ہوگا کہ وہ کہان گئی ہے تو اسوقت انھون نے یہ بہانہ کر دیا ہوگا کہ مجھ سے روٹھ کر کہین چلی گئی ہے - مگر یہانتک بھی اچھا ہوا - انھون نے بڑی اچھی چال کھیلی ورنہ اسی وقت آفت آجاتی اپنے دل مین یہ سوچ کر وہ رانی سے کہنے لگی کہ مین جہان کہین تھی آپ کو بتادون گی - مگر آپ سے یہ کس نے کہا ہے -

رانی - جب مین رات باغ مین گئی اور تجھے نہ پایا تو دریافت کرنے پر یہ معلوم ہوا - کامنی اور سندر شانتا دونون نے مجھ سے یہی کہا تھا - کیا یہ سچ ہے -

کملا - ہان سچ ہے - کماری کہان ہین

رانی - مجھے کیا خبر ہے وہ اتنک یہان نہین آئی ہے باغ ہی مین ہوگی -

کملا - ہان مین اب تک باغ مین نہین گئی - گئی بھی تو وہ مجھے نہین ملی - جیسے مین نے اسے رات حیران کیا ہے اور اس کے ڈھونڈھنے سے اُسے نہین ملی ہون اسی طرح اُسنے اب مجھے ستانا شروع کیا ہے -

رانی - خیر تمھارا جھگڑا تم جانو - جاؤ دیکھو وہین ہوگی کامنی سے پوچھو -

کملا - کامنی بھی وہان نہین ہے -

رانی - پھر تو ضرور یہی بات ہے کہ تجھے دیکھ کر بس تیرے دق کرنے کے واسطے وہ کہین نہ کہین چھپ گئی ہین - جا جلد ڈھونڈھ لے میرا خیال ہے کہ کسی گھنی جھاڑی مین ہونگی -

اتنا سنتے ہی کملا کا دل کانپ گیا - اس کے چہرہ کا رنگ اُڑ گیا مگر اُس نے اتنی ہوشیاری کی کہ اُف تک نہ کہا نہ سنا دبے پانون باغ کی طرف لوٹ آئی - یقین ہے کہ اس حالت مین تھوڑی دیر اگر وہ رانی

کے سامنے کھڑی رہتی تو رانی بھی ضرور سمجھ جاتی - کہ کچھ نہ کچھ بات ہے
کملا جب باغ مین آئی تو تھوڑی دیر اُس نے حوض پر کھڑے ہو کر کچھ دیر اور انتظار کیا مگر جب کامنی اور سندر شاستا کی صورت نہ دکھائی دی تو اب اُسنے پہلے خیال کو پھر واپس لیا یعنی اُسے یہ دھن لگی کہ باغ کا ایک ایک کونا ڈھونڈھے چنانچہ وہ پھرنے لگی - اور اُس نے ادھر اُدھر ڈھونڈھنا شروع کیا ایک جھاڑی مین جو بہت ہی گھنی تھی اُسے کوئی آدمی منھ پر چادر ڈھانپے بے خبر سوتا نظر پڑا - اب اسکا ماتھا ٹھنکا - مگر اُس نے دیر نہ لگائی - خیالات کو طول نہین دیا معاً اس سونے والے آدمی کے منھ پر سے چادر اُٹھائی - دیکھا کہ کوئی غیر نہین ہے کامنی ہے مگر کامنی کا یہان پڑا ہونا اُس نے علت سے خالی نہ سمجھا - وہ جان گئی کہ ضرور کوئی نہ کوئی گل کھلا ہوا ہے فوراً اُس نے ایک شیشی نکالی اور اُسے کامنی کی ناک سے لگا دیا - یہ بیہوشی دور کرنے کی دوا تھی - اسکے سونگھنے کے تھوڑی دیر بعد ہی کامنی

کو اچھی طرح ہوش آگیا - اور وہ یہ کہتی ہوئی کملا کے سامنے کھڑی ہو گئی - کہ ایشور تیرا کیونکر شکر ادا کرون تو نے مجھے دوسری مرتبہ زندگی بخشدی ورنہ مین تو یہ سمجھ چکی تھی کہ دنیا کے سر سے پھر باغ کی اسی قدر ہوا کھانی میرے نصیب مین لکھی ہوئی تھی - شکر ہے شکر مصیبت کا وقت نکل گیا - گرہ ٹل گئی اور مجھے پھر اپنی پیاری کملا کی صورت دیکھنی نصیب ہوئی -

کملا - اب اس طرح کب تک باتین کر کے مجھے تعجب مین ڈالتی رہے گی صاف صاف کہہ کیا ہوا تو یہان کیون پڑی ہوئی تھی سندر شاستا کہان ہے -

کامنی - بس بہن اس وقت مجھے زیادہ نہ چھیڑو - میرا دل دھڑک رہا ہے اور مجھ مین ہنسی مذاق کی طاقت نہین ہے -

کملا - کامنی کیا کچھ دیوانی ہو رہی ہے بھلا کبھی اسقدر بے موقع ہنسی مین نے کی ہے کہ آج کرتی بتا جلد بتا مین بیتاب ہو رہی ہون -

کامنی - اچھا بیٹھو تم سچ سچ بتاؤ کہ تمھین کچھ معلوم نہین ہے -
کملا نے دیکھا کہ دیر کا موقع نہین ہے

اُس نے فوراً کامنی کے سر کی قسم کھائی
کہ مجھے کچھ حال معلوم نہین ہے - تب
کامنی کہنے لگی بسکھی جسوقت کہ تم کو
رات کماری نے رخصت کیا ہے تو
مین نے یہ چاہا کہ مین بھی سو رہون
اور کماری بھی کچھ دیر آرام کر لے
مگر کماری کو تو دوسری لو لگی ہوئی تھی
اُنھون نے کسی طرح میری بات کو
منظور نہ کیا اور کہا کہ کامنی تو اسنے
کوئی کہانی سُنا - پیاری کملا رات
رات مین ضرور پلٹ کر آئے گی اور
کمار کو اپنے ساتھ لائے گی - ہمارا
سو جانا اچھا نہین ہے ورنہ وہ میری
ہنسی اُڑائے گی - اور مجھے ذلیل کریگی
کہ مین تو تمھارے لیے جنگل جنگل کی
خاک چھانتی پھرون اور تم آرام سے
سوؤ - اول تو کماری کا حکم بجالانا ہی
میرے واسطے بہت ضروری تھا -
دوسرے یہ بات میری سمجھ مین آگئی
مین بیٹھ کر کہانی کہنے لگی - مجھے کہانی
کہتے ہوئے تھوڑی سی دیر گذری تھی
کہ اتفاق سے رانی جی یہان آن پہونچین
چونکہ اُس وقت کچھ زیادہ رات
نہین گذری تھی اُنھون نے ہمکو جاگتا
ہوا دیکھکر کچھ تعجب نہین کیا البتہ
تمھاری نسبت اُنھون نے دریافت
کیا کہ کملا کہان ہے - کماری تو خاموش
ہو رہین - مگر مجھے اچھی سوجھی کہ مین نے
اُن سے کہدیا کہ کماری سے روٹھ کر
وہ کہین چلی گئین - اس پر اُنھون
نے سندر رشانا سے دریافت کیا کہ کیا
دراصل یہ سچی بات ہے اُنھین بھی
بہانہ تو ہاتھ آہی گیا تھا اس لیے
فوراً اُنھون نے بھی میری بات کو
دھرا دیا - رانی کچھ نصیحتین کر کے
واپس چلی گئین - ہم دونون کچھ دیر
تک تو اس بات پر متوجہ ہوتے رہے
کہ خلاف معمول آج رانی کیون آئین
مگر پھر کچھ دیر بعد یہ خیال جاتا رہا - اور
مین پھر کہانی کہنے لگی - کماری کو پھر
ایک اور بات سوجھی وہ یہ کہ کہنے لگین
کملا ضرور کمار کو اپنے ساتھ لاویگی
اگر کسی پہرہ دار عورت نے دیکھ لیا
تو بھید کھل جائے گا - اس
سے یہ بہتر ہے کہ اُنھین یہان سے
ٹال دون چنانچہ وہ فوراً اُٹھین اور
سب عورتون سے کہدیا کہ جاؤ تم سب
کا پہرہ آج کے واسطے ہم نے موقوف
کر دیا - مثل مشہور ہے کہ اندھے کو
دو آنکھون کی ضرورت ہوتی ہے

ان سب کا تو یہ عین منشا تھا کیسی نے منھ بھر کر اتنا بھی نہ پوچھا کہ آخر آج ایسا کیون کیا جاتا ہے - دم بھر مین سب خوشی خوشی دعائین دیتی ہوئین نو دو گیارہ ہو گئین - اب باغ مین صرف مین اور کماری باقی رہ گئے - یہ تو تمھین معلوم ہی ہے کہ باغ کا یہ دروازہ کہ جو قلعہ کیطرف نہین ہے بند ہو جاتا ہے مگر چونکہ آج تو ایک نئی بات ہونیوالی تھی دروازہ بھی کھلا رہ گیا - اور ہم دونون کو خبر بھی نہ ہوئی ہمین کہانیان کہتے ہوے آدھی رات گذر گئی آخر مجھے نیند آچلی - کماری کی پھر مجھے خبر نہین کہ وہ بھی سو گئین یا بدستور جاگتی رہین -

مین بے خبر پڑی سو رہی تھی اور معلوم نہین کہ اس وقت کیا خواب دیکھ رہی تھی کہ یکایک مجھے ایک آواز سنائی دی کہ جیسے کوئی ڈر کر چیخ مارتا ہے - میری نیند کچھ غفلت کی تو ہے نہین فوراً آنکھ کھل گئی - دیکھتی کیا ہون کہ کماری کا پلنگ خالی پڑا ہوا ہے اور دو آدمی بہت سفید کپڑے پہنے ہوے باغ کے دروازہ کی طرف بھاگے ہوے چلے جا رہے ہین

مین دیکھتے ہی فوراً سمجھ گئی کہ یہ چور ہین اب کیا تھا میرے پیرون کے تلے سے زمین نکل گئی - تلوون سے لگ گئی آنکھون کے آگے اندھیرا آ گیا - مین ہاے چور ہاے چور کہتی ہوئی قلعہ کی طرف بھاگنے لگی - مگر ڈر بری چیز ہے میرا ایک ایک پانون من من کا ہو گیا - مین چلا رہی تھی مگر میری زبان سے آواز بہت کم نکلتی تھی - آخر جب مین یہان تک پہونچی تو اس جھاڑی مین میرا دامن الجھ گیا مثل ہے کہ دودھ کا جلا چھاچھ کو پھونک پھونک پیتا ہے - یا یون سمجھو کہ سانپ کا کاٹا ہوا ایک بار لیٹے ہوے سوت سے بھی ڈر جاتا ہے مین نے یہ سمجھا کہ لو بس اب میری جان کی بھی خیر نہین ہے یہ کوئی چور ہے کہ اس نے مجھے پکڑ لیا - مین ڈر کر لڑکھڑا کر دھڑام سے زمین پر گر پڑی مین سمجھ رہی تھی کہ مین مر گئی - بس اسوقت سے اسوقت خبر ہوئی جب تم نے مجھے اٹھایا بتائیے کیا کماری کی آپکو بھی کچھ خبر نہین ہے -

کملا - ہاے ہاے - اے ایشور یہ کیا کر دیا کیا سچ مچ ایسا ہو گیا - اگر یہ صحیح ہے

تو بس مجھے کبھی اپنی زندگی کا خاتمہ سمجھنا چاہیے - کیونکہ جو کچھ آفت آئیگی وہ مجھی پر آئے گی - یہ کوئی نہ جانے گا کہ کملا بیچاری بے قصور ہے ہر کوئی یہی کہے گا کہ بس جو کچھ ہے وہ اسی کا فتور ہے -

کامنی - کملا - پیاری کملا - کیا واقعی کماری کا پتہ نہین ہے -

کملا - کامنی بس اب مجھ سے بات نہ کر جیسے مین اپنی زندگی سے ناراض ہون اسی طرح تجھ سے بھی ناخوش ہون - ہائے کیا مین چلتے چلتے تجھ سے نہ کہہ گئی تھی کہ ہوشیار رہنا - آخر دشمن اپنا کام کر گئے اور ایسا کام کیا کہ میری اور تیری زندگی کے لالے پڑ گئے -

کامنی بھی یہ سنکر کانپ اٹھی اور رونے لگی - مگر کملا نے کہا کہ اب رونا فضول ہے لے مین تجھ سے رخصت ہوتی ہون اگر زندہ رہی تو پھر ملونگی ورنہ سمجھ لے کہ میرا اور تیرا آج ہی تک کا ساتھ تھا -

کامنی کملا کو بہت ہی پیاری تھی اس کی شاگرد بھی تھی اُسنے اتنا سُنا تو دوڑ کر کملا کے پیر پکڑ لیے اور قدمون پر گر گئی اور بولی پیاری سکھی

مجھے تو مار کر یان سے چلی جا
زمین کے پردہ کے اندر چھپا جا
مرونگی مین جو کھا کر تیرا غم
کریگا کون تجھ بن میرا ماتم

کملا نے جو یہ سُنا دل مین درد پیدا ہوگیا آنسو کہ جنھین اب تک وہ بڑی ہمت کے ساتھ ضبط کیے ہوے بھی آنکھون مین بھر آئے - مگر اُسنے فوراً پونچھ ڈالے اور بولی کہ کامنی بس زیادہ سمجھانے کی فرصت نہین ہے اتنا ہی کہکر مین خاموش ہوتی ہون کہ مین اب تک تجھ سے کچھ یون ہی تیری غفلت کی وجہ سے ناراض بھی مگر اب خوش ہون - میرا یہان رہنا اب ہرگز مناسب نہین ہے - اگر مین یہان رہی تو آج ضرور مار ڈالی جاؤنگی - بس اگر زندگی ہے تو پھر ملونگی - اتنا کہکر وہ رخصت ہوگئی باغ کے دروازہ سے نکلی - کامنی اُسے پکارتی رہی مگر اُسنے ایک نہ سُنی -

باب گیارھوان

جس جدائی کے پہاڑ سے دن کا انجام وصل کی مختصر رات ہے اُس دن سے بڑھکر بھی عاشق کیواسطے

دنیا کی کوئی نعمت نہین - انتظار کی
بڑی تکلیف اُٹھانی پڑتی ہے تو پڑے
مگر اس کے انجام پر دھن دولت نثار
کر دین تو کم ہے اور تن من وار دین تو
تھوڑا - کیون -

اس لیے کہ جب کملا گئی تو دلیپ سنگھ
کو رات کا باقی حصّہ لوٹ پوٹ کر
کاٹنا نہ پڑا - اُس کے آنے سے کمار
کے زخم دل پر گویا ایک مرہم رکھا گیا -
اُسکی بیقراری جاتی رہی - نیند جس کا
اب کوسون پتہ نہ تھا جس سے اُسکا
دماغ قریب قریب نا امید ہو چکا تھا
پھر آ پہونچی - وہ سوئے اور خوب
آرام سے سوئے ایسے کہ جب آنکھ کھلی
تو اسوقت خوب اُجالا ہو رہا تھا -
سورج بھی بانس دو بانس چڑھ گیا تھا
ہان جو بات کہنی ہے وہ یہ ہے کہ دن
جو نکلا تو ابھی سے کمار کا جی چاہا کہ شام
ہو جائے - دن چھپے - اور مین اپنے
تیز گھوڑے پر سوار ہو کر اسے تیز کر کے
آن کی آن مین - بلکہ چشم زدن مین
منزل بہ منزل پہونچ کر شام گڈھ کے باغ
مین جا پہونچون - اب یہان گھوڑا
باندھون اور وہان سے بال باڑکا یعنی
اُس باغ کی طرف روانہ ہون جو کماری
کا ہے - جہان کملا باہر گھڑی میرا انتظار
دیکھ رہی ہو - اور کماری باغ کی
ٹھنڈی ہوا کھا رہی ہو -

اسکا تو یہ خیال تھا مگر دن کو گھٹنے
بڑھنے کا اختیار نہین - فریاد سننے کیلیے
پرماتما نے اُسے کان ہی نہین دیے
کسی کے بیقرار دل کے دیکھنے کے لیے
اُسے چمکتی ہوئی آنکھین ہی عطا نہین
کی گئین - وہ جب نکلیگا اپنے معین وقت
پر - اور جب چھپیگا اپنی مقررہ میعاد پر
اسلیے ہم کو کہنا پڑا کہ یہ بیجا آرزو اور یہ
فضول خواہش بیکار گئی اور دلیپ سنگھ
کو اس تمنا کا کچھ نتیجہ نہ ملا -

پھر بھی اتنا اچھا ہوا کہ ان باتون
مین اُسکا بہت وقت کٹ گیا - انھین
خیالون مین دوپہر ہوئی اور پھر پل مارتے
مین وہ بھی نہین رہی گرمی کم پڑی اور
شام ہونے کو آئی - اگرچہ راج کمار
کے لیے یہ وقت بڑی تمناؤن سے آیا
مگر ہم تو یہی کہین گے کہ وقت نہ گھٹا
نہ بڑھا وہ اپنے وعدہ پر آیا -

کمار نے خود جا کر گھوڑا کسا اور نہ کسی
کو خبر کی نہ اور کسی کو ساتھ لیا سوار
ہو کر راج گڈھ سے نکل شام گڈھ
کے راستہ کو ہو لیے - گھوڑا تیز

گیا ہوا تھا - دوسرے یہ کہ آٹھ دس
کوس کا راستہ کوئی بڑی بھاری منزل
نہین ہوتی - اسواسطے وہ جلد پہونچ
گئے دھوپ اگرچہ زرد پڑگئی تھی مگر آفتاب جہان
کو ابھی نورانی جمال ضرور دکھا رہی تھی -
یہ اُسی باغ مین ٹھہرے کہ جو اندھیرے
مین بے نظیر تھا اور جس مین رنجیت سنگھ
کے ساتھ یہ پہلے بھی ٹھہر چکے تھے -
چونکہ یہ وقت ایسا ہوتا ہے کہ آدمی
اپنے گھرون کو جاتے ہین اسواسطے
کسی نے اُنھین دیکھا نہین - کیونکہ
کسان وغیرہ دن چھپتا دیکھ کر اپنے
بھونس کے جھونپڑون اور کچی عمارتون
مین واپس جا چکے تھے -

دلیپ سنگھ نے دن کی طرح بیقراری
کے عالم مین یہان بھی اپنا وقت گذارا
اور پھر جب خوب اندھیرا ہو گیا تو وہ
خوش ہوتے دل مین لاکھون تمناؤن
بیسیون مچلنے والی آرزوؤن کو لے کر
کماری کے باغ کے پاس جا پہونچے -
وہان انھین دو ایک کم درجہ کی
عورتین ملین کہ جنھین آنکھون نے
کانا پھوسی کرتے ہوئے پایا - یہ ٹہلتے
ہوئے اور آگے چلے گئے - مگر جب
خاص اس دروازہ پر پہونچے کہ جہان
انھین امید تھی کہ کملا کھڑی ہوگی تو
وہان کملا کے نہ ملنے نے انھین رنج
دیا - اسطرف سے یہ خیال پیدا ہوئے
کہ کملا جھوٹی نہین دھوکے باز نہین پھر
اُس نے کیون مجھ سے جھوٹا وعدہ
کرکے مجھ پر غم کا مینھ برسایا - بدگمان
دل نے ان سے یہ بھی کہا اور کچھ بات
نہین یا تو وہ میری بدنصیبی سے بھول
گئی - اور یاد کرنے سے سوا ے
اُس کا اور کچھ نشا ہی نہ تھا یا یہ کہ
جلدی کے سبب میرا کام بگڑا ابھی
شاید اُسکو میرے آنے کا گمان ہی نہوگا
غرض سو خیال تھے - مگر سب مین مستحکم
یہی تھا کہ مین وقت سے پہلے آپہونچا
اسی لیے وہ واپس ہوکر یہ چاہتے تھے
کہ پھر آؤنگا اور یہ شعر اُس وقت
اُنکے حال پر صادق آ رہا تھا ؎

یون وہ دروازے پہ ملتے نہین اختر شاد ل
گھر سے کم روز کے دس بیس تو چکر مارو

مگر پورے پورے دس قدم بھی نہ
اُٹھانے ہونگے کہ اسی باغ مین سے
ایک درد بھری دل کی توڑنے والی
آواز اُنکے آرزومند کان تک پہونچی
جو تیر کی طرح دل پر لگی - اور تیز چھری
کی طرح دل کو گھائل کر گئی - آواز کا

مفہوم یہ تھا۔
ہائے میری پیاری میری بھولی
کیا سچ مچ مجھے اب کبھی تیری صورت
دیکھنی نصیب نہ ہوگی کیا اسی لیے مین
آجتک تیرے ناز اٹھائے تھے کہ یک لخت
تو مجھ سے منہ چھپا لیگی - ست رشانتا
مجھے صبر آجاتا اگر تو مر گئی ہوتی - اگر میرے
سامنے کسی نے تیرا گلا کاٹ دیا ہوتا
تو مین رو پیٹ کر چپ ہو جاتی - مگر
یون تیرے غائب ہو جانے مین عزت
آبرو پر حرف آتا ہے - ناک کٹتی ہے
وقعت پر پانی پھر جاتا ہے - ہائے
یہ بھی خبر نہین کہ کس دشمن نے ایسا کیا -
اسی قسم کے اور بہت سے الفاظ
تھے کہ جو کمار نے وہان سنے اور اسکے
ہوش وحواس بجا نہ رہے وہ سمجھ گئے کہ
کوئی نئی بات ہوئی ہے ورنہ یہ آہ و بکا
کیا ہے - وہ اسی وقت وہان سے
آگے بڑھے مگر ان کا دل اس وقت
اس درجہ بے قابو ہو رہا تھا کہ بس وہی
خوب اندازہ کر سکتے تھے اس وقت
انھون نے قطعی یہ ارادہ کر لیا کہ خواہ
مجھ پر کچھ ہی آفت کیون نہ آئے مین
جبتک اس بھید کو خوب اچھی طرح
معلوم نہ کر لونگا اسوقت تک ہرگز ہرگز
راج گڈھ کو واپس نہ جاؤنگا -
وہ اور کہین اپنے ٹھہرنے کا ٹھکانا نہ دیکھ کر
اسی باغ مین واپس آئے گھوڑے سے
زین پوش اتار کر زمین پر بچھایا - اور
اسی پر پڑ رہے -

باب بارھوان

ناظرین سے ہم کمار کی پھر ملاقات
کرائینگے - اب ذرا ساتھ ہی ساتھ
یہ بھی بتا دینا چاہتے ہین کہ کملا کے چلے
جانے کے بعد راج محل مین کیا گت
ہوئی اور اسوقت جو کمار نے باغ سے
یہ پُر درد دل ہلا دینے والی آوازین
سنی تھین یہ کسکی آوازین تھین - اور
اس بیقراری سے آہین بھر بھر کون رو رہا تھا
سنیے جب کملا چلی گئی تو کامنی بہت
دیر تک روتی رہی - جب اس کے
دل کی بھڑاس نکل چکی اور اس کے
اوسان ذرا درست ہوئے تو اسے یہ
خیال پیدا ہوا کہ کماری یون گئی کملا
یون گئی اب تنہا مین رہ گئی ہون -
اب غیر ممکن ہے کہ مجھ پر کچھ آفت
نہ آئے اور باز پرس نہ ہو - یہ بات
ایسی نہین کہ چھپائے سے چھپ جائے

اور در اصل چھپانا فضول اور بالکل
بے نتیجہ ہے کیونکہ تازہ گھاو ہے شاید
اسوقت کوئی تدبیر ہو سکے - اگر دیر
ہو گئی اور بات ٹھنڈی پڑ گئی تو کچھ بھی
نہ ہوگا - پیچھے پکاری باتیں رہ جائینگی -
سب کے حصہ کی مجھ پر بلا آئیگی - یہ
کوئی نہ جانے گا کہ یہ بے قصور ہے جو
کوئی کہے گا مجھے ہی کہے گا - اس سے
تو یہی بہتر ہے کہ مین بھی یہان سے نکل
جاؤن اور اس واقعہ کی خبر کرتی جاؤن
یہی سوچ کر اُس نے رانی کے نام اس
مضمون کا پرچہ لکھا - کہ آج رات نیا
واقعہ ہوا - کماری کے باغ مین چور
گھس آئے کامنی بیہوش ہو کر گر پڑی
کملا بھی نہین اسوقت سے کماری کا
پتہ نہین - اب کملا کا بھی پتہ نہین اور
کامنی کی خبر نہین کہ بیہوش ہونے کے بعد
جب اُسکو ہوش آیا تو وہ کہان گئی اور
کیا ہوا - نام کی جگہ اُس نے خالی
چھوڑ دی - اور یہ خط ایک باندی کو
دیکر کہدیا کہ میرا نام ہرگز ظاہر نہ کرنا -
بلکہ یہ کہدینا کہ کوئی انجان عورت
یہ پرچہ میرے سامنے پھینککر اتنا کہکر
جھپٹ ہو گئی کہ رانی کے پاس پہونچا دینا
اور وہ پھر مجھ سے کسی ہی قدر دریافت کرین
کچھ نہ کہنا - باندی نے یہ بات مان لی
وہ فوراً چلدی - مگر جب چلنے لگی تو
کامنی نے پھر بلایا پرچہ لیا اور نیچے
یہ دو حرف اور بھی لکھدیے کہ جہانتک
ہمارا خیال ہے وہ یہ ہے کہ یہ سب
کچھ دیوان نراین سنگھ کی شرارت
سے ہوا ہے - اگر وہ موجود ہے تو خیر
اور اگر نہین ہے تو ہمارے لکھے ہوے
مین ذرا بھی شبہہ اور شک کی گنجایش
نہین ضرور یہ سب اُسی کی کارروائی
ہے - فقط

اتنا لکھکر کامنی بھی باغ کو رخصت
کی نظر سے دیکھکر کسی طرف کو نکل گئی
ادھر باندی محل مین پہونچی - رانی کو
خط دیا - پڑھتے ہی اُنکے ہوش اُڑ گئے
مان کی ممتا بُری ہوتی ہے فوراً بھاگی
ہوئی باغ مین آئین - باغ کا ایک ایک
کونا چھان ڈالا - مگر کہین کامنی یا سندر شانتا
یا کملا کا پتا نہ ملا - باندی کو بہت کچھ
ڈرایا دھمکایا - بلکہ مارا مگر اُس نے
وہی مرغے کی ایک ٹانگ والا حساب
رکھا - سترے دیدم دلے نہ گویم کے
مضمون پر بڑے استقلال کے ساتھ
قائم رہی - جب رانی کو مایوسی ہوئی
پھر کیا تھا گھر بھر مین کہرام مچ گیا - ادھر

رانی پچھاڑین پر پچھاڑین کھا رہی تھی اُدھر باندیون کا یہ نقشہ تھا کہ کوئی روتی تھی کوئی بلکاتی تھی۔ کوئی آہ کر رہی تھی۔ کوئی ٹھنڈی سانس بھر رہی تھی۔ دل سب تو دس پانچ ہی کے لگی ہوئی تھی مگر اس مین ذرا بھی کلام نہین ہے کہ رانی کا ساتھ سب کی سب بڑی مستعدی کے ساتھ دے رہی تھین۔

جب یہ شور فریاد حد کے درجہ کو پہونچ چلی تو مہاراج کو خبر کی گئی انکو خبر ہوتے ہی وہی حال ہوا کہ جو سب کا خیال ہو گا کیونکہ وہ بھی کلیجہ پکڑکر بیٹھ گئے سندر شانتا کے نکلنے سے کچھ ہی غم نہ تھا کہ اولاد کی محبت کچھ نہین بڑی فکر یہ بھی کہ دنیا جہان مین تھوکے گی۔ سامنے کوئی کچھ نہ کہے یہ دوسری بات ہے مگر پیچھے ہر کوئی یہی کہے گا کہ کماری کسی کے ساتھ بھاگ گئی۔ آبرو پر حرف آنے کا بڑا غم تھا کیونکہ یہان بہت جان زیادہ جان سے آبرو زیادہ ہوتی ہے۔ ادھر نراین سنگھ والے فقرہ پر کہ جو خط مین لکھا تھا جب نگاہ جاتی تھی۔ تو تعجب ہوتا تھا کیونکہ وہ مہاراج کے پاس موجود تھا۔ بلکہ تہ بیرین بتا رہا تھا کہ عیارون کو دوڑاؤ یہ کرو وہ کرو بعض اوقات امیر کے خلاف مہاراج کی طرح اُسکی آنکھون مین آنسو بھی ڈبڈبا آتے تھے۔ کئی دفعہ غصہ کی وجہ سے اُسکا چہرہ بھی سرخ ہو گیا تھا۔ جب یہ حال تھا تو مہاراج کا اسپر گمان کرنا بالکل بے معنی تھا۔ سب مین بڑی بات یہ تھی کہ اگر کوئی معمولی آدمی ہوتا تو سختی سے یا نرمی سے اُس سے معلوم کر لیتے۔ مارتے یا انعام دیتے اپنا کام نکال لیتے۔ مگر دیوان کہ جسپر راج کا دارمدار تھا اُس سے ایکا ایکی منہ کھول کر کوئی بات کہہ دینا بھی بڑا دشوار تھا۔ تیسرے ایک یہ بات تھی کہ خط مین جس نے یہ فقرہ لکھا تھا اُسکا کچھ حال معلوم نہ تھا کہ کون تھا کون نہین اگر وہ ہوتا تو اس سے البتہ یہ کہہ سکتے تھے کہ تو نے کس وجہ سے ایسا لکھا۔ ادھر بنیا ان ادھر کھائی والا حساب۔ کہون تو مان ماری جاے اور نہ کہون تو باپ کتا کھا جائے والا مضمون تھا۔ غرضکہ مہاراج بت بنے بیٹھے ہوے تھے۔ کچھ نہ کر سکتے تھے نراین سنگھ کی صلاح سے اتنا ضرور ہوا کہ جابجا اٹھی ایک عیار دوڑا دیے گئے باقی تفتیش پھر اسی فکر مین ایسا تیز بچا

ہو گیا کہ اپنی سدھ نہ رہی -
یہ تو یون چھوٹے - مگر رانی کو
کسی طرح صبر نہ آتا تھا وہ صبح سے برابر
اسی طرح ڈھارین مار مار کر رو رہی
تھین - شام ہو گئی تھی تارے نکل
آئے تھے مگر اُنکا وہی رونا تھا - انھین
اپنی خبر ہی نہ تھی - نہ مہاراج کے
بیمار پڑ جانے کا کچھ فکر تھا - یہانتک
کہ آج اُن کے منھ مین کھیل تک اُڑ کر
نہین گئی تھی -

میرے نزدیک اب ہمین یہ بیان
کرنے کی ضرورت نہین ہے کہ کمار نے
یہ آواز کس کی سنی تھی کیونکہ قصہ کا
پڑھنے والا شاید ہی کوئی اتنا بھولا ہو
جو یہ نہ سمجھا ہو کہ رانی کی آواز دلیپ سنگھ
کے کان تک گئی تھی جس سے اُن کا
دل ہل گیا تھا -

باب تیرھوان

عشق مین مصیبت تو جس قدر
ہے وہ دوسرے دکھ مین نہین ہے
جیسی یہ منزل کڑی ہے ویسی دوسری
نہین مگر اس کی تکلیفون مین ایک
خاص مزہ ہے اور اس کے درد مین
ایک عجیب کیفیت ہے کہ اُسکا اندازہ
عاشق کے سوائے اور کوئی نہین کر سکتا
دلیپ سنگھ کو دیکھیے کہ وہ جب سے
پیدا ہوئے اُنھون نے راحت اور
آرام کے سوائے رنج و مصیبت کی
کبھی صورت تک نہین دیکھی تھی
دکھ کا نام سنا تھا مگر کبھی اُس کا مزا
نہین چکھا تھا - مگر جب سے کہ محبت
کا بھوت اُن کے سر پر سوار ہوا اُس دن
سے اُنھین یہ بھی نہ معلوم ہوتا تھا کہ
دکھ کیا ہے اور آرام کون سا ہے -

آپ کو یاد ہوگا کہ اُنھون نے ایک
باغ مین رات کاٹی - اور ساتھ ہی
آپ کو فطرتاً یہ خیال پیدا ہوتا ہوگا
کہ ایک تو راج کنور دوسرے ایسا
نازک کہ پھول مارو تو بدن پر نیل
پڑ جائے پھر اُسے آج رات کو
اس سنسان ڈراونے جنگل مین کہ
جہان اندھیری ایک طرف کالی آنکھین
دکھا دکھا کر ڈرا رہی تھی تنہائی
ایک طرف خیالات کو بدل بدل کر
ظلم توڑ رہی تھی - زمین پر بچھونا تھا
وہ بھی نہ قالین نہ مخملی گدا بچھونے سے
زمین پوش - پھر اسے کیا کچھ تکلیف
نہ ہوئی ہوگی مگر نہین آپ کا خیال

آپ ہی تک محدود ہے اُسے نہ تنہائی
اور کالی رات نے ڈرایا نہ زمین پر
پڑنے نے کچھ صدمہ پہونچایا۔ ہان اُنہیں
اگر دکھ پہونچا تو صبح کے انتظار سے۔
اور اگر اُسے کوئی بھاری صدمہ ہوا
تو صرف اُسی آواز سے کہ جو اُس نے
باغ کے پاس سُنی تھی مگر اس وقت
تک وہ اُسکی اصلیت کو نہ پہونچا تھا۔
مگر اس مین بھی سندرشانتا کی
خیالی تصویر نے بہت کچھ ہاتھ بٹالیا تھا
وہ رات بھر سامنے کھڑی ہوئی دیپ سنگھ
سے باتین کرتی رہی۔ اور اس طرح
سے اس نازون کے پالے کا جون تون
وقت گذر گیا۔

صبح ہونے کو آئی ٹھنڈی ٹھنڈی
ہوا چلنے لگی۔ درختون کی ہری ہری
شاخین پنکھا جھلنے لگین جنگلی جانور
بولنے لگے اُس وقت اُنکی آواز مین
جو کچھ تاثیر تھی وہ ایک درد بھرے
دل مین بڑا اثر کرنے والی تھی۔ کمار
بھی اُٹھ بیٹھے۔ مگر یہ خیال پیدا ہوا
کہ دن کا معاملہ ہے اس لباس سے
شام گڈھ مین جانا کچھ اچھا نہین ہے
آؤ پہلے اپنی وضع اور صورت کو بدل
لین پھر کچھ اُس دل ہلا دینے والی
بات کا بھید نکالین۔ کیونکہ اگر ہم
اور لباس مین ہوے تو یقینی کوئی
ہم سے بھید نہ چھپاوے گا۔ اور
صاف صاف بات بتائیگا۔ یہ سوچکر
اُنھون نے اپنی صورت بدل لی
رنجیت سنگھ کی صحبت کا اثر تھا کہ
اب وہ بالکل ایک نئی صورت مین
نظر آنے لگے۔

جب دن خوب نکل آیا اور اچھی
طرح اُجالا ہوگیا۔ اُنھون نے گھوڑا
کسا۔ اور اس پر سوار ہوے مگر
یہ سوچنے لگے کہ آخراب دریافت
کرین تو کس سے کرین۔ اگر کسی بڑے
آدمی سے اس بات کو پوچھا۔ اور
کوئی بات ہوئی بھی تو وہ شاید شبہ
کرے اور مجھے کسی تازہ مصیبت کا
سامنا کرنا پڑے۔ وہ دیر تک اس فکر
مین رہے۔ مگر پھر اُن کے ذہن نے
ایک اچھی بات سوجھا دی۔ کہ دل مین
یہ بات پیدا ہوئی کہ آدھا راج
کے خاص باغ مین (جسے وہ پہلے سے
جانتے تھے اور یہان سے کچھ زیادہ دور
بھی نہین تھا) چلین اور وہان مالن
سے ملین وہ روز شیش محل مین گجرے
ہار لیکر جاتی ہے جو کچھ بات ہوگی اُسے

ضرور خبر ہوگی - اُنھون نے اس بات
پر بھی غور کیا کہ اسمین کوئی نقصان
تو نہین ہے مگر اس مین انھین کوئی
ایسا بڑا پہلو نظر نہ آیا کہ جس سے نقصان
کا اندیشہ ہوتا - جب ہر طرح اطمینان
ہو گیا اسی طرف کو چل دیے - کچھ
زیادہ فاصلہ نہ تھا اس لیے جلد وہان
پہونچ گئے - مگر چونکہ سویرا تھا ابھی
مالن محل سے واپس بھی نہ آئی تھی -
یا اگر وہ محل مین نہ گئی تھی تو اپنے
گھر گئی ہوگی - بہر صورت وہ وہان
نہ تھی - کمار کو باغ مین گھوم پھر کر
اُس کے انتظار مین وقت گذارنا پڑا
آخر جب مالن آپہونچی - ایک غیر آدمی
کو باغ مین گھومتے دیکھ کر اُسے تعجب
ہوا مگر وہ جلد کمار کے پاس آئی اور
پوچھنے لگی کہ آپ کون ہین -
کمار - ہم مسافر ہین جا رہے تھے راستہ
مین باغ پڑا جی چاہا سیر کرنے آگئے -
کیا تم کچھ پھول ہمین دے سکتی ہو -
کمار نے اگرچہ کیسی ہی اپنی صورت
بدل لی تھی مگر شرافت اور امیری
آدمی کی باتون سے ظاہر ہو جاتی
ہے اس لیے مالن بھی بوڑھی عورت
تھی پرکھ گئی کہ یہ بھی کوئی امیر ہے
اور اس سے کچھ پیسے ملنے کی آس ہے
مگر اس پر بھی اُسے ایک دفعہ یہ کہنا
پڑا کہ یہ مہاراج کا باغ ہے یہان سے
اگر پھول جاتے ہین تو شیش محل ہی مین
جاتے ہین اور کسی کو دینے کا حکم نہین
ہے - مگر بیٹا تم تو مسافر ہو اور تمھارا
جی چاہتا ہے کون سا تم کسی سے
کہنے جاتے ہو - خیر تمھین ہم ابھی
لائے دیتے ہین - کمار نے یہ سنتے ہی
بناوٹ کے طور پر شکریہ کی آنکھون
سے اسکی طرف دیکھا اور ساتھ ہی ساتھ
اسکی امید بھی پوری کر دی - کچھ پیسہ
نکال کر اُس کے ہاتھ پر رکھدیے
مالن نے سلام کیا دعائین دین -
مگر افسوس کہ کمار کی قسمت مین اسوقت
اس کی دعا کچھ ایسی زہر ہو کر لگی کہ
اسے تازہ تازہ پھولون کی خوشبو
سونگھنی بھی نصیب نہ ہوئی - کیونکہ
پیسے لیتے ہی مالن خود بخود وہ راگ
الاپنے لگی جس کے سننے کے لیے کمار
کے کان آرزومند تھے - بولی کہ بیٹا
کیا کہین کل سے سارا شہر سوگ
مین پڑا ہے ہر کوئی دکھ مین پھنسا ہوا ہے
کمار - کیون کیا ہوا
مالن - کسی پاپی نے ایسا اندھیر کیا ہے

که پرمیشر بس اُس سے سمجھے۔

کمار۔ بات تو کہو کیا ہوا۔

مالن نے پہلے کمار کو قسم دلائی اور کہا کہ کسی سے ہمارا نام لیکر ذکر بھی نہ کرنا ورنہ ہم غریب پر ناحق آفت آجائیگی۔ کیونکہ اُس کے ذکر کرنے کا بھی کہین حکم نہین ہے۔ اتنا کہکر اُس نے تمام حال کماری اور کملا اور کامنی کے غائب ہوجانے کا سُنا دیا تھوڑا بہت اپنی طرف سے بھی تصرف کیا۔ جو زمانہ کا خاصہ ہے۔

مگر یہ قصہ سُننا کمار کے لیے کچھ کم نہ تھا سنتے ہی اُن کی آنکھون مین آنسو بھر آئے اور وہ غش کھاکر زمین پر گر پڑے۔

مالن کو اور زیادہ فکر ہوگیا۔ دل مین بہت کچھ پچھتائی کہ افسوس مین نے اسے کیون حال سنا دیا۔ ہائے ہائے اگر کسی کو خبر ہوگئی تو غضب ہوجائیگا لوگ اسے مردہ سمجھین گے سپاہی آئین گے اور ہمین پکڑ لے جائین گے معلوم نہین اسے کیون اتنا رنج پہونچا مگر اچھا ہوا کہ اس نے بہت زیادہ دیر تک یہ باتین نہ سوچین فوراً کمار کو غشی دور کرنے کی تدبیرین کرنے لگی تلوے سہلائے نبض۔ دل پر پانی ڈالکر اس کی خوشبو سنگھائی منھ پر پانی چھڑکا۔ تازے پھول سنگھائے ایشور سے دعائین مانگین کہ اے پرمیشر بڑھاپے مین کہین منھ کالا نہ کرانا۔ ہماری عزت خاک مین نہ ملانا زمانہ یہی کہیگا کہ اسے مالدار دیکھا ہوگا کسی طرح زہر دیکر مار دیا۔ غرضکہ طرح طرح کے خیالات تھے جنھون نے مالن کو بیقرار بنا رکھا تھا۔ مگر غشی کے دور کرنے کی تدبیرین برابر جاری رکھین آخر کمار نے آنکھین کھولین اور بیساختہ اُس کے منھ سے آہ نکلی مالن نے سینکڑون طرح سے دم دلاسے دیے خوشامدین کین تب یہ اُٹھے مگر حواس بجا نہ تھے۔ دل بجلی کے پنکھے کی طرح ہل رہا تھا۔ کٹورا سی بڑی بڑی آنکھین پانی سے لبریز تھین

مالن۔ بیٹا کچھ بتاؤ تو آخر تمھین کیا ہوگیا جو ایسے بدحواس ہوگئے اور گر پڑے

کمار۔ (روتے ہوے) مالن تو نے ایک تیر مار دیا کہ جو میرے کلیجہ کے پار ہوگیا اور ایسا گھاؤ ڈال دیا جسکا بھرنا بہت دشوار ہے۔

انھون نے مالن سے صرف یہی الفاظ کہے

اور کچھ کہنے کی نہ اُنہیں تاب ہی نہ ایسی منحوس خبر سُنانے والی سے اور کچھ باتین کرنے کو انکا جی چاہا - وہ گھوڑے پر سوار ہوے اور فوراً وہان سے رخصت ہوگئے - مالن ہرچند کہتی رہی کہ کچھ بتاؤ مین نے کیا کیا مگر اُنھون نے کچھ نہ سُنا - کمار گھوڑے پر سوار وہان سے نکلے ہوے چلے اگرچہ باغ سے نکلتے وقت اُن کا راج گڈھ جانے کا ارادہ تھا - مگر جب وہ تھوڑا راستہ طے کر چکے تو خود بخود اُنکی زبان سے یہ باتین نکلین دلیپ سنگھ اب مین کہان جا رہا ہون - کیا اپنے وطن کو واپس جاؤن - اور بافیض ہوکر آرام سے وہان بیٹھ جاؤن -

یہ کہکر کچھ دیر کے واسطے خاموش ہوے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ کچھ سوچ رہے ہین - کچھ دیر بعد اُنھون نے پھر سر اُٹھایا اور یہ کلمے اُنکی زبان سے نکلے -

ہاے دلیپ سنگھ اب میرا یہ ارادہ فضول اور نازیبا ہے - وطن کیسا اور گھر کیا - وہان رکھا کیا ہے ایک میرا ہمراز میرا غمگسار رنجیت سنگھ تھا میری سچی محبت اور میری خاطر سے وہ بھی کہین مصیبت مین پڑ گیا کیا اب مجھے یہ لازم ہے کہ مین آرام سے بیٹھون نہین نہین ہرگز نہین - یہ ایسی بڑی بےغزتی ہے کہ اس سے بڑھکر کچھ نہین یہ ایسی کم ہمتی کی بات ہے کہ دنیا مین اسکا جواب نہین - انصاف یہی ہے مردانگی کے یہی معنے ہین - دوستی محبت مروت یہی چاہتی ہے کہ مین بھی اُسکے لیے گریبان اُٹھاؤن - وہ جہان کہین ہو اُسے مصیبت سے چھڑالاؤن -

ہاے اگر اس بات کو بھی مین نظرانداز کردون تو دوسری بات کبھی ایسی نہین ہے کہ مین اُسکے باوجود بھی گھر بیٹھا رہون - جب وہ چیز کہ جس سے میری ساری امیدین وابستہ تھین جس کا خیال میری زندگی کا سہارا تھا جسکی تصویر سے باتین کرتے ہوے پہرون میرا وقت ہنسی خوشی کے ساتھ گذر جاتا تھا - کوئی لے اُڑا - کہین گم ہوگئی تو کیا اب مین اُسے ڈھونڈھنے نہ جاؤن کیا اُسکی خاطر تکلیف نہ اُٹھاؤن مجھے ضرور ایسا کرنا پڑے گا - اگر مین اپنی پست ہمتی سے بیٹھ بھی رہون تو بیٹھا نہ جائے گا - کیونکہ زندگی جسکے ساتھ یہ سارے جھگڑے جس کے سبب سے مین دنیا مین رہنے کا مستحق ہون - وہ خود میرا ساتھ نہ دے گی -

مگر آہ اب مین کہان جاؤن - کس
سے پوچھون - کیا کرون - جس چیز کا
نشان تہین کہین گمان نہین اُسکا پتہ
کیونکر لگاؤن - یہ بڑی مصیبت ہے
یہ بڑا دکھ ہے - آہ اس سے تو یہی بہتر ہی
یہی اچھا ہے کہ مین اپنی جان کھو دون
مگر نہین لوگ بدنام کرینگے کہ محبت کی
تھی مگر محبت کی کڑیان نہ اُٹھائی گئین
اور اس سے بچنے کے لیے خودکشی کر لی -
ہان مین سمجھ گیا یہ خیال غلط ہے
کہ پتہ کس سے لگاؤن یہ تو بڑی آسان
بات ہے - مین سنتا رہا ہون کہ ڈھونڈھنے والا
سب کچھ پا سکتا ہے مجھے بھی کبھی نہ کبھی
پتہ چل ہی جاے گا - چلون محبت کی
کڑی منزل مین قدم اُٹھاؤن اُس کی
ضرورت نہین کہ مجھے کوئی جگہ معلوم ہو
جہان کو جی چاہے وہی مقام ہے اور
جس طرف کو منھ اُٹھ جائے وہی جگہ
ہے - کچھ فکر نہین کچھ غم نہین میرا دل
میرا رہبر ہے - سچی محبت کی کشش
مجھے راستہ بتانے والی ہے ؎

جائینگے ہم بھی وہین اب دل جہان لیجائیگا
دیکھنا ہے ہم کو یہ ہم کو کہان لے جائیگا

یہ سوچ کر یہ کلمہ زبان سے نکال کر
اُنھون نے گھوڑے کی باگ موڑ دی اور
پھر شام گڈھ کیطرف لوٹ پڑے شام گڈھ
پہونچے اور پھر اُسکو بھی پیچھے چھوڑا وہ
پہاڑی کے برابر برابر چلنے لگے - دل مین
جو کچھ خیالات تھے اُنکا ذکر کرنا ہم فضول
سمجھ کر چھوڑتے ہین - صرف اتنا لکھدیتے
ہین کہ اُنھین اس درجہ محویت تھی -
خیال یار کی لہرین مارنے والے بڑے
سمندر مین وہ اسقدر ڈوبے ہوے
تھے کہ گھوڑا جس طرف اُنھین لیجا رہا تھا
جا رہے تھے - آج اُنھون نے دن بھر
سفر کیا - کھانا کیا پانی تک میسر نہ ہوا
اور نہ کچھ کھانے پینے کو اُن کا دل چاہا -
کیجیے - شام ہونے کو آئی - آفتاب نے
بھی اس تھکے ماندے مسافر کے حال
پر ترس نہ کھایا - اور وہ بھی آرام سے
اپنے گھر مین جا بیٹھا اندھیرا ہو گیا -
ہر ایک چیز کے دیکھنے مین اب آنکھون کو
تکلیف ہونے لگی - کمار کو بھی اپنے
خیالات سے ذرا نجات ملی - اور اُنھین
یہ خیال آیا کہ مجھ پر آسمان نے ظلم ڈھایا
ہے - محبت نے دیوانہ پاگل بنایا ہے مگر
غریب گھوڑے نے کیا بگاڑا ہے اُسکا
کیا قصور ہے صبح سے اسے بھی دانے
پانی کی صورت دیکھنی نصیب نہین
ہوئی - یہ بے زبان بے بس ہے مجھے

اس پر ظلم نہ کرنا چاہیے - ان خیالات نے کمار کو کسی پانی کے بھرے ہوے تالاب سے بھرے میدان کے ڈھونڈھنے کی ہدایت کی - آنکھیں اٹھا کر چاروں طرف کسی ایسی جگہ کو دیکھنے لگے - مگر نظرین اپنے مقصد مین کامیاب نہ ہونے پائین اور انھین مایوس ہونا پڑا مگر پھر بھی اگرچہ کمار کیسی ہی مصیبت اور آفت مین پھنسے تھے غمون کا پہاڑ انکے اوپر گرا ہوا تھا - مگر چونکہ ان کے پہلو مین بہادر دل تھا - بہادر دل مین ہمت تھی انھون نے اسکی کچھ پرواہ نہین کی اتنا اس اندھیری رات کا البتہ ان پر اثر ہوا کہ اپنی تیز چمکتی ہوئی تلوار انھون نے میان سے نکال لی -

اس خیال کے بعد وہ تھوڑا ہی راستہ طے کرنے پائے ہونگے کہ انھین کہین سے گانے کی آواز آئی - کوئی شوقین مزاج بیٹھا ہوا ٹھمری گا رہا تھا - انکے دل مین بھی ہمت اور جرأت پیدا ہوئی ایشور کا شکر ادا کیا گھوڑے کی گردن پر دو تھپکیان دین اور اسی طرف کو رخ کر دیا - جون جون یہ چلتے رہے آواز قریب ہوتی گئی آخر انھین ایک ٹمٹماتا ہوا چراغ بھی نظر آنے لگا - دیکھتے ہی رک گئے کہ شاید کوئی بدمعاشونکا گروہ ہو مگر پھر انکا دل انھین ملامت کرنے لگا بہادری نے طعنے دیے - اس سے انکا راجپوتی خون جوش مین آیا اور پھر انھون نے قدم اٹھایا - تھوڑی دور اور چلے تھے کہ ایک چھوٹا سا شوالا نظر آنے لگا - اب انکا دل بڑھ گیا اور یہ بے تکلف یہ گمان کرکے کہ شاید یہ کوئی پوجاری ہے کہ جو اپنی موج مین بیٹھا ہوا گا رہا ہے اس طرف بڑھ گئے اور جلد وہان پہونچ گئے - یہ مندر بالکل پہاڑی کے نیچے بنا ہوا تھا - اگرچہ اسمین کچھ زیادہ تکلف نہین تھا مگر پھر بھی ایک بھٹکے ہوے مسافر کو ایسے وقت مین ایک پناہ کی جگہ ملجانا بڑی اور عالی شان عمارتون سے کم نہ تھا مندر کے چار طرف آدمی کے قد کے برابر دیوارین تھین اندر دو چار درخت بھی لگے ہوے تھے - اور احاطہ مین دروازہ لگا ہوا تھا کہ جو بند تھا - مندر کے اوپر شاید کسی دیوار مین کوئی طاق تھا کہ جسمین ایک چراغ جل رہا تھا اور وہی انھین دور سے نظر پڑا تھا -

کمار دروازہ پر پہونچے گھوڑے سے اترے کچھ دیر چپ چاپ کھڑے ہو

کسی گانے والے کی آواز سنتے رہے مگر
جب دیر ہوگئی تو انھون نے آواز دی
کہ پوجاری جی دروازہ کھول دو۔

آواز۔ کون۔

کمار۔ ایک بھولا بھٹکا مسافر۔

آواز۔ اچھا ٹھیرو۔

یہ آواز سنی اور تھوڑی دیر بعد کمار نے
دروازہ کھلا ہوا دیکھا۔ اور سامنے ایک
سفید پوش آدمی کو کھڑا ہوا پایا۔ یہ شخص
بوڑھا آدمی تھا۔ صورت سے ایسا ہی معلوم
ہوتا تھا کہ واقعی کوئی پوجاری ہے۔

مندر مین معمولی طریقہ سے روشنی کا
انتظام تھا۔ سوائے اس شخص کے اور
کوئی اسمین نظر نہ آیا تھا۔ کمار نے اسے
بڈھا آدمی سمجھ کر سلام کیا۔ جسکے جواب
مین بڈھے نے آشیرباد دی اور کمار کو
نہایت مہربانی کے ساتھ احاطہ کے اندر
داخل کر لیا۔ احاطہ کے اندر پکا فرش
بنا ہوا تھا۔ یہ شخص خود بھی بیٹھ گیا کمار
کو بھی بٹھا لیا۔ اور تھوڑی دیر بعد پوچھنے لگا
تم کون ہو کہان سے آئے ہو۔

کمار۔ مجھے اس وقت اور کچھ کہنے
سننے کی فرصت نہین سب سے پہلے مین
یہ چاہتا ہون کہ میرے گھوڑے کو پانی ملجانے
اور پھر تھوڑا سا مین بھی پی لون۔

پوجاری۔ ہان گھوڑے کو پانی پلا دیا
جائیگا مگر تمھین ابھی پانی پینے کی اجازت
نہین ہے۔

کمار نے تعجب سے بڈھے پوجاری کا منھ تک کر
خوب یک نہ شد دو شد یہ آپنے کیا کہا کہ
ابھی تمھین پانی پینے کی اجازت نہین ہے
گیا میرے دل کا مالک کوئی اور ہے۔

بڈھا۔ نہین مالک کوئی اور نہین ہے
تمھین ہو۔ مگر اس مین جھوٹ نہین
ہے کہ تم ابھی پانی نہین پی سکتے۔ خیر
جھگڑا کیا ہے تم اپنے گھوڑے کو پانی
پلا دو۔ سامنے جانورون کے پانی پینے
کو چھوٹا سا حوض بنا ہوا ہے۔

کمار کا تعجب اور بھی بڑھ گیا۔ پہلے
وہ سمجھے تھے کہ شاید بڈھے نے کچھ اور
کہا ہے اور اپنی غلطی سے مین کچھ اور سمجھا
ہون مگر دوسری بار اس بات کی تصدیق
ہونے سے وہ بہت ہی حیران ہوے
مگر چونکہ گھوڑے کی پیاس کا انھین
پورا پورا خیال تھا اسواسطے انھون
نے تھوڑی دیر کے واسطے یہ کہکر
اپنے بیقرار دل کو سمجھا لیا کہ کچھ دیر کے
پیچھے اس بھید کو دریافت کرین گے
اس وقت تو انھون نے اتنا کیا کہ
جہان پوجاری نے بتایا تھا۔ اُسی جگہ

گھوڑے کو پانی پلا دیا۔
جب کچھ وقت بھی گذر گیا اور وہ
اس سے فراغت پا چکے تو پھر پوجاری
کے پاس بیٹھ گئے اور بولے کہ مجھے
اس وقت بڑے زور کی پیاس ہے
اور آپ مجھے پانی پینے کو منع کرتے ہین
آخر کیون یہ کیا بات ہے۔
پوجاری۔ آپ تھکے ہوے ہونگے
کچھ آرام کر لیجیے۔
کمار۔ میرے تھکنے نہ تھکنے سے تمھین
کیا مطلب ہے مین جو کچھ تم سے پوچھ
رہا ہون تم مجھے اُسکا جواب دیدو۔
پوجاری۔ نہ میرے پاس اس بات کا
کوئی جواب ہے۔ اور نہ مین تمھین
اس بات کا کچھ جواب دونگا۔
کمار۔ پوجاری جی آپ نے جو بات
کہی ایسی ہی کہی۔ کیا اس مین بھی
آپ کی کچھ زبردستی ہے مین تم سے
پوچھ لونگا۔
پوجاری۔ مین آپ کو بتا ہی نہین سکتا
کمار۔ آگ لگا جمالو دور کھڑی کا
مضمون ہے۔
پوجاری۔ تمھارا جو جی چاہے سمجھ لو
کمار کو اگرچہ پوجاری کے اس
جواب پر غصہ تو ایسا آیا کہ اگر اس کی
سفید داڑھی کا لحاظ نہ ہوتا تو یہ لائق
بے وطن۔ خانمان برباد مصیبت کے
مارے تھے مگر پھر بھی تنہا ہی اس کھوسٹ
پھوس سے بڈھے کے لیے بہت تھے
مگر پھر بھی انھین بہت سے خیال آئے
جس سے یہ خاموش ہو گئے اور اٹھا وہی
کل والا بستر بچھا کر فرش پر پڑ رہے کچھ دیر
انھین یہ خیال رہا۔ مگر پھر کسی کی تصویر
سامنے آ کھڑی ہوئی اور یہ اس سے
باتین کرنے لگے اور بہت دیر نہ گذری
تھی کہ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا نے انھین
سلا دیا۔

باب چودھوان

دو دن کے تھکے ہوے ہین
بے آب دانہ ہین اس واسطے آپ
کمار کو تو سونے دیجیے۔ آئیے کسی اور
آفت کے مارے کا پتہ لگائیے۔ ہمین
اندازہ ہے کہ ہمارے کہتے ہی آپ سمجھ
گئے ہونگے کیونکہ آپ کو دلیپ سنگھ
کے برابر ہی رنجیت سنگھ سے بھی تعلق
ہے۔ اور نہ ہونے کی کوئی وجہ بھی نہین
ہے کیونکہ اس کا بھی ہمارے قصہ سے
اسیقدر لگاؤ ہے جسقدر کہ کمار کا۔

شام گڈھ سے بارہ کوس پر پہاڑ کیجانب کو ایک اور ریاست تارا گڈھ کے نام سے مشہور ہے یہ ریاست بھی کچھ پہلی دونون ریاستون سے ایسا لگا کھاتی ہوئی ہے کہ نہ ہم اس کو بڑی کہہ سکتے ہین اور نہ ان دونون سے چھوٹی یہ بھی بالکل ویسی ہی ریاست ہے یہان کے راجہ کا نام مان سنگھ ہے وہ اگرچہ خوبصورت جوان ہے مگر اسکی عمر چالیس برس سے گذر چکی ہے غصہ مین ظلم مین بیباکی سفاکی مین یہ اپنا مثل نہین رکھتا اسی واسطے اسکی ریاست مین انتظام بھی اچھا ہے رعایا اسکا اسی قدر خوف مانتی ہے کہ جسقدر ایک ذی حوصلہ راجہ کا ماننا چاہیے - اسکے ایک نوجوان لڑکا ہے کہ جسکا نام ہری سنگھ ہے - اور باتون مین تو نہین مگر ہان عیاشی کے فن مین یہ اپنے باپ سے ماشہ دو ماشہ چڑھا ہوا ہے -

اب آپ کو یہ سب حال معلوم ہو چکا تو آئیے ذرا اس قصبہ کو گھوم پھر کر دیکھ بھی لیجیے - اگرچہ دوپہر بھر رہی ہے گرمی کیوجہ سے بازارون مین کچھ زیادہ رونق تو نہین ہے مگر سناٹا بھی نہین ہے اکثر آدمی جو اپنے کام دھام کی وجہ سے مجبور ہین نون کے چھپر کھا رہے ہین مگر پھر بھی بازارون مین مارے پھر رہے ہین - خیر اور بازارون کے دیکھنے سے تو کچھ نتیجہ نہین ہے آپ وہ بازار دیکھیے کہ جو گرھی کے آگے بنا ہوا ہے - یہ بازار بہ نسبت اورون کے شاندار بھی ہے رونق بھی اس مین زیادہ ہے آرایش زیبایش بھی اس کی بڑھی ہوئی ہے - یہ بازار سیدھا چلا گیا ہے مغرب کیطرف جب آدمی بڑھا چلا جاتا ہے تو ایک عالیشان گرھی آتی ہے کہ جو کم سے کم آدھ کوس مین بنی ہوئی ہے - یہ گرھی بالکل قلعہ کی صورت ہے اس مین زیادہ تر سنگ سرخ سے کام لیا گیا ہے - اسکے اندر جو مختلف عمارتین بنی ہوئی ہین - اُس مین سے ایک وہ مکان بھی ہے کہ جہان مہاراج دربار کرتے ہین - اسی کے پاس وہ محل بھی ہے کہ جس مین رانیان رہتی ہین - اسی مین ایک طرف بہت سی بارک بنی ہوئی ہین جنمین اس راجہ کی مختصر سی فوج رہتی ہے - ایک باغ بھی لگا ہوا ہے جسمین مہاراج کبھی کبھی نہین بلکہ روزانہ جی بہلانے اور سیر کرنیکی غرض سے آجاتے ہین اسمین ایک چھوٹا دروازہ

ہے اُس سے نکل کر ایک باغ آتا ہے
کہ جس مین کئی ایک مکان ہین اور یہ
خاص رانیون اور کماریون کے لیے ہے
جیسے آپ نے شام گڈھ مین دیکھا ہے
اسیطرح یہان بھی کسی غیر مرد کا گذارہ
نہین ہے - باغ ایسا ہی نفاست اور
سجاوٹ سے بھرا ہوا ہے جیسا کہ ہونا چاہیے
ہم نے یہ اسوجہ سے کہ آپکو آئندہ
اس جگہ سے بھی کام پڑے گا - مختصر
مختصر حال سُنا دیا ہے - آپ بھی یاد
رکھین - اگر ذکر آئے اور آپکو اتفاق
سے یاد نہ رہے تو ایک مرتبہ پھر اسے
دیکھ جائیے - اب آپ چور دروازہ
سے نکل کر باغ مین پہونچ گئے تھے
مگر تماشہ دیکھنے کی خاطر پھر اسی راستہ
سے لوٹ آئے - آئیے اور دیوانخانہ مین
چلیے کہ جہان اسوقت ایک لطف آرہا
ہے مہاراج بیٹھے ہوے دنیا کا جھگڑا
چکا رہے ہین -

ایک سات ہاتھ کا اونچا سنگاسن
ہے اُسپر مہاراج مان سنگھ براجمان
ہین نیچے دیوان وغیرہ کرسیون پر بیٹھے
ہین - ایک سپاہی چنور لیے ہوے کھڑا ہے
اور مہاراج کو مکھیون وغیرہ کی تکلیف
سے بچا رہا ہے -

بہت سے سپاہی موجود ہین کہ جو
کسی کام کرنے کے واسطے بس حکم پانے
کے امید وار ہین منشی قلم دوات لیے
تیار ہے جو کچھ اُسے حکم دیا جاتا ہے
لکھ لیتا ہے -

ہم اگرچہ ارادہ کر رہے تھے کہ اس
قسم کے حالات کو مفصل لکھین مگر چونکہ
وقت ضایع ہونے کے سوائے اس سے
کچھ فائدہ نہین ہے اس لیے ہم اسے
چھوڑ کر اصلی مقصد کے لکھنے کی طرف
توجہ کرتے ہین - مہاراج شام تک وقفیے
جھگڑون کا فیصلہ کرتے رہے - اب شام
ہونے کو آئی تو دربار برخاست کر دیا مگر
پھر بھی دیوان اور مہاراج اور دو مین
اردلی کے سپاہی رہ گئے - ہم فکر مین
تھے کہ پہلے مہاراج کو اُٹھنا چاہیے تھا
مگر اس کے خلاف ہوا - اہلکار اُٹھ گئے
اور سردار رہ گئے مگر یہ عقدہ جلد ہی
حل ہو گیا - مہاراج اور دیوان مین
یہ باتین ہوئین جو ہم اب لکھنے والے
ہین، اور اسواسطے ہم بھید کو پا گئے کہ
ان کے یہان رہنے مین یہ مصلحت تھی
مہاراج - (دیوان سے) تو دیوان جی
اب ہم کو کیا کرنا چاہیے -
بڈھا دیوان - جو آپ مناسب سمجھین

میرے خیال میں تو اُسے آپ بلائیے - اور اس سے نرمی سے کہیے ممکن ہے کہ وہ چھوٹنے کی لالچ سے آپ سے اقرار کرے -

مہاراج - بس اس ہی میں تمہارے موافق ہوں - یہ کہہ فوراً ایک سپاہی کو آواز دی کہ جا دفتر خانہ کے داروغہ کو ہمارے پاس بلا لاؤ -

ایک نوجوان سپاہی حکم پاتے ہی چلا گیا - اور تھوڑی دیر میں ایک کالے سے آدمی کو جسکے چہرے پر بہت سے چیچک کے داغ تھے جس نے اُس کی صورت کو اور بھی خراب کر دیا تھا - اپنے ساتھ لے کر آگیا - یہ شخص وردی پہنے اور پیٹی لگائے ہوئے تھا - اس نے آتے ہی جھک کر مہاراج کو سلام کیا - اور چپ کھڑا ہو رہا -

مہاراج - داروغہ جی تم کو صرف اسواسطے بلایا ہے کہ وہ قیدی جو پرسوں آپکے قیدخانہ میں آیا ہے اُسے اسوقت حاضر کرو -

داروغہ - بہت بہتر مہاراج -

اتنا کہکر چلا گیا - تھوڑی دیر گذری تھی کہ جھنا جھن کی آواز سنائی دی اور سامنے سے ایک نوعمر قیدی آتا ہوا دکھائی دیا - مگر اس حال میں کہ پاؤں میں بیڑیاں پڑی ہوئی تھیں ہاتھ میں ہتھکڑیاں پہنے ہوئے تھا - چار سپاہی ادھر اُدھر ننگی تلوار لیے ساتھ تھے - آپ سمجھے ہونگے کہ یہ کوئی بڑا مجرم ہے کوئی خونی ہے - جو اس کے ساتھ ایسا سنگین پہرہ ہے - مگر نہیں یہ ایک بیگناہ ہے ایک نے قصور ہے کہ جسے دیکھتے ہی ہماری آنکھوں میں بھی خون اُتر آیا - اور یقین ہے کہ رنجیت سنگھ کا بھولا بھالا نام سُنکر آپ کو بھی افسوس ہوگا اچھا جانے دیجیے ذرا یہ دیکھیے کہ اسے کیوں بلایا گیا ہے -

سپاہیوں نے اسے مہاراج کے سامنے پیش کر دیا - اور یہ غریب باادب چپکا کھڑا ہو گیا مگر اس کی بڑی بڑی آنکھوں میں کہ جس میں سُرخ سُرخ ڈورے پڑے ہوئے تھے - آنسو بھر آئے - مہاراج کہنے لگے - رنجیت سنگھ ابھی کچھ نہیں بگڑا ہے کہنا مانو -

رنجیت سنگھ - مہاراج مجھے افسوس ہے کہ جو کچھ مجھ سے آپ فرما رہے ہیں وہ بات میرے قابو میں نہیں ہے - اور نہ میں کچھ کر سکتا ہوں -

مہاراج - نہیں تم سب کچھ کر سکتے ہو

اور جو کچھ کہ ہم تم سے کہہ رہے ہین وہ تمکو ماننا پڑے گا۔
رنجیت سنگھ۔ اس وقت مین اس سے زیادہ جواب دینے کے قابل نہین ہون کہ اگر آپ میری کسی بات کا یقین نہین کرتے تو آپ کہے جایئے اور مین سنتا رہونگا۔
مہاراج۔ اوہ اب تم یہ بے ادبی کے کلمے زبان سے نکالو گے۔
رنجیت سنگھ۔ مجھے یاد نہین کہ اس سے پہلے کبھی مین نے ایسے راجہ کا ادب کیا ہے یا مجھے ادب کرنے کی ضرورت پڑی ہے۔
مہاراج۔ اگر تمھاری یہی بدزبانی ہے تو یقینی تم اپنی جان کے دشمن ہو۔
رنجیت سنگھ۔ اسوقت تم سب کچھ کہہ سکتے ہو اور مین سن سکتا ہون مگر جسوقت کہ تمھارے ہاتھ مین تلوار ہو۔ اور میرے پاس بھی چمکتا ہوا تیز خنجر ہو تو تمھارے منھ سے یہ باتین نکلنی دشوار ہین۔ اگر تمھین یقین نہین ہے تو آزما لو۔
مہاراج۔ ہم ایک مرتبہ تم سے اور یہ کہے دیتے ہین کہ جس وقت تک تم کملا کو ہمارے پاس نہ بلاؤ گے غیر ممکن ہے کہ ہم تمھین چھوڑ دین۔
رنجیت سنگھ۔ بس اور کچھ زیادہ نہ کہیے۔ ورنہ رنجیت سنگھ کی جان جائے تو بلا سے مگر تمھین بھی اس بات کے کہنے کا مزا چکھا دیا جائیگا۔
مہاراج۔ (غصہ سے کانپ کر) لیجاؤ اور اسے قیدخانہ مین پہونچا دو۔
مہاراج کا یہ حکم سنتے ہی جو سپاہی لائے تھے رنجیت سنگھ کو لے چلے۔ اسی گڑھی مین وہ ایک کوٹھری مین پہونچے کہ جہان تالا لگا ہوا تھا۔ ایک سپاہی نے تالا کھولا۔ اور کوئی چیز کھا کر کوٹھری مین گھس گیا۔ یہان ایک دیوار پر بڑا سا ایک تختہ لگا ہوا تھا سپاہی نے وہ تختہ ہٹایا۔ فوراً ایک دروازہ کھل گیا اس نے اپنے ایک دوسرے ساتھی کو آواز دے کر کہا کہ رنجیت سنگھ کو اندر لے آؤ۔
دوسرا سپاہی کچھ کھا کر رنجیت سنگھ کو اندر لے چلا یہان پہونچتے ہی رنجیت سنگھ کو ایک چھینک آئی اور وہ بیہوش ہو گیا۔ اس کے بیہوش ہوتے ہی دونون سپاہیون نے اُسے اُٹھایا اور اُسے نئے دروازہ مین لیچلے۔ یہ ایک سرنگ کا دروازہ تھا کہ جو اندر سے

بالکل تاریک تھی - یہ دونون سپاہی
رنجیت سنگھ کو اسی سرنگ مین دور تک
لیے ہوے چلے گئے - آخر ایک جگہ کچھ
اُجالا آیا اور ایک اور دروازہ آیا -
جہان کہ ایک تختہ پر لکھا ہوا تھا (طلسمی
قیدخانہ)

دونون سپاہی دوسرے دروازہ
مین داخل ہوے - یہان ایک بہت اچھا
آراستہ مکان تھا کہ جس مین بہت سے
بنچ - کرسیان اور میزین وغیرہ پڑی ہوئی
تھین - سپاہیون نے رنجیت سنگھ کو
ایک میز پر لٹادیا - اور آپ اُسی دروازہ
اور سرنگ کے راستہ سے نکلتے ہوے اُسی
کوٹھری والے تختہ کے دروازہ پر آکر
کھڑے ہوے سپاہی نے کچھ ایسی کل گھمائی
کہ جسکے گھماتے ہی وہ تختہ پھر اپنی جگہ
پر جیسے کہ پہلے تھا بیٹھ گیا - یہ دونون
کوٹھری سے نکلے - اور اسطرح تالا لگا کر
چل دیے -

ہمارے ناظرین پریشان ہونگے کہ
رنجیت سنگھ یہان کیونکر پہونچا - اور کیا
وجہ ہے کہ اس راجہ کو اس سے دشمنی پیدا
ہوئی - سو اسکا جواب ہم یہی دے سکتے
ہین کہ ابھی ہمین معلوم نہین جسوقت
رنجیت سنگھ اپنی کیفیت کہین اپنی زبان
سے بیان کریگا تو حال کھل جائیگا -
نہ ابھی ہم ان باتون کا پتہ دے سکتے
ہین کہ جو رنجیت سنگھ اور مہاراج مین
ہوئین وہ بھی موقع پر کھلین گی ہمارا
یہی کہدینا کافی ہے کہ کچھ نہ کچھ دال مین
کالا ضرور ہے -

باب پندرھوان (۱۵)

اگرچہ دن چھپے ہوے کچھ زیادہ دیر
نہین گذری - مگر اندھیرا ہونا شروع
ہوگیا - جسکی وجہ سے امیر غریب غرض کہ
ہر ایک کو چراغ جلانے کی ضرورت
پڑی ہے کیونکہ بغیر روشنی کے بینائی
کی قوت بیکار محض ہے -

خیر ہمین اس سے کچھ لینا نہین
ہمین جس بات پر اسوقت لکھنا ہے
وہ کچھ اور ہی بات ہے آپ کو ہم نے
اس گڑھی مین ابھی ابھی ایک باغ
دکھایا تھا اور یہ بھی بتادیا تھا کہ اسمین
رانی وغیرہ کے سوائے غیر آدمی کا گذر
نہین ہوسکتا ذرا سی دیر کے لیے ہم آپکو
اسی کا نظارہ دکھاتے ہین -

یون تو اسوقت اُس باغ مین
جسقدر مکان ہین روشنی سے جگمگا رہے ہین

ہر مکان مین کوئی نہ کوئی خدمتگار عورت
پھرتی ہوئی نظر آتی ہے - مگر ایک سہ دری
کیطرف متوجہ ہو کر وہان کا کچھ تماشہ دیکھیے
کیونکہ اور دالانون مکانون مین اگرچہ
آدمی ہین مگر سب خدمتگار ہین اور کوئی
رانی وغیرہ نہین ہے برعکس ان سب کے
اس سہ دری مین راجہ کی اکلوتی لڑکی
کشنا اور اُسکی پیاری سکھی موتی
موجود ہے -

کماری کشنا کی پندرہ برس سے
زیادہ عمر نہین ہے - یہ لڑکی قدرتی ہنس مکھ
ہے - اس کی بات بات مین شوخی ہے
اسکی ہر ادا دلفریب ہے - بلحاظ حسن
بھی اسکا درجہ کچھ معمولی حسینون مین نہین
ہے - بے انتہا حسین ہے - کوئی پارسا سے
پارسا کیون نہ ہو - رشی ہو سادھو ہو پھنسکر
ہو حسن و عشق کے رستے سے بے خبر ہو گیا ہے
ممکن نہین کہ اس کی ابھری رسیلی
آنکھین کہ جنہین سرخ سرخ ڈورون نے
ایسی بہار پیدا کر دی ہے کہ دیکھکر کسی
کا جی للچائے دیکھیے اور پھر اسکے ہاتھ
پاؤن مین سنسنی پیدا نہ ہو - ایک مرتبہ
خود بخود منھ سے اف نکل جائے - اسکے
لمبے لمبے بال ناگن بنکر دل کو ڈسنے لگتے
آہا ہا کیا پیاری پیاری چاند کی
طرح چمکتی ہوئی چوڑی پیشانی ہے - واہ وا
کیا ستوان ناک ہے - کیا نرم نرم نازک
گلاب کی پتی کی طرح ہونٹ ہین کیا
رخسارے ہین کہ جن پر موذی سانپ
بھی قربان ہونا چاہتے ہین - کیا صراحی دار
گردن ہے کہ جسے دیکھ دیکھ کر بے پیے ہی
نشہ کا عالم طاری ہو جاتا ہے اُبھرا
ہوا سینہ کہ جس پر ہلکا سا دوپٹہ پڑا
ہے ابھی دنیا کی بُری نظر سے بچا ہوا
ہے - اور ایک سینہ کیا سر سے لیکر
پیر تک تمام بدن سانچے مین ڈھلا ہوا
ہے - جس عضو کو دیکھیے مناسب جس
ادا کو دیکھیے موزون -

اس پر اس کی خندہ پیشانی کچھ
اور ہی بہار دکھاتی ہے - مگر اسوقت
تک ہم نے جو کچھ لکھا وہ دوسرے
وقت کی کیفیت لکھی اسوقت اگرچہ
اس کے قدرتی حسن مین کوئی کمی نہین
ہے - مگر اس کی چلبلی طبیعت البتہ اسوقت
کچھ مرجھا رہی ہے جس کا سبب اسوقت
تک ہمین معلوم نہین ہو سکتا جبتک
کہ یہ خود کچھ نہ بیان کرسکے اسکے بیٹھتے
بیٹھتے ہوئی وہی بات پوچھنے لگی جس کا
جواب ادا آپ کو انتظار تھا -
موتی - کیون سکھی کشنا آج تم چپ کیون ہو

اچھا لو ہماری ایک پہیلی بوجھو تم بڑی ہوشیار ہو۔

کشنا۔ اب نہین پھر سہی۔

موتی۔ بس سمجھ گئی سب ٹالنے کی باتین ہین تم نے یہ سوچا ہوگا کہ نہ بتائی گئی تو اور شرمندگی ہوگی۔

کشنا۔ نہین یہ بات نہین ہے بلکہ جس بات کے لیے مین نے دوپہر کو تم سے کہا تھا اُسی نے مجھے اُلجھن مین ڈال رکھا ہے۔

موتی۔ تم تو وہمی آدمی ہو۔ بھلا اسمین الجھن کی کیا بات ہے۔ راج پاٹ کا معاملہ ہے کوئی بات ہوگی تمھاری بلا سے۔

کشنا۔ ہان یہ تو ٹھیک ہے مگر مجھے اسکی جوانی پر ترس آتا ہے۔ موتی بڑا اچھا ہوتا جو تم مجھے رنجیت سنگھ کی تصویر نہ دکھاتین اور اُس کے گرفتار ہونے کا حال نہ سناتین۔ یہ جو کچھ کیا تم نے کیا مجھے کیا غرض پڑی تھی کہ مین فکر کرتی۔

موتی۔ اچھا میرا ہی قصور سہی۔ پھر کیا ہوگا۔ کیا کسی بات کا ذکر نہین کرنا کرتے ہین۔ سنکر دل مین ہزارون باتین بھلا دیتے ہین۔ ایک اسے بھی بھلا دو۔

کشنا۔ افسوس تو یہی ہے کہ مین ہر چند چاہتی ہون کہ اُس صورت کو بھلا دون اس بات کو دل سے نکال ڈالون مگر میرا دل نہین مانتا۔ بار بار کمبخت وہی خیال میری آنکھون کے سامنے آجاتا ہے۔ موتی ایشور جانے میری تقدیر مین کیا لکھا ہے۔

اب تک کشنا کی باتین اور لہجہ اور آواز مین تھین۔ مگر اس نے یہ آخری فقرہ کہ ایشور جانے میری تقدیر مین کیا لکھا ہے کچھ اسطرح ادا کیا کہ موتی کو فکر پیدا ہوا۔ اور وہ کرشنا کا منھ تک کر ٹک دھک رہ گئی۔ کچھ دیر تو وہ سوچ مین کھڑی رہی کہ کشنا جو کچھ کہہ رہی ہے سچے دل سے کہہ رہی ہے یا ویسے ہی مگر جب اُسکی عقل نے کچھ کام نہ کیا تو اُس نے چھیڑنے کے لیے پھر ایک بات کہی اور وہ منتظر رہی کہ دیکھون کشنا اس کا کیا جواب دیگی۔ اس نے یہ کہا کہ اچھا تمھارا دل کڑھتا ہے تو رنجیت سنگھ کو چھڑا لاؤ۔ مگر اسے اس مرتبہ پہلے سے زیادہ الجھن مین ڈال دینے والا جواب ملا کہ ہاے پیاری موتی میرا بس نہین ورنہ مین ضرور ایسا کرتی۔

ہاے کے لفظ نے موتی کے کان کھڑے کر دیے۔ اس سے نہ رہا گیا اور وہ کہہ ہی بیٹھی کہ سکھی آج تمھین کیا ہو گیا

جو بات کہتی ہو ٹھی - جو فقرہ منہ سے
نکالتی ہو درد بھرا - آخر کیون -
کشنا - سکھی یقین جانو مین خود بھی
نہین جانتی کہ مجھے کیا ہوا - بس اتنا
تو مجھے معلوم ہے کہ میرا دل خود بخود
بھر آتا ہے - اور یہ چاہتا ہے کہ مین
کپڑے پھاڑ کر جنگلون کو نکل جاؤن -
اور کسی ایسی جگہ مین کہ جہان کوئی بھی
نہ ہو خوب ہی بیٹھ کر روؤن اور اپنے
دل کی بھڑاس نکالون - یا ایک جی
چاہتا ہے کہ اس تصویر کو دیکھا کرون -
موتی - بس چلو اس ذکر کو چھوڑ دو اور
اگر کسی نے سن لیا تو مجھے اور تمھین
دونون کو زندہ زمین مین گڑوا دیا جائیگا -
کشنا - مین خود بھی جانتی ہون پھر کیا
کرون - اچھا تم یہ بتاؤ کہ تم نے یہ ذکر
مجھ سے کئی دن بعد کیون کیا - پہلے ہی
سے کہہ دیتین - یا بالکل نہ کہتین -
اچھا یہ تو کہو اب وہ کہان ہونگے -
موتی - مین نے کوئی تم سے اس لیے
یہ ذکر نہ کیا تھا کہ تمھین رٹ لگ جائے
اور اسی سبق کو رٹتے جاؤ - مین نے تو
بگر یہ ذکر کر دیا تھا تصویر تمھین یون
دکھا دی تھی کہ دیکھو کیسا اچھا آدمی
ہے مگر کسی خطا کے سبب قید مین پڑ گیا

تمھین تو اک بات ہو گئی -
کشنا - خیر یہ تو بتا دو یہ کہان قید ہین -
موتی - کیون کیا کرو گی کیا انھین
چھڑانے جاؤ گی -
کشنا - نہین مگر تم مجھے بتا تو دو -
موتی - یہ ایسی جگہ قید ہے کہ جہان
پرندہ پر نہین مار سکتا - طلسمی قید خانہ
تو تم نے سنا ہو گا - جسکا کوئی سوائے
دو ایک آدمیون کے کھولنا اور بند کرنا
بھی نہین جانتا -
کشنا - اچھی پیاری تم نہین رہنا کسی
سے ذکر نہ کرنا - مین تھوڑی دیر کیواسطے
تم سے رخصت ہوتی ہون - ابھی آتی
ہون - اول تو کون پوچھتا ہے اور
اگر پوچھے تو کچھ بات بنا دینا جس سے
کسی کو میرے جانے کا حال نہ معلوم ہو -
موتی - کیون تم کہان چلین -
کشنا - بس یہ کچھ نہ پوچھو کہ مین کہان
چلی - میرا دل نہین مانتا مین ابھی آ سے
ٹھہر کر لاؤن گی - لو رخصت مجھے
معاف کر دینا کہ تھوڑی دیر کیواسطے
تمھین تنہائی کی تکلیف اٹھانی
پڑیگی -
موتی اب تک یہ نہ سمجھی تھی کہ
کماری کے دل مین رنجیت سنگھ کی

اسقدر محبت پیدا ہو چکی ہے کہ جسکے
واسطے وہ اپنی جان کو جوکھم مین ڈالدیگی
اور اُس کے چھڑانے کی تدبیرون مین
مصروف ہوجائیگی۔ مگر جب کشنا تیار
ہو گئی رخصت کا لفظ اُسکی زبان پر آیا
تو وہ سمجھی کہ واقعی کام اختیار سے باہر
ہوگیا۔ کشنا جو کچھ ارادہ کر رہی ہے وہ
بچپن کی امنگ نہین ہے یہ سمجھ کر اُسنے
فوراً کشنا کا ہاتھ پکڑ لیا اور سمجھا کر کہنے
لگی۔ "بہن بہنا کیا نادانی کرتی ہو
کیا مر جانے کی دل مین سمائی ہے
ہوش کی لو۔ یہ کیا انسانیت ہے
تمھین آبرو کا بھی خیال نہین رہا۔
کشنا۔ بس موتی تم مجھے جانے دو۔
موتی۔ یہ کیونکر ہو سکتا ہے ہرگز نہین
بیٹھو آدمی بنو ہوش مین آؤ۔
کشنا۔ اب مجھ سے رکا نہ جائیگا مین
جاؤنگی اور ضرور جاؤنگی۔ پیاری موتی
اگر اب تم نے مجھے نہ جانے دیا تو ضرور
میری دشمن ہو۔ میری دل کی حالت
اور بگڑ جائے گی اور پھر تم سے ہمیشہ کو
مجھے جانا پڑے گا۔ چھوڑ دو مجھے
جانے دو۔ اگر میرا دو ہاتھ گذارہ
نہ ہوا تو . . . .
موتی کو کشنا کا خیال تو تھا اُسکی
محبت تو اسی قدر تھی جتنی سچی محبت
ہوا کرتی ہے۔ مگر یہ اور معاملہ تھا یہان
اگر وہ کماری کشنا کی بات مانتی تو
یہ یقین تھا کہ اس کی آبرو پر بھی حرف
آتا جو اُسے کسی طرح گوارا نہ تھا۔
اس نے جب دیکھا کہ کشنا بے قابو
ہو گیا اور وہ اس درجہ پر پہنچ گیا
کہ سر پر چڑھ کر بولنے لگا تو اس نے
اب دوسرے طریقہ کی گفتگو شروع
کی اور کہنے لگی۔ کہ سکھی اگر تمھین
میری محبت اور مروت ہے تو
میرا کہنا مانو۔ پہلے تو یہ کہ تم اُس
خیال ہی کو دل سے نکال دو۔
اگر نہین نکال سکتین تو ایسا کرو
کہ یہ کام دوسرے وقت پر موقوف رکھو
کشنا۔ یہ ہو سکتا ہے کہ مین دوسرے
وقت پر یہ بات اُٹھا رکھون۔ مگر جب
مین جانتی ہون کہ دوسرے وقت
بھی یہ کام ضرور مجھی کو کرنا ہے تو اُسکے
ٹالنے کی کوئی وجہ نہین ہے۔
موتی۔ نہین مین تم سے وعدہ کرتی ہون
کہ کل کسی نہ کسی ترکیب سے اُسوقت
تک مین تمھین اُن کی صورت
دکھا دونگی۔
کشنا۔ صورت دیکھنے سے کام نہین

بن سکتا آپ یہ کہیے کہ اس وقت
تک کسی نہ کسی طرح سے انھیں چھپا دونگی
منونی - یہی سہی مگر اسوقت تم خاموش
ہو رہو -
گشنا - اچھا مین یہ پہلے کہے دیتی ہون
کہ اگر تم نے وعدہ پورا نہ کیا تو پھر میری
جان پر بن جائے گی اور یہ بات
ہمیشہ کے لیے تمھاری اور میری محبت
مین فرق ڈال دیگی -
دیکھو - یا تو تم مجھے روکو نہین اور
اگر روکتی ہو تو خوب سوچ لو - اور
ایک مرتبہ پھر غور کر لو ؎
یا تنگ نہ کر ناصح نادان مجھے اتنا
یا لا کے دکھادے دہن ایسا کمر ایسی
موہنی کو تو اس وقت کماری کی بگڑی
ہوئی محبت کی آگ پہ پانی چھڑکنا
تھا اس لیے اس نے یہ بات
کا اقرار کر لیا - اور اپنے دل مین
یہ سوچ لیا کہ اس وقت تازہ زخم
ہے - شاید کل کچھ بھر جائے اور
کماری کا خیال بدل جائے - اسوقت
تو بات ٹل گئی پھر دیکھا جائے گا مگر
ہائے محبت یہ کچھ خواہ کماری کی
دل کی مرجھائی ہوئی کلی کبھی کسی طرح
نہ کھلی وہ اس وقت بھی اسی طرح
پژمردہ رہی -

باب سولھوان [۱۶]

مہاراج نے جسدن رنجیت سنگھ
کو بلایا تھا وہ دن بھی گذر گیا - اب
دوسرا دن آیا ہمین کل کے واقعہ کی
کہ مہاراج نے جو کچھ رنجیت سنگھ سے
کہا تھا - اور رنجیت سنگھ نے اُن الفاظ
کا کڑے فقرون مین جواب دیا تھا
اُسوقت تک فکر نہ کرنا چاہیے
جبتک کہ رنجیت سنگھ خود اس
واقعہ پر روشنی ڈال کر صاف صاف
اس جھگڑے کو بیان نہ کرے کہ وہ
یہان کیونکر آیا اور مہاراج سے
اُسکی ایسی کیا دشمنی ہے -
آیئے اس وقت مان سنگھ کے
دربار کا دوسری مرتبہ تماشہ دیکھیے
دس گیارہ بجے کا وقت ہے منشی
متصدی امیر کبیر نوکر چاکر - دیوان
سپاہی وغیرہ سب اپنی اپنی جگہ پر
بیٹھے ہوئے ایک جوگن کا کہ جس کے
ہاتھ مین ایک ستار ہے - اور ہاتھ
باندھے ہوئے مہاراج کے سامنے
کھڑی ہوئی ہے تماشہ دیکھ رہے ہین -

یہ جوگن جوان ہے اسنے اگرچہ اپنے چہرے پر بھبوت مل رکھا ہے مگر پھر بھی اُسکا حسن کہہ رہا ہے کہ چاند پر کوئی لاکھ خاک ڈالے مگر وہ کبھی نہین چھپ سکتا - جوگن اگرچہ ایسی حالت مین ہے کہ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ایک فقیرنی ہے - مگر پھر بھی اس کا چاند سا چمکنے والا مُکھڑا - اسکے ہونٹ اس کے اعضا کی ساخت یہ بات صاف بتا رہی ہے کہ اُسے یہ جوگ سادھے ہوے بہت تھوڑے دن گذرے ہین - اسے بھی جانے دیجیے اسکی باتین تو بہت کھلے الفاظ مین اس کے اعلیٰ خیالات کا ثبوت دے رہی ہین اے لیجیے اب سنیے مہاراج اُس سے کیا کہہ رہے ہین اور وہ کیا جواب دیتی ہے -

مہاراج - جوگن سچ تو یہ ہے کہ تم غضب کا ستار بجاتی ہو ہم نے رات سُنا ہے - اسوقت سے ہم بے چین ہو گئے - تم یہان کب آئین -

جوگن - ان داتا مین یہان کل ہی آئی تھی - جو کچھ آپ میری تعریف کر رہے ہین وہ سب آپکی قدر دانی ہے ورنہ مین کیا - اور میرا ستار بجانا کیا -

مہاراج مان سنگھ - نہین کیون نہین تمھین اس فن مین کمال حاصل ہے -

جوگن - میری صرف یہ ارداس ہے کہ اس وقت جو آپ نے مجھے یاد فرمایا ہے فرمائیے - حکم دیجیے کہ مین اس اُسکی تعمیل کرون -

مہاراج - ہم چاہتے ہین کہ ایک مرتبہ پھر تم ہمین اسی طرح ستار سناؤ -

جوگن - مجھے کب انکار ہے - مین تیار ہون - لیکن اتنی عرض ہے کہ اسوقت مہاراج کو بھی اپنے ضروری کامون سے فرصت نہین شام کے وقت ہو تو مناسب ہے -

مہاراج - ہان یہ تو ٹھیک ہے -

جوگن - اچھا تو مجھے اجازت دیجیے مین اب جاتی ہون -

مہاراج - مین تم جاتی کہان ہو - تمھارے رہنے کے واسطے ہم مکان تجویز کیے دیتے ہین اسی مین آرام کرو -

جوگن - نہین مہاراج یہ نہین ہو سکتا مین جہان ٹھہری ہوئی ہون وہین بہت اچھی ہون فقیرون کو جھونپڑے یا محل سے کام نہین ہے - اُنکی دھونی ہی اُن کے واسطے یہ سب کچھ ہے اس واسطے اب آپ مجھے اجازت

دیجیے - آپ جسوقت کے لیے مجھے حکم دین
مین حاضر ہو جاؤن -
مہاراج - ہمارا تو یہی جی چاہتا ہے
مگر خیر تم نہین مانتی ہو تو جاؤ - شام کو ہم خود
سپاہی کو بھیجکر تمھین تمھاری کٹی پر سے
بلا لین گے - مگر تم بھلی نہ جانا -
جوگن - واہ مہاراج آپ یہ کیا فرماتے
ہین - ایسا ہو سکتا ہے کہ مین آپ کے
حکم کی تعمیل نہ کرون -
اتنا کہکر جوگن رخصت ہو گئی -
ناظرین ضرور تعجب مین ہون گے
کہ یہ جوگن کون ہے اور مہاراج نے اسکا
ستار کب سنا اس لیے ہم بھی
زیادہ تر الجھن مین ڈالنا پسند نہین کرتے
اور صاف صاف بتائے دیتے ہین -
یہ خبر نہین کہ جوگن کا نام کیا ہے
کہان کی رہنے والی ہے - مگر اتنا ہمین
معلوم ہے کہ یہ کل یہان آئی ہے - اور
شہر سے باہر پہاڑی کے پاس جو ایک بڑا
برگد کا درخت کھڑا ہوا ہے یہ وہان
ٹھہری ہوئی ہے - وہین اسنے اپنی
دھونی لگا رکھی ہے - اب رہی یہ بات
کہ مہاراج نے اس کا گانا کیونکر سنا -
سنیے کل شام کے وقت جب وقت کہ
آپ نے کشنا اور موتی کی باتین سنی تھین

وہی وقت تھا کہ یہ اپنی دھن مین بیٹھی
ہوئی ستار بجا رہی تھی کہ دیوان جی اور
مہاراج ہوا کھانے کی غرض سے جنگل
کی طرف نکل گئے تھے اور وہ ادھر
ادھر گھومتے پھر رہے تھے اتفاق سے
یہ بھی وہان پہونچ گئے کہ جہان جوگن
موجود تھی - شام کا وقت تھا - ٹھنڈی
ہوا چل رہی تھی - طبیعت مین جوش
دل مین امنگ پیدا ہو رہی تھی اسوقت
دیوان جی کو اسکا گانا بھلا معلوم ہوا
اور خاصکر مہاراج کے دل پر تو اس
ستار نے وہ اثر پیدا کر دیا کہ وہ بے تکلف
گھوڑے سے اترکر پتھر کی ایک چپٹی
چٹان پر بیٹھ گئے - دیوان جی کو بھی بٹھا لیا
اور جبتک کہ جوگن گاتی بجاتی رہی انپر
ایک خاص کیفیت رہی جس وقت
کہ جوگن نے ستار بجانا بند کر دیا تو مہاراج
نے کچھ کہنا چاہا مگر دیوان جی کی صلاح
مشورے سے مجبور ہو کر کچھ نہ کہہ سکے -
فوراً گھوڑے پر سوار ہو کر چلے آئے شہر کو
واپس آ گئے - مگر جوگن کا ستار اور اسکی
سریلی آواز مہاراج کے دلمین جادو کا
کام کر گئی - رات بھر بے چین رہے نیند
نہ آئی کروٹین بدلا کیے آخر صبح ہوئی دربار
مین آئے سب مین پہلے ایک سپاہی کو یہ حکم

دیا کہ فلانی جگہ ایک جوگن اس صورت
کی ٹھہری ہوئی ہے فوراً اُسکو لے آؤ -
سپاہی فوراً گیا اور جوگن کو حکم سُنا کر ساتھ
لے آیا -

جوگن صرف اسوجہ سے دربار مین
آئی تھی - اور مہاراج نے یون اسکا
ستار بجانا سُنا تھا اگرچہ اسوقت تک
انھون نے جوگن پر یہ ظاہر نہین کیا کہ کہان
ہمنے سُنا تھا اور نہ جوگن نے اس سوال کو
اُٹھایا مگر مہاراج کو دیکھتے ہی - دیوان جی
آنکھ چار ہوتے ہی جوگن اپنے دلمین سمجھ گئی
کہ کل وہان یہی دونون آدمی تھے مگر
اُس نے کچھ کہا نہین - اگرچہ دلمین یہ
افسوس ہوا کہ کل مین نے ان کی بات
تک نہ پوچھی - مگر پھر آپسے آواز کے غرور
نے یہ قصہ بھلا دیا - جوبن اور خوبصورتی
کے ناز نے اسے ذرا بھی پرواہ نہ ہونے
دی - ابھی یہ معلوم نہین کہ مہاراج کو صرف
جوگن کی آواز ہی پیاری معلوم ہوئی ہے
یا ہر چیز اُن کو مرغوب ہے - خیر یہ بھی
زیادہ دور نہین معلوم ہو جائیگا - جوگن
کہان سے آئی - اسکی بھی خبر نہین یا وہ
خود کچھ کہے یا اور کوئی پتہ دے تو ہم بھی
سمجھ جائین - رہا یہ سوال کہ کیون آئی
اسکا یہی جواب کافی ہے کہ تقدیر سے
آج رہی کل چلی جائیگی - یہ تھا جوگی رتنا
رام والا حساب ہے -

باب سترھوان

آپ اُن لوگون کی کیفیت مین ایسے
مصروف اور محو ہوگئے ہونگے کہ ہمارے
خیال مین آپ کو کسی اور دل جلے کی یاد
بھی نہ رہی ہوگی - یکطرفہ توجہ خوب نہین
ہے - ذرا نراین سنگھ کو بھی یاد کر لیجیے کہ
اُسکی کیا کیفیت ہے - اور کیونکر اور
کس حال مین جیتا ہے پچھلے بابون کو
دیکھ کر آپ معلوم کر سکتے ہین کہ نراین سنگھ
کو آپ نے اس حال مین چھوڑا تھا کہ
وہ اپنے عیار شام گھنٹا اور بلدیو سہائے
کو تاکید کر رہا تھا کہ اب ذرا ذرا سی خبر
مجھ تک پہونچاؤ اور کسی نہ کسی طرح
کمار جی کو راہ راست پر لاؤ - ہم
اسی دن سے مفصل اسکی حالت
آپ کے پیش نظر کرنا چاہتے ہین -
جس روز کہ شام گھنٹا کو یہ کہکر اُس نے
رخصت کر دیا اس سے اگلے دن کمار
اور رنجیت سنگھ وہان پہونچے کمار کو
چھپا کر رنجیت سنگھ باغ کی طرف گیا
اور پھر واپس نہ آیا جس سے دلیپ سنگھ

سخت بیقرار ہو کر گھر واپس گئے۔ مگر اب ذکر آیا تو اس معمے کے کھلنے کا وقت آن پہونچا کہ رنجیت سنگھ کہاں گیا اور اسے کیا ہو گیا جو پھر دلیپ سنگھ سے مل نہ سکا۔ سینیے شام گھٹا اور بلدیو سہا اپنے آقا دیوان نراین سنگھ کے حکم کی تعمیل کے واسطے ہر وقت تیار تھے شام گھٹا چونکہ بہت خطا کھا چکا تھا اب تک مکلا دیوی کی عنایت سے اس کا تمام بدن درد کرتا تھا اس لیے اُسے کماری سندر شاننا کے باغ مین جانے کی توجرأت نہ ہوتی تھی مگر وہ غافل نہ تھا بلدیو سہاے کو ساتھ لیے صورت بدلے ہوسے وہ باغ کے ادھر اُدھر گھوما رہتا تھا۔ اُسے اس سے پہلے رنجیت سنگھ کا باغ مین آنا اور کماری کے پاس چٹھی لانا۔ اور کماری کا جواب دے کر یہ تاکید کر دیتا کہ جس طرح ہو کمار کو مجھ تک لانا چاہیے کسی ادنیٰ درجہ کی نوکرنی کے ذریعہ سے معلوم ہو چکا تھا۔ اور اُس نے اس کا اپنے دیوان جی نراین سنگھ سے بھی ذکر کر دیا تھا۔ کہ آج رنجیت آیا اور نکل گیا کل کمار کو لیکر پھر آئیگا نراین سنگھ نے اول تو آج ہی کے

صاف صاف بچ کر نکل جانے پر سخت افسوس کیا۔ مگر خیر جب یہ جواب سُنا کہ آج موقع نہ تھا تو بہ مجبوری یہ تاکید کر دی کہ جس طرح ہو کل جب وہ کمار کو لے کر آئے تو ضرور اُسے گرفتار کر لو اور کمار کو بھی پکڑ لو۔ یہ کہکر بہت کچھ انعام دینے کا وعدہ کیا۔ چنانچہ دوسرے روز ایسا ہی ہوا کہ رنجیت سنگھ جب اُدھر گیا۔ یہ صورت بدلے ہوسے پھر رہا تھا۔ اگرچہ رنجیت سنگھ نے بھی اپنی وضع بدل رکھی تھی۔ مگر شام گھٹا چونکہ عیار تھا اس واسطے وہ ایک ہی نظر مین پہچان گیا اُس نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر کمار کو بھی دیکھا مگر کچھ پتہ نہ چلا۔ جب دیکھا کہ وہ نہین ہے تو اُسے صرف رنجیت سنگھ پر ہی اکتفا کرنا پڑا۔ اُس وقت وہ سوچنے لگا کہ اُسے گرفتار کیونکر کیا جاوے۔ اگر مین ہاتھاپائی کرتا ہون تو یہ مجھ سے کسی صورت سے کم نہین ہے اور کسی عیاری کا یہ وقت نہین آخر سوچتے سوچتے ایک ترکیب سوجھی۔ اُس نے اپنی چادر بچھائی اور ایک سفوف اُس پر چھڑک کر تہ کر کے بغل مین دبالی۔ وہ دبے پاؤں رنجیت سنگھ

کے برابر آیا - اور آتے ہی چادر کو
اس کے سامنے جھٹک دیا جس سے
رنجیت سنگھ کو فوراً ایک چھینک آئی
اور پھر اُسے کہیں آنے جانے کی مہلت
نہ ہوئی وہ فوراً بیہوش ہوکر زمین پر
گر پڑا اس کے گرتے ہی شام گھٹا نے
اُسے اُٹھا کر پشتارہ باندھ کندھے پر
رکھا اور سیدھا نراین سنگھ کے مکان
پر پہونچا - نراین سنگھ پہلے ہی سے
آج کسی اس قسم کے واقعہ کی امید
کر رہا تھا - اس کو نہایت خوشی ہوئی
مقرر کیا ہوا انعام بھی دیا ہاتھ پاؤں
بندھوائے اور رنجیت سنگھ کو بالکل
اپنے قابو میں کر کے اُسے ہوش میں لانے
کی دوا سنگھائی - رنجیت سنگھ ہوش
میں آیا تو آپ کو ایک عجیب تازہ بلا
میں گرفتار پایا - مگر وہ پھر کر خاموش
ہو رہا - اسے اپنی گرفتاری کا کچھ بھی
رنج نہ ہوا خیال ہوا تو اس بات کا
کہ کمار اُسے بیوفا سمجھیں گے اور انھیں
اس کا انتظار بہت زیادہ تنگ
کر دیگا مگر اُسے زیادہ دیر تک اس
افسوس کرنے کا بھی موقع نہ دیا گیا
جھٹ نراین سنگھ اس سے پوچھنے لگا
کہو مزاج کیسا ہے بہت خیر خواہ سے
اور اُڑتے اُڑتے پھر رہے تھے - دیکھا
ہمارے ساتھ دشمنی کرنے اور بحث
کرنے کا یہ نتیجہ ہے -

رنجیت سنگھ - مجھے ذرا بھی افسوس
نہیں ہمارا کام عیاری کا ہے سو عیاری
میں مصیبت اور عیش سبھی کچھ ہے آپ
خوش نہ ہوں میں آپ کے پاس
رہ نہیں سکتا -

نراین سنگھ - رنجیت سنگھ دیکھو میں ایک
مرتبہ اور تمھیں سمجھاتا ہوں یہ دعوے
تمھارا فضول ہے - تمھیں ضرور میرے
پاس رہنا پڑیگا اور اب تمھارے چھوٹ
جانے کی دو تدبیریں ہیں وہ بھی
گوش گذار کیے دیتا ہوں - ایک یہ کہ تم
دلیپ سنگھ کا ساتھ چھوڑ دو اور اس بات
کی کوشش چھوڑ دو کہ سندر شانتا
دلیپ سنگھ سے محبت کرے یا اس کی
اس سے شادی ہو - دوسرے یہ کہ تم
میری نوکری کرو - تمھارے جواب دینے
سے پہلے میں ایک بات اور بھی کہے دیتا
ہوں وہ یہ کہ مجھے تمھارا اس طرح اعتبار
ہوگا - میں جانتا ہوں کہ تم وہ عیار
نہیں ہو کہ وعدہ کر کے کچھ وعدہ خلافی
کرو - نہ عیاروں کا یہ کام ہے - مجھے یہ
بھی معلوم ہے کہ تم دلیپ سنگھ کو بہت

عزیز ہو ۔ مین تمھاری اُس سے زیادہ خاطر
کرونگا - اور تمھین تنخواہ بھی اس سے
کچھ زیادہ دونگا - دیکھو اب تک تم
اس بلا مین نہین پھنسے ہو جس مین
مین تمھین پھانسنا چاہتا ہون - اور
جس کے واسطے مین نے تمھین گرفتار
کرایا ہے - تم بھی اس بات پر عمل کرو -
اور دلیپ سنگھ کے پاس رہنے کا کیا
تم نے تمام عمر کے لیے ٹھیکہ لیا ہے
تمھارا کام عیاری ہے - تمھارا پیشہ
نوکری ہے - سو اس کے لیے یہ بات
ہے کہ وہ نہ سہی اور سہی - مین سچ
کہہ رہا ہون کہ دلیپ سنگھ تمھاری جان
لینے کی فکر مین ہے - کیونکہ اُس نے
تمھین ایک ایسا بڑا بھاری کام سپرد
کر دیا ہے کہ جسمین تمھاری جان نہین
بچ سکتی - بولو تمھارے پاس ان
باتون کا کیا جواب ہے - جلد جواب دیکر
اپنی قسمت کا فیصلہ کرو -
رنجیت سنگھ - بس اب بہتر یہی ہے
کہ جو کچھ آپ کو کرنا ہو وہ کیجیے - مین
آپکی کسی بات کو نہین مان سکتا -
نراین سنگھ - نہین مانتے تو خیر تمھاری
قسمت تم اپنے ہاتھون سے اپنے آپکو
ایسی جگہ پہونچا رہے ہو کہ جہان سے

تمھارا چھوٹنا بہت دشوار ہے -
غرض کہ نراین سنگھ نے رنجیت سنگھ
کو بہت زیادہ دھمکایا ڈرایا - مگر وہ
اپنے پہلو مین ایک بہت ہی نڈر دل
رکھتا تھا اُس پر کچھ بھی اثر نہ ہوا نہ اُسنے
یہ اقرار کیا کہ مین تمھارا ساتھ دونگا
اور نہ وہ اس بات پر آمادہ ہوا -
کہ دلیپ سنگھ کا ساتھ چھوڑ دونگا -
اُس نے اپنی جان کی کچھ پرواہ نہ کی
اور بڑی بے پروائی سے ہر مرتبہ وہی
جواب دیتا رہا کہ جان جائے مگر آن
نہ جائے - جب نراین سنگھ مجبور ہو گیا
تو اُس نے فوراً ایک قلمدان نکالا -
اور اس مضمون کی راجہ مان سنگھ
والی نارا گڈھ کو ایک چٹھی لکھی -
شری مان جی مہاراج آپ کا
داس نراین سنگھ اب تک آپ کے
اور اپنے کام کی کوشش مین ہے
ایشور نے مجھے کامیابی کی صورت بھی
دکھا دی ہے - وہ یہ ہے کہ جس آدمی کو مین
آپ کے پاس بھیجتا ہون یہی رنجیت سنگھ
ہے اور ایک لحاظ سے یہ آپ کا بڑا
رقیب ہے - کملا دیوی جس پر آپ کو
بڑا بھاری پیار آتا ہے یہ بھی اُس سے
محبت کرتا ہے - یہ اس کے دل بہ

بھاری فتح حاصل کر چکا ہے - اگر آپ
دباو ڈالین گے تو یہ آپ کا کہنا مان
جائے گا - مین بھی حاضر ہونگا - باقی
اتنا پہلے عرض کرتا ہون کہ مین نے
اسے بڑی مشکل سے گرفتار کیا ہے
آپ بھی بڑی احتیاط کی جگہ اسے رکھیے -
اگر یہ چھوٹ گیا تو برا ہے -
(آپکا داس نراین سنگھ دیوان)

یہ چٹھی لکھ کر اُس نے بلدیو سہاے
اور شام گھنٹا کو دی - اور رنجیت سنگھ
کو زبردستی بیہوش کر کے راتون رات
تارا گڈھ پہونچا دیا -

اب یقین ہے کہ آپ نے رنجیت سنگھ
کا وہان موجود ہونا اور اس کا سبب
سمجھ لیا ہوگا - اس طرف سے آپ کو
اُلجھن مین ڈالنے والی صرف یہ بات
باقی ہے کہ کملا دیوی کو مہاراج مان سنگھ
سے کب کی محبت تھی اس کو بھی ہم ساتھ ہی
بتائے دیتے ہین -

دراصل نراین سنگھ بڑا چلتا پرزہ
تھا اس کی بات بات چھل فریب سے
بھری ہوئی تھی - اس کا مہاراج
مان سنگھ سے بڑا گہرا تعلق تھا اسکی
دو وجہ تھین - ایک تو اس کا بڑا
بھائی وہان دیوان تھا - دوسرے
یہ خود راجہ کے مصاحبون مین رہا تھا -
خیر جب سے کہ اسکے دل مین سندر شانتا
کی محبت پیدا ہو گئی تھی یہ ہر وقت کھٹکتا
رہتا تھا کہ ایسا نہ ہو کسی وقت یہ بھید
کھلے اور کوئی دوسرا اتفاق ہو اور مہاراج
(یعنی سندر شانتا کے پتاجی) مجھ سے بگڑ جائین
تو پھر میرا کیا ٹھکانہ ہے - اسلیے اسنے
مہاراج مان سنگھ سے مل کر اسے
وہان آنے کی بھی درخواست کر رکھی
تھی - دوسرے کملا دیوی کی تصویر
دکھا کر اور اس کی تعریفین کر کر کے
ایسا مشتاق بنا دیا تھا کہ مان سنگھ
کو ایک خبط ہو گیا تھا - اسی سبب سے
اسی حصہ کے چودھوین باب کے آخر
مین کچھ مہاراج مان سنگھ نے رنجیت سنگھ
سے باتین کملا دیوی کے متعلق کی تھین
جو وہان آپ کو معمہ سے بھی زیادہ معلوم
ہوئی ہون گی - مگر آپ یہان سازش کا سبب
سمجھ گئے ہونگے -

نراین سنگھ نے ایک تو یہ کارروائی
کی جو ناظرین پڑھ چکے جب وہ رنجیت سنگھ
کو وہان پہونچا چکا اور صبح اُس کے
دونون عیار واپس آ گئے تو اُس نے
پوشیدہ اُن سے کچھ باتین کین اور
اس بات کی اور زیادہ تاکید کر دی

کہ ذرا ذرا سی خبر ہمین پہونچتی رہے -
ادھر آپ پہلے بابون مین یہ بات پڑھ چکے ہین کہ اس واقعہ سے پہلے رنجیت سنگھ کمار کو لانے کا وعدہ کر گیا تھا - مگر وہ نہ آیا تو کماری نے بیقرار ہوکر کملا کو اُن کے پاس بھیجا جب وہ دلیپ سنگھ کو لے کر آئی تو کماری کو غائب پایا اور وہ خود بھی نکل گئی مگر سب کا یہ گمان ہوگا کہ یہ سب نراین سنگھ کی کارروائی ہے - شاید ہو -
آپ اب کماری کے غائب ہونے کے بعد سے اس کی حالت سنئیے وہ راج گڈھ ہی مین موجود تھا - اُسے قطعی یہ معلوم نہ تھا کہ کماری کہان ہے وہ دن بھر مہاراج کے ساتھ اُن کے رنج وغم مین شریک رہا تر کیبین بتاتا رہا کہ یہ کرو اور وہ کرو - اسے ایک آدھ دفعہ یہ بھی خیال پیدا ہوا کہ شاید یہ رنجیت سنگھ نے قید کرانے کا بدلہ ہے ممکن ہے اور بہت ممکن ہے کہ رنجیت سنگھ کا کوئی شاگرد دلیپ سنگھ کا بھیجا ہوا یہان آیا ہو اور وہ یہ کارروائی کر گیا - افسوس اگر میرا خیال صحیح ہے اور ایسا ہی ہوا ہے تو بڑا ہی غضب ہے - بس پھر اب کماری کا پتہ چلنا بہت دشوار ہے - خیر اس روز دربار کا وقت جون تون کرکے گذار دیا اور یہ خیال کرکے وہ اپنے دل کو خوش کرتا رہا کہ مکان پر پہونچ کر اپنے دونون عیارون سے حال معلوم کرونگا مگر جب وہ مکان پر پہونچا اور اس کا کوئی بھی عیار اس کے پاس نہ آیا - تو اسے بڑا قلق ہوا - اور ساتھ ہی وہ بہت جھنجھلایا کہ دیکھو ایسا زبردست معاملہ ہوگیا - اور شام گھٹا اور بلدیو سہاے کی یہ غفلت ہے کہ انھون نے آکر خبر تک نہ دی - پھر مجھے ایسے آدمیون کو مفت کی تنخواہ دینے سے کیا نتیجہ ہے چنانچہ ان ہی خیالون نے اُسے اس بات پر مجبور کیا کہ ایک سپاہی اُن کی تلاش کے واسطے بھیجا - مگر دونون مین سے ایک بھی نہ ملا - اب تو اس کے خیال بالکل بدل گئے اور وہ قطعی یہی سمجھ گیا کہ بس ضرور کوئی راج گڈھ عیار آیا اور کماری کو بھی لے گیا اور میرے دونون عیارون کو بھی دھوکا دے گیا - یہ اُسی دن کا ذکر ہے کہ جس دن کمار نے کملا کے کہنے کے موافق آکر باغ مین رات گذاری تھی اور تمام رات بے چینی سے کروٹین

لیتے رہے تھے اور دوسرے روز
آدھار سنگھ نکل گئے تھے۔
غرضیکہ نراین سنگھ نے تمام شب
بھی اپنے عیاروں کا انتظار کیا مگر کوئی
بھی نہ آیا۔ تب تو اسے اپنی مایوسی پر
بہت ہی خون کے آنسو رونے پڑے
اور رات بھر ہی بے قرار رہا۔
سر تسلیم پاس ہوں ہیں اور وہ حیران ہو رہے
شاید اپنے دل کا یوس کا ارمان ہوں ہیں
دوسرے دن وہ کچھ بہانہ کر کے دربار
میں بھی نہ گیا۔ دوپہر کے وقت اُسے
ایک سپاہی نے خبر دی کہ شام گھٹا ملنے
کے لیے حاضر ہوا ہے۔ اسے تو پہلے ہی
سے یہ انتظار تھا فوراً نشست گاہ
کے مکان میں آن پہونچا۔ شام گھٹا نے
مسکراتے ہوئے سلام کیا۔ مگر نراین سنگھ
کو تو ایسا غصہ چڑھا ہوا تھا کہ وہ اسکی
گردن اُڑا دیتا۔ اسواسطے اس نے
سلام وغیرہ کا کچھ جواب نہ دیا سب
سے پہلے یہی کہا۔ کہ شام گھٹا واقعی
عیاری کا حق یہی ہے نمک حلالی اسے ہی
کہتے ہیں کہ ایسا سخت واقعہ ہو اور
تم بے پرواہ ہو کر ادھر اُدھر پھرتے
اُڑاتے پھرتے رہو۔
شام گھٹا۔ آپ مالک ہیں جو چاہیے فرمائیے

نراین سنگھ۔ جھنجھلا کر۔ تو کیا میں اسمیں
کچھ بیجا بھی کہہ رہا ہوں۔
شام گھٹا۔ نہیں آپ جو کچھ فرمائیں
وہ صحیح و درست۔ میں جھوٹا۔ بے خبر
اور جو کچھ فرمائیے مگر۔
کمبخت نامراد بُرے اور جو کہو
سب کچھ مگر تمھاری برائی میں ہم نہیں
مہاراج یہ سب محبت کے کرشمے ہیں۔
اسی کی بدگمانیاں ہیں۔ ورنہ شام گھٹا
آپ کے کام سے غافل ہونے والا
نہیں ہے۔
نراین سنگھ کو اس بات پر اور بھی
زیادہ غصہ آیا وہ سمجھا کہ یہاں تو یہ
ہو گیا۔ یہ اب مجھے بناتا ہے۔ اپنا
کام کر رہا ہوگا اور مجھے ٹالتا ہے۔
کہنے لگا کہ اچھا خیر اور باتیں تو جانے دو
پہلے یہی بتاؤ کہ کل کیا ہو گیا۔
شام گھٹا۔ اور کسی بات کی تو معلوم
نہیں مگر یہ خبر ہے کہ کماری غائب
ہو گئی۔
نراین سنگھ۔ پھر تم نے کچھ پتہ لگایا۔
شام گھٹا۔ ہاں ہاں نہ لگانے کی
وجہ کیا۔ اور میں غائب کہاں تھا۔
نراین سنگھ۔ کہاں ہے۔
شام گھٹا۔ بس اب آپ مجھے انعام

دیکھیے کس لیے کہ ابھی دو تین روز کے اندر اندر دو ایسے بھاری کام کیے ہین کہ جو آپ جانتے ہین ۔ رنجیت سنگھ جیسے عیار کو گرفتار کرنا اور کماری کو آپ سے ملانا کچھ آسان کام نہین ہے
نراین سنگھ نے اتنا سُنا تو پھر گیا تھا باچھین کھل گئین ۔ موچھ کا ایک ایک بال علیحدہ ہو گیا دل بانسون اُچھلنے لگا ۔ اور مسکرا کر شام گھٹا سے کہنے لگے کہ انعام دینے کے لیے تو ہم نہ پہلے تم سے انکار کیا اور نہ اب انکار ہے اگر یہ بتاؤ کہ تم نے کیا سامان کیا ہے ۔ کماری کا پتہ کہان لگا یا اور ہم سے ملانے کی ترکیب کیا ہے سچ بات تو یہ ہے کہ اس وقت طبیعت خوش ہو گئی اچھا لو تم اصل اصل حال سُناؤ کیا ہوا ۔
شام گھٹا ۔ خیر سنیے ۔ جس دن کہ رنجیت سنگھ کو گرفتار کیا اُس سے اگلے دن مجھے اور بلدیو سہاے کو خبر ملی کہ کماری سے کل دلیپ سنگھ کے ملنے کا دن تھا ۔ مگر وہ نہ آیا تو اسوجہ سے وہ بہت سخت بیقرار ہے ۔ آج اُسنے اپنی سہیلی کملا دیوی کو راج گڈھ کمار دلیپ سنگھ کے پاس بھیجا ہے ۔

بس اتنا سننا تھا کہ مین خوش ہو گیا اور سمجھ گیا کہ اب کبھی کوئی موقع اس سے بہتر نہین مل سکتا ۔ بہتر یہ ہے کہ اب اُسے ہاتھ سے نہ دین اور اپنا کام بنالین ۔ مین نے بلدیو سہاے سے کہا کہ کہو کیا صلاح ہے ۔ بلدیو سہاے نے ہر طرح میرے حکم کی تعمیل پر اپنی خوشی کا اظہار کیا ۔ مین نے اس سے کہا کہ تو پھر دیر کیا ہے ۔ آدھی رات پہ آج کماری کو اڑا دو ۔ کیونکہ اگر یہ یہان رہی تو روز روز یہی رنج اُٹھانے پڑینگے ۔ اور اگر کسی دن دشمنون کا وار چل گیا تو پھر ہم ساری عمر تک ہاتھ ملتے رہین گے ۔ بلدیو سہاے نے اور تو سب باتون مین میرا ساتھ دینے کا وعدہ کیا ۔ مگر اسے دو بات کیطرف سے فکر ہوا جن کا مین نے فوراً جواب دے دیا اور اُسی دم اُس کا شک جاتا رہا ۔ ایک تو یہ کہ وہ یہ سوچتا تھا کہ کماری کو لے جا کر کہان رکھین گے ۔ اس کا تو مین نے یہ جواب دے دیا کہ مجھے ایک ایسی عمدہ جگہ معلوم ہے کہ کبھی وہان پر کسی کا گمان بھی نہ پہونچے گا ۔ دوسری اسنے یہ بات کہی کہ اس مین دیوان جی

سے مشورہ کرنا ضروری ہے۔ سومین نے
صاف صاف یہ کہدیا کہ اس کا بھی
تم کچھ غم نہ کرو۔ دیوان جی اس بات
پر ناراض نہین ہو سکتے بلکہ اُن کا
یہ عین منشا ہے۔ اُسے اس جواب
سے بھی اطمینان ہوگیا۔ اور وہ ہر طرح
میرا ساتھ دینے کے واسطے تیار ہوگیا۔
ہم نے اپنا لباس بدلا۔ اور اسی وقت
سے جیسے کچھ ہو سکا ہم کماری کے باغ
مین داخل ہو گئے۔ اتفاق سے کامنی
اور کماری جاگ رہی تھین خیر ہم انتظار
کرتے رہے کہ یہ سو جائین تو کچھ اپنی
کارروائی کرین۔ چنانچہ اسی انتظار مین
رات زیادہ گذر گئی کامنی تو سو گئی مگر
کملا اور کمار کے انتظار نے اسے نہ سونے
دیا۔ ہم سوچے کہ کماری کو نیند آنا بہت
مشکل ہے۔ اگر ہم یون ہی انتظار
کرتے رہے تو ساری رات گذر جائیگی
اس سے بہتر یہ ہے کہ ہمین جو کچھ
کارروائی کرنی ہے وہ کرین۔ چنانچہ
مین اور یہ دونون آگے بڑھے کماری
نے شاید ہمین پہچانا نہین مگر ہم کو
وہ اجنبی سمجھ کر ڈر گئی۔ اور یقین
ہے یا تو اس نے وہم سے ہمین
بھوت پریت سمجھا۔ یا چور جانا
اسی واسطے اُس کے منھ سے ایک
چیخ نکل گئی مگر مین نے بہت پھرتی سے
اس پر بیہوشی کے عرق کے چھینٹے دیے
جس نے فوراً اپنا اثر دکھایا کماری
بیہوش ہو گئی۔ مگر افسوس کہ دوسرا
فتنہ جاگ اُٹھا تھا۔ یعنی اس چیخ نے
کامنی کو بھی چونکا دیا تھا۔ کماری کو تو
چُپ لگ گئی مگر یہ چیخنے لگی اگرچہ اسکی
آواز نہ نکلتی تھی مگر پھر بھی ہمارے
ڈرانے دھمکانے کے لیے کافی تھی۔
وہ بیہوش بھاگی قلعہ کی طرف جا رہی
تھی۔ مگر ایک جگہ اُسکا دامن اُلجھا
اور وہ بیہوش ہو گئی۔ مین نے کماری
کو اُٹھایا۔ اور بلدیو سہائے کو ساتھ
لے شہر سے باہر نکل گیا۔ ایک جگہ
محفوظ دیکھ کر ہم دونون بیٹھ گئے اور
میرے دل مین یہ خیال پیدا ہوا کہ
اگر ہم زیادہ تر کماری کو بیہوش
رکھتے ہین تو اس مین اُنکی جان تک
کا اندیشہ ہے۔ مین نے بلدیو سہائے
سے اس بات کو ظاہر کر دیا۔ اسے
ایک اچھی ترکیب سوجھ گئی وہ
کہنے لگا کہ تمہارا خیال صحیح ہے۔
مگر اس کی ترکیب بہت آسان
میری سمجھ مین آئی ہے وہ یہ کہ

تم اپنی صورت رنجیت سنگھ کی سی
بنا لو اور مین ایک صورت بناتا ہون
اور کماری کو اس وقت بیہوشی دور
کرنے کی دوا سنگھاؤ۔ جب یہ ہوش
مین آئے تو کہدو کہ تم خوف نہ کرو ہم
تمھین کمار کے پاس لیے جا رہے ہین
یہ سنکر اگرچہ اُسنے خیال تو بہت سارے
آئین گے مگر ہان اتنا ہوگا کہ کوئی خیال
محبت کے سامنے جلا نہ پائے گا
وہ بہ مجبوری اس بات کو منظور
کرلے گی۔ چنانچہ ہم نے فوراً اپنی
صورت بدل کر کماری کو بیہوشی دور
کرنے کی دوا سنگھائی جب وہ
ہوش مین آئی تو وہی ہوا جو پہلے
سے ہمارا خیال تھا اس لیے پہلے تو
بہت کچھ ہاتھ پیر مارے مگر پھر
راضی ہوگئی۔ اُس نے پوچھا کہ تم
مجھے کہان لیے جا رہے ہو۔ مین
اطمینان دلاکر اُسے راضی کیا۔
کماری کے آخری لفظ یہ تھے کہ کمار
یہان کیون نہ آئے۔ مگر مین نے
یہ جواب دیا کہ دشمن نراین سنگھ کے
عیار لگے ہوے ہین اگر وہ یہان آتے
تو اُن کی جان کا خوف تھا۔
کماری۔ تو پھر آخر اب کمار کہان ہین
اور کیا مین رات رات مین واپس
بھی آجاؤن گی۔
مین (جو رنجیت سنگھ بنا ہوا تھا)
اگر آپ رات رات مین واپس نہ
آئین گی تو کیا آپ کو بدنام کرنا ہے
ضرور آپ کو واپس بھیجدیا جائے گا
اور کمار بھی آئے ہین مگر وہ ایک اور
جگہ ہین۔
کماری نے ٹھنڈی سانس لی اور
بولی کہ رنجیت سنگھ اگرچہ تم نے یہ
بہت بُرا کیا۔ مگر سچی محبت مجھے اپنی
آبرو کی بھی پروا نہین کرنے دیتی۔
اچھا چلو جلد چلو۔ پھر واپس آنا ہے
کملا دیوی کہان ہے مین نے اُسے
تمھارے پاس بھیجا ہے۔
مین۔ اُس کی مجھے خبر نہین شاید وہ
گھر پہونچی ہوگی اور ہم راج گڈھ مین
نہین تھے۔
کماری۔ اچھا تو یہی ہے کہ تم مجھے گھر
پہونچا دو۔ اور کمار کو لے آؤ۔ مگر خیر
اب جو ہونا تھا سو ہو چکا میری عزت
خاک مین مل گئی۔ چلو دیکھا جائیگا۔
میرا دل پاک ہے۔ میرے من
مین پاپ نہین اور یہ ایشور کے
نزدیک بُرا نہین ہے سچی محبت مین

کچھ ممانعت نہین ہے۔جس جگہ کہ ہمین
جاناہے وہ یہان سے کتنی دور ہے۔
مین۔بہت قریب ہے۔
کماری۔اچھا مین پیدل چلونگی۔
چونکہ جگہ جہان ہمین کماری کو پہچانا
تھا قریب ہی پہاڑی مین تھی اسلیے
دم دے کر مین اُسے وہان تک
لے گیا۔
مگر چونکہ وہان دلیپ سنگھ
نہ تھے۔اس واسطے کماری بہت
گھبرائی اور رونے لگی مین نے پھر
تسلی دی اور کہا کہ مین ابھی لاتا ہون
کماری رونے لگی اور اُسکی زبان سے
یہ نکلا کہ ہاے محبت تونے مجھے کہین کا
بھی نہ رکھا۔مین نے تسلی دی اور
یہ کہکر کہ آپ گھبرائیے نہین۔شاید
کمار کہین چلے گئے ہین مین ابھی
لاتا ہون کہکر چل دیا۔ اور
آپ کے پاس آگیا۔مگر افسوس
کہ گھر آکر بُری عادت کے موافق مین
نے کچھ نشہ پیا اور اس کی وجہ سے
پھر مین آپ سے مل نہ سکا مگر جون ہی
نشہ اُترا آپ کے پاس آیا۔اس کی
مجھے معافی دیجیے۔
نراین سنگھ۔ہاے کمبخت شام گھٹا۔
کیا شراب بغیر جان نکلی جاتی تھی جو تونے
ایک دن سالم خراب کر دیا۔بہت بُرا
کیا۔اول تو یہ کام اتنا بُرا ہوا کہ اب
دو باتون کا ہونا ضروری ہے۔یا تو
ہمین شام گڈھ چھوڑ دینا پڑے گا اور
یا جان جانے گی۔
شام گھٹا۔دیوان جی افسوس اگر
مین آپ کو ایسا کچا سمجھتا تو ہرگز آپ
کی نوکری نہ کرتا۔محبت مین تکلیف تو
ہوا ہی کرتی ہے۔
نراین سنگھ۔ہاے کماری کو بہت
تکلیف پہونچی ہوگی۔اس وقت میرا
دل دھڑک رہا ہے بھئی ضرور کھلجائیگا۔
اور مجھ پر آفت آئیگی۔اچھا اب بتاؤ
کہ ہم کماری کو کہان رکھین گے اور وہ
کیونکر رہے گی۔
شام گھٹا۔آپ اُسے تارا گڈھ مین
رکھیے۔اور اس کے پاس کمار کی
صورت سے اسی وقت چلیے۔پہلے
آپ چند روز تک اسی صورت سے
رہیے پھر وہ رفتہ رفتہ خود راہ پر آجائیگی سو
جذبۂ عشق سلامت ہے تو انشاءاللہ
کچے دھاگے مین چلی آئیگی سرکار بندھی
اگرچہ اس واقعہ کو سن کر نراین سنگھ
کے ہاتھ پاؤن پھول چکے تھے مگر عشق

نے پھر اُسے ہمت دلائی اور وہ اُسی وقت شام گھٹا کے ساتھ ہولیا رات کا وقت تھا تمام جنگل سائیں سائیں کر رہا تھا۔ مگر یہ دونون شخص بیخوف پہاڑ کی برابر برابر جا رہے تھے۔ آخر شام گھٹا ایک گھاٹی مین ہولیا اور وہان اس نے ایک پتھر ہٹایا۔ جس کے نیچے زینہ بنا ہوا تھا۔
نرائن سنگھ۔ کیا یہین ہے۔
شام گھٹا۔ ہان یہی ہے جلد اُتریے۔
نرائن سنگھ۔ یہ جگہ کون سی ہے۔
شام گھٹا۔ یہ ایک ایسی جگہ ہے کہ جو جواب نہین رکھتی۔ بظاہر یہ تہ خانہ ہے مگر بنانے والے نے کمال کر دیا ہے۔ یہان تمام جادو کا سا طلسم ہے۔ خود بخود اس مین رات کو روشنی ہوتی ہے۔ مین کیا تعریف کرون آپ خود دیکھ لین گے۔ عیان را چہ بیان۔ مگر یہ ایسی جگہ ہے کہ سوائے میرے اور کوئی نہین جانتا۔
نرائن سنگھ۔ واقعی جگہ بہت محفوظ ہے۔ اچھا پہلے تم اُترو تمھین راستہ معلوم ہے۔ مین تمھارے پیچھے پیچھے ہون۔

شام گھٹا کو کچھ ڈر تو تھا ہی نہین وہ فوراً زینہ سے اُترنے لگا۔ اُسے اُمید تھی کہ معمول کے موافق زینہ کے نیچے کے دروازہ سے گذر کر ہمین روشنی ملے گی۔ مگر بخلاف اس کے جب وہ نیچے پہونچے تو سخت تاریکی سے سابقہ پڑا۔ جس پر نرائن سنگھ نے بہت خفگی ظاہر کی کہ اسی پر اتنی تعریف کر رہا تھا۔ "شام گھٹا کہنے لگا کہ مین سیکڑون دفعہ یہان آیا مگر ہمیشہ روشنی پائی۔ آج نئی بات ہے کہ یہان اندھیرا ہے۔
نرائن سنگھ۔ میرا دل گواہی دے رہا ہے کہ کچھ نہ کچھ نئی بات ہو گئی۔
شام گھٹا۔ نہین ابھی یہ رائے قائم نہ کیجیے ایسا نہین ہو سکتا۔
نرائن سنگھ۔ اچھا اگر تم بلدیوسہائے کو یہان کماری کے پاس چھوڑ گئے تھے تو پھر اس وقت اُسے پکارنے کیون نہین۔
شام گھٹا نے فوراً آواز دی۔ مگر کوئی جواب نہ ملا۔ پھر آواز دی۔ مگر پھر وہی اے برخاست کا مضمون ہوا۔ پھر پکارا مگر پھر بھی کوئی نہ بولا۔
نرائن سنگھ۔ دیکھا نا وہی ہوا جو ہم

کہہ رہے تھے۔
شام گھٹا۔ یہ نہین ہو سکتا۔ شاید وہ اور کماری دونون غافل سو رہے ہونگے۔ دیکھیے مین روشنی کرتا ہون۔ یہ کہہ اپنی جیب سے ایک چھوٹا سا آلہ نکالا جس مین بٹن لگا ہوا تھا۔ اُسے دبایا جس سے فوراً بجلی کی طرح روشنی ہوگئی۔ نراین سنگھ نے دیکھا کہ دالان بنا ہوا ہے اور اُس کے ادھر اُدھر کوٹھریان ہین۔ مقابل بھی دالان ہے۔ بیچ مین ایک سٹرک سی بنی ہوئی ہے۔ مگر یہان کوئی آدمی نہین ہے۔

اب شام گھٹا ایک دالان مین گھسا اور بلا بیوسہائے کو آواز دی مگر کوئی نہ بولا۔ تو اُس نے ایک کوٹھری کہ جس کے کواڑ باہر سے بند ہو رہے تھے اُسے کھولا۔ مگر وہان عجب واقعہ دیکھا کہ تمام مین خون ہی خون ہو رہا ہے۔ اور جابجا خون کے حرفون سے یہ لکھا ہوا ہے کہ جن دو آدمیون کو تم یہان چھوڑ گئے تھے اُن کو قتل کر دیا گیا۔ بس خیریت اسی مین ہے کو تم یہان سے چلے جاؤ ورنہ تمھین مار دیا جائے گا۔

یہ دیکھ کر دونون کے ہوش پراگندہ ہو گئے۔ اگرچہ شام گھٹا کا ارادہ تھا کہ اس سٹرک پر آگے جا کر دیکھے کہ معاملہ کیا ہے اور آگے کیا کیا بنا ہے مگر یہ حالت دیکھ کر دونون سہم گئے۔ کاٹو تو لہو نہین بدن مین دل تک یہی صلاح دے رہا تھا کہ جیسے بنے جلد سے جلد یہان سے چل دو۔ ورنہ کچھ اور بلا آجائے گی۔ اور ایسا ہی کیا جلد وہان سے دونون نکل آئے۔ جب باہر نکلے اُس وقت نراین سنگھ کے غصہ اور رنج کی کوئی انتہا نہ رہی۔ وہ شام گھٹا پر برس پڑا سیکڑون بُری بھلی باتین کہین کہ کمبخت اول تو تجھے یہ کام نہ کرنا تھا اور اگر کر بھی لیا تھا تو یہ نہ چاہیے تھا کہ اوپر ہی اوپر اپنی ہی عقل سے سارے کام کرتا۔ یہ تجھے ہرگز زیبا نہ تھا۔ دیکھا دشمنون کا وار چل گیا ہلدی لگی نہ پھٹکری اور رنگ آگیا اب مجھے امید نہین کہ کبھی سندر شاستا کی صورت دیکھنی نصیب ہوگی۔
شام گھٹا۔ دیوان جی جو کچھ ہونا تھا سو ہو چکا اب مجھ پر آپ فضول خفا ہوتے ہین ۔

ہا سبق پر آج پچھتانے سے حاصل کچھ نہین
ہو گیا اُسی چلو جو کام جیسا ہو گیا
مگر مین آپ کو دو باتون کا یقین دلاتا
ہون ایک یہ کہ آپ کے اصلی دشمنون
کا یہان گذر بھی نہین ہو سکتا - یہ
کسی اور کی کارروائی ہے - دوسرے
یہ کہ خواہ میری جان جاے مین کماری
کو آپ سے ضرور ہی ملا دونگا آپ
بالکل بے فکر رہیے -

نراین سنگھ کو یہ سُن کر کیون
صبر آنے لگا تھا - مثل مشہور ہے کہ
گود کے بچے کو چھوڑ کر پیٹ کی آس
کرے - اِس کے برابر بیوقوف کون
یہی حال اس وقت اس کا تھا
وہ سمجھ رہا تھا کہ جب کماری آئی
ہوئی میرے پنجہ سے نکل گئی تو اب
کیا ہو سکتا ہے - وہ ہر چند اپنے
دل کو تسلی دینی بھی چاہتا تھا مگر
صبر بھی نہ آتا تھا - لیکن یہ وقت
ایسا تھا کہ صبر کا پتھر چھاتی پر رکھنا
ضروری تھا - کیونکہ اگر وہ اپنے
متوالے دل کے حکم کے موافق کہین
نکل جاتا تو ضرور اُسی پر ساری
کارروائی کا گمان ہو جاتا - خیر وہ
شام گڈھ کو پھر لوٹ کر آیا - شام گھنٹا
کی قسمت مین گالیان سخت باتین اور
جس قدر سننی تھین وہ سنین - آخر وہ
اُسی وقت وعدہ کر کے رخصت ہوا
کہ مین اس تمام بھید کو دریافت کیے
بغیر واپس نہین آؤنگا - نراین سنگھ
رہ گیا اور اُسی دن سے اُس کے
دن اور رات بیقراری کے ساتھ
کماری کی جدائی مین شعر پڑھتے ہوے
گذرتے ہین - چنانچہ آج بھی وہ اسی
حال مین ہے - چپکے چپکے پڑھ رہا
ہے ؎

ساتھ غیرون کے گیا اور مجھے چھوڑ گیا
مجھ پہ بیداد سفاک ستم توڑ گیا

غالباً ناظرین کو کماری کے غائب
ہو جانے کی تو سب کیفیت معلوم ہی
ہو گئی ہوگی - اب صرف یہ بات
باقی ہے کہ وہ کہان گئی بلا یو سہاے
کہان گیا - یہ ہمین معلوم نہین -
وقت آئیگا تو یقینی یہ سب حال
بھی معلوم ہو جائیگا - ہم بھی اس
باب کو ختم کر کے دوسری طرف متوجہ
ہوتے ہین -

تمام شد

"ریویو" بھی غلط ہے -

اس کتاب کا نتیجہ خیز یا پُرلطف ہونا تو الگ رہا -

اس کی زبان اس قدر غلط اور سست

و فصاحت سے خالی ہے - کہ

اس کا پڑھنا مصیبت ہو جاتا ہے -

اس لئے اسے پڑھکر وقت ضائع

نہ کیجئے +

نام کتاب

معشوقۂ فرنگ - مولفۂ بابو جوالا پرشاد صاحب -
بہار آئین - مولفہ بابو جوالا پرشاد صاحب برق - بی - اے - سب جج
پرتاپ - مولفہ بابو جوالا پرشاد
روہنی - مترجمہ بابو جوالا پرشاد
خدائی فوجدار - ترجمۂ کتاب ڈائن کوئکساٹ ڈی لامان جلد اول و دوم
یکجائی مترجمۂ پنڈت رتن ناتھ صاحب
ناول زیب النسا - مصنفۂ بابو رامجی داس صاحب بہار گو
شاہد طرار - مترجمہ پنڈت دھرم نرائن
فسانۂ آزاد - کامل ہر چہار جلد مصنفہ پنڈت رتن ناتھ صاحب در لکھنوی یہ تمام ہندوستانی ناولون مین ایک دلچسپ و مشہور افسانہ ہے اور متفرق جلدین بھی بنا بر فروخت ذیل مین درج ہین -
۱ - جلد اول
۲ - جلد دوم
۳ - جلد سوم
۴ - جلد چہارم
سیر کوہسار - کامل در دو جلد از پنڈت رتن ناتھ صاحب در لکھنوی

نام کتاب

اس کتاب مین مضامین نصیحت کو افسانہ کے پیرایہ مین لائق مصنف نے ظاہر فرمایا ہے اور رئیسان خام کار اور اُنکے رفقاے غدار دمکار کا نمونہ ناظرین کے پیشکش کیا ہی ایک رئیس کی بیوقوفیان اور مصاحبین کی اہلہ فریبیان نہایت خوبی سے لکھی ہین
جذبۂ عشق -
جام سرشار - باتصویر جسکا پہلے نام فسانہ جدید تھا مصنفہ پنڈت رتن ناتھ صاحب در لکھنوی مشہور ناول ہی
فریب حسن - ترجمہ ناول فوسٹ
نئے بگڑے -
نزاہدہ -
جفا و وفا -
ارنسٹ مالٹر یورس
ویلس کی شہزادی
غریب الوطن -
اسرار ابہیمہ - مولفۂ مولوی محمد احسن صاحب نگرامی
ناول روز الیمبرٹ - مترجمہ منشی امراؤ مرزا صاحب حیرت دہلوی حصۂ اول

نوٹ

ناظرین! جیسے سندر شاتما کے چار حصّہ ہین اسیطرح اسکی سنتت کو بھی چار حصّون مین تقسیم کیا گیا ہی ناول آپ نے بہت سے دیکھے ہونگے مگر ایسا عشقیہ قصہ چست عبارت پھڑکتا مضمون بہت کم آپ کی نظر سے گذرا ہوگا۔ اسکا ہر فقرہ عاشقان ستم رسیدہ کے دل پر تیر و نشتر اور ہر ایک جملہ درد بھرے دلون پر تیغ و خنجر کا کام کرتا ہی موقع بہ موقع چسپان اشعار نے اور بھی سونے مین سہاگے کا کام کیا ہی۔ ناممکن ہی کہ آپ اسکا ایک صفحہ پڑھکر تمام کتاب کو نہ پڑھین پھر لطف یہ کہ جیسا یہ قصہ درد انگیز ہے اسی قدر نتیجہ خیز بھی ہی جسمین بہت سے معاشرتی مسائل پر غایر نظر ڈال کر بحث کی گئی ہے اسکے ضمن مین جہان کہین عیاری سحر کاری۔ ہجر و وصال راحت و مصیبت رشک و رقابت کا بیان ہے وہی نقشہ آنکھون کے سامنے پھر جاتا ہے۔ جس کسی نے مسودہ دیکھا پھڑک گیا اور بلبیاختہ زبان سے یہ شعر نکل گیا کہ ؎

سنا یوسف کو حسینان جہان بھی دیکھے
ایسا بےمثل طرحدار نہ دیکھا نہ سُنا

عنقریب یہ مکمل کتاب زیور طبع سے مرصع ہوکر شایقین کے سامنے جلوہ گر ہوگی شایقین درخواستین بھیجین

المشتہر

مینیجر نولکشور پریس بکڈپو لکھنؤ